ناٹک

# پیار و محبت کا جوش و خروش

معروف بہ

# مرچنٹ آف وینس آئینہ دلفروش


مولفہ

مرزا نظیر بیگ صاحب متوطن شہر آگرہ

فی الحال منیجنگ ڈائرکٹر

دی راجپوتانہ مالوہ ناٹک تھیئیٹرکل کمپنی آف جہالاوار


حسب ایمائے

جناب والا خطاب ٹھاکر امراؤ سنگہ صاحب

اے - ڈی سی - و پرایویٹ سکریٹری

سری حضور ہز ہائیس بہادر جہالاوار دام اقبالہ

پیٹرن کمپنی مذکورہ


مطبع الٰہی آگرہ میں محمد مح[illegible] محمد حسین خان کی اہتمام سے چہپا

۹۰۴ء

۱۰۰۰ جلد

# فہرست کتب موجودہ الٰہی پریس آگرہ

مولود خواجہ بزرگ معروف بہ
گلشن جنت در حالات
خواجہ معین الدین چشتی رحمۃ اللہ
علیہ قیمت ۳ر
متفرق میلاد شریف
تحفہ سراج معروف بہ میلاد
خیر الانام ۳ر
گلدستہ غفار ۳ر
مولود شریف جدید ۲ر
مولود شریف شہید ۲ر
" جلی قلم ۴ر
مولود شریف بہاریہ ۱ر
مسدس میلاد پنجتن ۲ر
مولود عزیزی یہ میلاد بڑی
مستند کتابوں سے منتخب
کرکے چھاپا گیا ہے ۱ر
زیور ایمان ۴ر
رحمت الرحیم ۶ر

جام کوثر عرف آئینہ مغفرت ۱ر
بہار خلد از تصنیف طفل صاحب ۲ر
فضائل غوثیہ ۱ر
اعجاز غوثیہ ۲ر
مناقب غوثیہ ۵ر
کرامات غوثیہ ۱ر
کرامات غوثیہ حصہ دوم و
سوم و چہارم فی حصہ ۱ر
گلدستہ کرامات ۶ر
مجموعہ معجزات ۵ر
بانا و بہار محمدی ۵ر
میلاد محمدی معروف بہ
حصول سرمدی حصہ اول ۲ر
حصہ دوم ۲ر
گلدستہ جنت ۴ر
روضۂ جنت ثویہ ۱ر
جذبۂ عشق مع خمسہ قصیدہ
حضرت بلال رحمت اللہ

معجزہ آل نبی ۱ر
معجزہ ہرنی و شیرنی ۱ر
مجموعہ معجزات ۵ر
نجم الضیا ۲ر
بہار ولادت معہ مختار کا پہل ۱ر
مجموعہ وفات نامہ ۳ر
میلاد سرور انبیا معروف بہ
تحفۃ الاصفیا ۵ر
انتخاب عرشی ۲ر
قندیل عرش ۱ر
گلدستہ معراج ۱ر
باغ رسول ۱ر
بہار جنت ۲ر
ناصر العاشقین ۱ر
میلاد کحل البصیر خیر البشر ۳ر
حدیث قدسی کامل ۹ر
معراج مثنوی خورد ۱ر
مسدس کربلا ۸ر

فیضان عشق ۳ر
آثار محشر ۳ر
زاد عقبیٰ ۲ر
روایت بسم اللہ ۱ر
معجزہ انگشتری ۲ر
ظہور قدرت ۱ر
بوستان رسول ۱ر
نوید بلاغت ۲ر
مژدۂ میلاد ۱ر
صبح ازل شام ابد ۲ر
رحلت بتول ۱ر
راحت القلوب ۳ر
شوکت میلاد ۱ر
فضائل میلاد ۱ر
سند شفاعت ۱ر
قصۂ حضرت بلال ۱ر
قصہ حلیمہ دائی
نور نامہ کلاں
انوار محمدی

# دیباچہ

حمد و نعت کے بعد بندہ حقیر مرزا نظیر بیگ المتخلص بہ نظیر بن مرزا اشرف بیگ صاحب ساکن آگرہ محلہ چہار سو دروازہ - مینیجنگ ڈائرکٹر دی راجپوتانہ مالوہ تھیٹریکل کمپنی آف جہالاواڑ - ناظرین حکایات غریب و شائقین قصص عجیب کی خدمت والا درجت مین التماس کرتا ہے کہ اس ناٹک کا قصہ مینے ایک کتاب مشہور و معروف جناب مسٹر شکسپیر صاحب بہادر کے ڈرامہ مرچنٹ آف وینس سے لیا ہے اور اس کا نام پیار و محبت کا جوش و خروش معروف بہ مرچنٹ آف وینس د آئینہ دل فروش موسوم کیا ہے کیونکہ آجکل کے ذی علم شائقین صاحب مذکور کے ہی ڈرامے زیادہ پسند کرتے ہین اور انہین کے ناٹک ہی دیکھنے کا دم بھرتے این مین نے اکثر ڈرامے صاحب مذکور کے ہی نامی نامی ذی عقل شخصون کے ترجمہ کیے ہوئے لیے ہین اور اون کو ہی تغیر و ا[illegible]ر کے تالیف کیے ہین اور اس ناٹک کو مین خاص حسب ایماے جناب والا خطاب ٹہاکر [illegible]صاحب اے ڈی کانگ جناب سری حضور راج رانا ہز ہائیس مہاراج بھوانی سنگھ [illegible]ام حشمتہ' و دربار جہالاواڑ عرف جہالرا پاٹن ملک مالوہ راجپوتانہ پیٹرن کمپنی کے طبع کراتا [illegible] جدید قصون کے ترجمہ کیے ہوے میرے پاس موجود ہین جن کے مین ناٹک بناؤنگا اونکی [illegible] ناٹک کے ٹائٹل کے آخر صفحہ پر چھپواتا ہون اس ناٹک مین مین نے خاص اون پردون کے نمبر شمار [illegible] کیے ہین جن سے سین سینری لگانے مین اسٹیج منیجر کو ذرا بھی دقت نہین ہوتی -

ہر پردہ پر نمبر لگا دیے ہین اور اس ناٹک مین کوئی صاحب کسی قسم کا سہو یا غلطی پائین تو براے نوازش فدوی کو اطلاع فرمائین تاکہ وہ نقص رفع ہوجاے اور اصلاح عمل مین آوے فقط۔

مقام ریاست خاص کوٹہ زد بوندی محلہ چوگان ماہ ۴ اگست سنہ ۱۹۰۴ع ۔ ۔ ۔ } راقم مرزا نظیر بیگ مولف ناٹک ہذا۔

قطع تاریخ پیدائش مرزا منیر بیگ فرزند متمنی مرزا نظیر بیگ صاحب مولفہ کتاب ہذا یوم یکشنبہ تاریخ ۲۹ شعبان سنہ ۱۳۱۵ھ مطابق ۲۳ جنوری سنہ ۱۸۹۸ع

قطعہ تصنیف مولفہ ناٹک ہذا

خدا نے پیدا کیا آج رشک ماہ منیر ؎ | کہ جس کا ثانی و ہمسر ہے نہ ہے کوئی نظیر
تجلی حسن کی پائی ہے وہ سبحان اللہ | اوسی کی روشنی سے گھر ہوا ہے پر تنویر
ہوا سکی عمر جہان مین نظیر صد سالہ | لقب ہو اس کا ذہین و ضمیر و ضیلدار قدیر

سنہ ۱۳۱۵ھ

قطع تاریخ پیدائش نیاز حسین خان عرف بابو فرزند خرد جناب محمد حسین خان صاحب مالک مطبع آلہی آگرہ ۔ یوم تاریخ ۳۰ شعبان سنہ ۱۳۰۵ھ و سنہ ۱۸۸۸ع

قطعہ تصنیف مولفہ کتاب ہذا

ہوا پیدا جو دوسرا فرزند | گھر کے سب لوگ ہو[illegible]
جد امجد نے یہ دعا مانگی ؎ | کرے خالق اسے سعا[illegible]
تم بہی کہدو نظیر خوش ہو کر | بنظیر و حبیب ہے [illegible]
غیب سے آئی یہ ندا کرے ؎ | بنظیر و حبیب وزہ ول[illegible]

# تختۂ ناٹک

## موجودہ تبدیل نام کے پارٹ

### مذکر

نوشیروان - نوشیر آباد کا بادشاہ عادل نیک دل -
شائیلاک - ایک سوداگر سود خوار عذرا نگار کا والد -
رحم دل - ایک سوداگر جو بے سود روپیہ چلاتا تھا -
انجم - - اختر کا حقیقی بھائی ایک دولتمند امیر
اختر - انجم کا حقیقی بھائی چمن آرا کا عاشق زار
ناظم - ایک امیر زادہ عذرا نگار کا عاشق -
میاں آزاد - ایک مسخرہ اختر انجم کا ملازم دلپسند کا خاوند
جس کا نام الفرنڈ کمپنی میں مسعود تھا -
ذوالفقار - چوروں کا سردار جس نے سرائے
بنائی تھی - - - - -
سمند جنگ - کپتان جو آگ بوڑ پر ہوتا ہے نیک کردار
چچا باقی - ایک ضعیف شخص جو خط لاتا ہے -
کڑے خان - ایک سپاہی پولس نوشیر آباد کا -
بانکے خان - ایضاً - - ایضاً
امجد خان - ملازم شائیلاک کا نیک انسان -
قدرت خان - ایضاً - ایضاً -
جہازی لوگ - قمرو - خمسو - بدرو -
مہتابو وغیرہ

### مقامات

نوشیر آباد - چمن آباد

### مذکر

بے باک - شائیلاک کا خاص منشی - -
سعید - باشندہ نوشیر آباد مشہور منادی کرنیوالا
جمل - ایضاً - ایضاً -
بے بہا گو - ایک نامی ڈاکو چور - -
خیر خواہ - ایک سرشتہ دار - - -
انتظام خان - ایک غریب مسلمان - - -
حکومت بیگ - ایک سرکاری وکیل -
روشن بخش - ایک چپراسی عدالت - -

### مونث

چمنا آرا - چمن آباد کی رئیس کی دختر
عذرا نگار - شائیلاک کی لڑکی - - -
دلپسند - چمنا آرا کی خاص سہیلی - -
شمشاد - عذرا نگار کی سہیلی - - -
شبراتن - چور کی بی بی دلالہ مکارہ - -
گل مہندی - انجم کی خاص مخبری
داؤدن - ایضاً - ایضاً -
شبو - ایضاً - ایضاً -
گیندی

چوبدار - سپاہی - سیلیان - رامشگر - منادی وغیرہ

# اصلی ڈرامہ مرچنٹ آف وینس کے انگریزی حروف میں نام

## پارٹ

| | |
|---|---|
| پرسنس آف مرچنٹ آف وینس | PRENCESS OF MERCHANT OF YENICE |
| ڈیوک آوف وینیس | DUKE OF YENICE |
| پرنسنس آف موروکو | PRINCESS OF MORCEO. |
| پرنسنس آف ایروگون | PRINCESS OF ARAGON.. |
| این ٹونیو | ANTONIO . |
| سے لے نیو | SELENIO. |
| سے لے ری او | SELRIO . |
| گرے ٹی اے نو | GRATIAN. |
| لورین زو | LORENSO. |
| شای لوک | SHVLOK . |
| ٹیوبولا | TEUBOLA. |
| لون سس لڈٹ گولو | LONGISS LADITGOLD |
| اولڈ گوبو | QLDGABO. |
| لی اون ایٹرڈو | LEYONETERDO. |
| بیل تھے سر | BELTHESAR. |
| اسلے فی نو | SLAVFINO. |
| پرٹیا | PORTIA. |
| نے ری سا | NERISA. |
| جے سے کا | JESSICA. |
| ونیس | VNCESS. |
| پرسیا | PRISSIA. |

# ناٹک

## پیار و محبت کا جوش و خروش

معروف بہ

## مرچنٹ آف وینس آئینہ دل فروش

## پہلا ایکٹ — پہلا سین

### دیوان خانہ شائیلاک - پردہ نمبر ۵

(شائیلاک کا معہ منشی بیباک و ملازمان کے خدا کی بندگی کرتے ہوئے
دکھائی دینا

# نمبر ۱- دہرپد - دہن بہوپالی - تال چوتالہ

طرز پالو بہ در سس ہمتنے تیر و نا

## سب

تیرو نام داتا نت نت بار بار گیان دہیان تن سے من سے جپین بہگت جگت بیچ کرتار سب ہے = داتا
توخالق مالک جوت پہلی تیری ہر گہر گہر کون نا رٹے لگے نندن پل چہن مو پر سند نظیر ہر ہر بار جیا رادہار ے
دار = داتا -

(قدرت خدمتگار کا آنا اور حال سنانا)

# مسدس تحت اللفظ

## قدرت

زمین و آسمان قایم رہے جب تک زمانہ ہے ترقی دن بدن ہوتی رہے تیرے خزانے مین
تو وہ بخت سکندر ہے مقدر آزمانے مین تیری شہرت ہے ہر سو سود پر روپیہ چلانے مین
کہین سے اجنبی دو آدمی تشریف لائے ہین ؛
یہ ہی کہتے ہین کہ شائیلاک سے ملنے کو آئے ہین ؛

## شائیلاک

بلا لاؤ ابہی جا کر اونہین جلدی سے اے قدرت مین دیکہون تو سہی اون کو کہ ہین وہ کون سے حضرت
(قدرت کا جانا)
خدا کا شکر کرتا ہون کہ بخشی مجہکو ہے دولت کوئی ہوگا نہ دنیا مین بلاشک مجہسا خوش قسمت
عطا کی حق نے وہ دختر کہ جس کا نام ہے عذرا ؛
ہے بچپن اور لڑکپن اوس کا ابتک عیش مین گذرا
(قدرت کا آنا اور سعید و جمیل کو ہمراہ لانا)

قدرت - دیکہئے لایا ہون ان کو مین جا کے عالی گہر -

سعید و جمیل - عرض تسلیم ہے دونون کی اب جھکا کے سر -

شائیلاک

نام کیا آپ کا ہے اور کہان پر ہے مکان     کس لیے آئے ہو یہان مجھسے کرو صاف بیان

سعید

نام اس کا ہے جمیل اور میرا نام سعید     رہنے والے ہی اسی شہر کے ہین ماہ دو عید
قرض کچھ روپیہ ہمین چاہیئے دلوائے آپ     سود کا حال بھی ہمسے صحیح فرمائے آپ

## نثر مقفیٰ - و عبارت تحت اللفظ

شائیلاک - ہان ہان اس بات کا کیا اندیشہ ہے یہ تو ہمارا پیشہ ہے فرمائیے کس قدر روپیہ آپ کو چاہیئے -

سعید - صرف ہزار روپیے درکار ہین جس کے لیے ہم دونون بیقرار ہین -

شائیلاک - اگر تمہاری کوئی جائداد نہین ہے تو تمہاری کوئی بنیاد نہین ہے خیر اب تم کو فی روپیہ چار آنہ سود دینا پڑے گا اس شرط پر ہمسے روپیہ لینا پڑے گا اگر یہ سود منظور ہے تو اسٹامپ تحریر کردو جو ہمارا دستور ہے -

سعید - ارے اتنا سود یا معبود جناب یہ سود ہے یا کوئی کھیل کود ہے ہمکو تو میان رحمدل نے ایک مرتبہ ہزار روپیے دیا تھا تو سود ایک پیسہ بھی نہین لیا تھا دوسرے یہ کہ اکثر مذہب والے سود بالکل نہین کھاتے کیونکہ لینا حرام ہے یہ تو بات مشہور خاص و عام ہے اور یہ بھی سنتے ہین کہ مرتے وقت سود خور کا سیاہ چہرہ ہوتا ہے اور خاص جہنم مین ڈیرہ ہوتا ہے -

شائیلاک - جب تمکو رحمدل بلا سود روپیہ دیتا ہے تو تم میرے پاس کیون آئے ہو جاؤ جاؤ میان رحمدل کو اپنی یہ کیسی سناؤ مجھکو اپنی قبر مین جانا ہے اور اوسکو اپنی قبر مین جانا ہے کیا سنا نہین -

پیسہ ہی رنگ روپ ہے پیسہ ہی مال ہے ؛ پیسہ نہو تو آدمی چرخے کی مال ہے

سعید۔ یہ فرمانا آپ کا درست ہے راست وچست ہے مگر دنیا مین سب طرح کے انسان
ہین کوئی بدنام ہین کوئی صاحب نام ونشان ہین بزرگون نے سچ کہا ہے۔
کیا روپیہ پیسہ مال وملک گہر در زر اور زیور سارا ۔ سب ٹہاٹہ پڑا رہ جائیگا جب لاد چلیگا بنجارا
شائیلاک ۔ کوئی حاضر ہے نکالو انہین یہ بہی کوئی میان رحمدل کے ہی ساتہی ہین۔
قدرت ۔ بہت خوب بندہ پرور چلئے صاحب باہر۔
سعید ۔ خیر آپ مالک ہین اور ہم سالک ہین مگر اہل زر کو اتنا غرور نہین چاہیئے جس سے کسی بندۂ
خدا کا دل دُکہے کیونکہ زمانہ کا یہ رنگ ڈہنگ ہے کہ ؎

دنیا مین اپنا جی کوئی بہلا کے مرگیا ۔ دل تنگیون سے اور کوئی اوکتا کے مرگیا
عاقل تہا وہ تو اپکو سمجہا کے مرگیا ۔ بےعقل چہاتی پیٹ کے گہبرا کے مرگیا
دکہ پا کے مرگیا کوئی سکہ پا کے مرگیا
جیتا رہا نہ کوئی ہر اک آ کے مرگیا

شائیلاک ۔ نکالو اس منہ زور کو یہ بُرا کہتا ہے سود خور کو۔
قدرت ۔ ارے نکل کمبخت ایسی گفتگو سخت۔

(قدرت کا سعید وجمیل کو دہکے مار کے نکالدینا)

## پہلا ایکٹ ۔ دوسرا سین

## محل عذرا نگار ۔ پردہ نمبر ۲

(عذرا نگار کا معہ سہیلیون کے آنا یا دنظم مین تلملانا)

### نمبر ۲ ۔ پنجابی وزن ۔ دہن زلہ بیلو ۔ تال ستارخانی

طرز مینو تار تار جہکا ماری وسے ،،

## عذرا انگار

ننیان مار مار گماہل کینی رے۔ عین جوانی مین سلونی ٭ ننیان

پریت ریت توری سن کو لبھاوے۔ سدہ بدہ سگ چہین لینی رے ٭ عین

دل پر اضطراب نے مارا اسی جنانہ خراب نے مارا

جان بچتی نظر نہین آتی اب نگاہ عتاب نے مارا

ماتا پیتا سے چہپکے کری پریت لوگ لاج ساری دینی رے ٭ عین

میرے بس مین یا تو یارب وہ ستم شعار ہوتا یہ نہ تہا تو کاش دلبر مجھے اختیار ہوتا

میری خاک بہی لحد مین نہ رہی امیر باقی اونہین مرنے ہی کا ابتک نہین اعتبار ہوتا

تا ہین سے ملے سو ہے نظیر پیا تو اون بن ہائے نا ہین جینی رے ٭ عین

### نثر مقفے

شمشاد۔ کیون پیاری عذرا تمہارے اون کے عشق کو کتنا عرصہ گذرا مین بہی سنالو یہ عشق کیسا ہے۔ جس کا ہر روز تمکو چرچا ہے۔

عذرا انگار۔ اے محرم راز شمشاد سن اس دل ناشاد کی فریاد۔

بہار آتے ہی نخل مراد کملایا ٭ نہ پہولا باغ جہان مین نہ ہمنے پہل پایا ٭

گلے کی ہار قضا تہی جو ایک گل کہایا یہان بہار چمن مین لبونپہ دم آیا ٭

وہ عجب گہڑی تہی کہ جس گہڑی لیا درس نسخہ عشق کا

کہ کتاب عقل کی طاق مین جو دہری تہی وہ ہی دہری ہی

شمشاد۔ گر میری جانی کیون مشتاق ہوئی ہو جوانی۔

تمہاری محبت کا کچہ بہی اثر ہوا کیون نہین اون کو رشک قمر

عذرا انگار۔ اون کو میری محبت کا ضرور اثر ہے مجہکو خوب اچہی طرح سے خبر ہے اور اون کا حال بہی از حد ابتر ہے۔

پدر کے خوف سے یہان آ نہین سکتا وہ یار ہزار جان سے بیشک ہے میرا عاشق زار

شمشاد۔ تو بی بی کوئی تدبیر کیجئے یون نا دلی کو ظہیر نہ کیجئے اگر حکم ہو تو اون کو کسی رازدار کو بہیجکر خفیہ

بلاغ عیش مین بلائین اور آپکا دل بہلائین۔

انصاف تو یہ ہے۔ دل تو ہم دیتے ہین لینے کا ارادہ بھی ہو جان دیتے ہین کوئی رشک مسیحا بھی ہو

عذرا نگار ۔ یہ تو سچ ہے مگر پیاری جو خلاف مان باپ کے کام ہوتا ہے اوس کا بہت برا

انجام ہوتا ہے کسی ذی علم شاعر کا قول ہے سنو۔

سب سے پہلے تو فرض خدا و ملک ہی طاعت ہے — بعد اسکے دل و پیر کی محبت سب ہے۔

دوسرا اپنے بھی مان باپ کی شفقت ہے — اون کو خوش رکھنے سے دوچند مری عزت ہے

سچ ہے مان باپ کے قدمون کے تلے جنت ہے

شمشاد ۔ واہ مرحبا کیا کنا شاباش آفرین آپ فرمانا میرے بھی اب ذہن نشین ہوا مان باپ کی

اطاعت لڑکیون کو ایسی ہی کرنا چاہیئے بلا حکم اون کے کہین نا قدم دہرنا چاہیئے

لو اب چلو باغ مین جھولا ڈالین ہم سب چلکر تمکو جھولاوین اور ملار گاوین آپ کا دل

بہلاوین کیا موسم ہے بہار آئی ہے صدہا جانور باغون مین بولین ہین۔

خوش ہو ہو کے کیسے کرتے آپس مین کاولین ہین

عذرا نگار ۔ راضی ہین ہم اوسی مین جس مین تیری رضا ہے۔

ہان یون بھی واہ واہ ہے اور یون بھی واہ واہ ہے

## نمبر ۳ ۔ ملار ۔ دہن دیس سورٹھہ ۔ تال پنجابی ٹھیکہ

طرز مادھوبن کے مرلا بولے ۔

### شمشاد

سب ہل مل کے جھلو جھولین ۔ جھولین مدہیان برسے بوندہریان ۔

روم جھوم روم جھوم چھائی بدریان بہوا ار پڑت چھن چھن چھنا نہ نہ نہ نہ نہ سب

برکھا رت ہین امن چمن کرو سب ہل مل جل کر نیا رنگ رلیان ؛ ؛

دوہرت را کو من مین دلبر جان و پران وارین تن من ذہن پیاری ۔ سب

(سب کا جانا عذرا نگار کا بھی سوچ فکر مین جانا)

# پہلا ایکٹ - تیسرا سین

## مکان انجم اختر — پردہ نمبر ۶

(اختر کا بندگی کرنا)

### نمبر ۴ - دہرپد - دہن زلہ کمود - تال چوتالہ

طرز تو ہے جب جب کے سدا ما

### اختر

تورا نت نت اے خدا ہو شاد نام لیوین - جہان ویران سگرے ہرے صدقہ ہین اے
مالک ۔ تورا

مال وزر پہ جو مرے خوار و زار جگ مین رہے - سکھی رہ اوس کا تن من جو جپے سدا تجھکو کرکے
دہیان اے مالک ۔ تورا

### نثر مقفیٰ

اختر - یا الٰہی باغ مین کیسی پریشان ہوا چلی ہے جس سے ہر گل کو بیکلی ہے بہائی کی یہ کج ادائی
کہ اپنے چھوٹے بہائی سے بیوفائی باپ دادے کی کل جائداد پر قبضہ کرلیا میرا حصہ
تک بھی چھین لیا -

جس کو سمجھے تھے ہم اپنا وہ ہی سر کا دشمن ٭ جسے ہم چاہتے تھے وہی خون جگر کا دشمن
چین دم بہر نہین دیتا ہے بشر کا دشمن ٭ گہر مین رہنے نہین دیتا ہے یہ گہر کا دشمن

(آزاد کا آنا اور آداب بجالانا)

آزاد - آداب بجالاتا ہون حضور -

اختر - حضور وہ ہے جو کرتا ہو دل قصائی کا     حضور وہ جو کرے چین مال بہائی کا

بہرا ہوا غبار کدورت سے جس کا سینہ ہے۔ حضور تو نہیں بلکہ کوئی کینہ ہے۔

آزاد ۔ تو کیا بندگی ہو گئی حاکم کی عدالت کچہری میں نالش کر دیجئے اپنا نصف حصہ لے لیجئے

اختر ۔ نہیں بہائی یہ سب مجھسے ہرگز نہیں ہوگا۔

نمٹا نہیں ہرگز کبھی تقدیر کا لکھا ؛ ؛ تدبیر سے قسمت کی برائی نہیں جاتی
بگڑے ہوے جو کام ہیں بن جاتے ہیں اکثر ؛ ؛ بگڑی ہوئی تقدیر بنائی نہیں جاتی

یہان رہنا کسی طرح نہیں گوارا ہے اب تو کہیں سفر کا ارادہ ہے مگر
اس ارادہ کے لیے کچھ نقد زر بہی چاہیے ۔ کچھ سفر کے واسطے زاد سفر بہی چاہیے۔

آزاد ۔ اگر ایسا ہی تو تھوڑی تکلیف اٹھائیے ایکمرتبہ بہائی کے پاس اور جائیے۔

اختر ۔ اگر تمہاری رائے یہی ہے تو ایک مرتبہ اور جاتا ہون اور قسمت آزماتا ہون ۔

ہم کیا کہتے ہیں برادر وحتی برادران ؛ قصہ غم کے سنانے کو ہیں حاضر اونسے
کیا عجب طرز وفا ہوے جو ظاہر اونسے ؛ آج ہم اپنی پریشانی کی خاطر اون سے
کہنے جاتے تو ہیں پر دیکھئے کیا کہتے ہیں

(اختر کا مایوس ہو کر جانا)

آزاد

کیا ان انسان سے ایکدم ایمان داری اوٹھ گئی ؛ اوٹھ گئی اب منصفی دنیا سے ساری اوٹھ گئی
ہے برادر کو برادر سے بغاوت حال سب ؛ یک قلم دنیا سے رسم دوستداری اوٹھ گئی

یوسف بیکہ برادر ہی کا سا حال سب پر روشن ہے بہائی کو بہائی سے یہ نفرت ہے خیر اگر
مین زندہ رہا تو اس حق تلفی کا مزا چکھاؤن گا سچے کو سچا اور جہوٹے کو جہوٹا بنا دون گا۔

## پہلا ایکٹ ۔ چوتھا سین

## انجم کا عشرت خانہ ۔ پردہ نمبر ۹

واجدؔ کا بادہ خواری کرتے رامشگروں کا ناچتے نظر آنا:

نمبر ۵ - کمیا - دھن کونسیا نہ لہ - تال کہروا

طرزادای کی بہار مزا اوڑانا ہان

رامشگران

تازی تازی شراب پیو پلاؤ ہو دل شاد -

ناچ کا ینان گگاوا - ے جنیان درباری ہین ہلاری -

پیاری ناری واری واری دلداری پیاری ہین نگمار باری باری -

آن بان شان سے ہین ساری واری ہیان جان سکہ تال تان سے بین -

باری باری گیان دہیان سے سُرتال گائین سے ناچت ناچت سگری نار -

دہرکٹ دہرکٹ باجت تار سرود سرود صنعت رحمت ہست -

روم جہوم روم جہوم مست ہار ندرت قدرت اسے زنار = تازی

(آزاد کا آنا اور دل مین رشک کہانا)

نثر مقفےٰ

آزاد — آہا دولت پاتے ہی بہول گیا عیش نشاط مین سب کو بہول گیا سلمان اور قصائی کی دُوکان

اجی جناب ذرا ادہر بہی نظر اوٹہائے ملاحظہ فرمائے

گلاس بہی ہے یہ ہاتہہ مین اور بغل مین بوتل شراب کی ہے

ہماری بہی ساتہہ اپنے صاحب غرض کہ مٹی خراب کی ہے

ہے روز و شب دور ساغر مے عجب یہ حالت جناب کی ہے

نہ خوف دوزخ نہ فکر جنّت نہ فکر روز حساب کی ہے

انجم — ہے فکر روز حساب کس کو گناہ کا ڈر ہے جناب کیا

کہان کی دوزخ کہان کی جنت عذاب کیسا ثواب کیسا

چڑہا لیا جبکہ ساغر مے تو پہر خیال عذاب کیسا

کہان کا مرنا کہان کا جینا سوال کیسا جواب کیسا

(اختر کا بہی آجانا دونون کو خوب سمجہانا)

اختر — گلشن مین پڑے ہہ کے شجر لائے ثمر بہی ؛ اے ابر کرم ہان کوئی چہینٹا تو ادہر بہی ؛
غیرون سے ہین باتین بہی محبت کی نظر بہی ؛ گل ہینکیمین ہین اورون کی طرف بلکہ ثمر بہی

اے خانہ بر انداز چمن کچہہ تو ادہر بہی

انجم — یہ کمبخت گل مین خار شراب مین کف زبان پہر آن پہونچا ناہنجار۔
بے غیرتی اب بہی تری جاتی نہین کمبخت ؛ کچہہ شرم و حیا دل مین سماتی نہین کمبخت
قسمت بہی گلا تجہسے چڑاتی نہین کمبخت ؛ کیا موت بہی دنیا سے اوٹہاتی نہین کمبخت

نمبر ۶ — ٹہمری — دہن زلہ ڑہنس تال پنجابی ٹیکہ

طرز ہمسے خفا کیون ہو"

اختر

ایسی جفا کیون ہو اپنے ماجائے پر ۔۔۔ دشمن مانا ہے کچہہ تو بہلا سوچو

مت دکہ دے تیری نتی کرون بہائی - کہونا حواس ہبے آس دکہار ہے کے یہ اسی

نثر مقفے - دوسرے یہ کہ بہائی ہم اور آپ ایک ہی خون سے پیدا ہوے ایک ہی پیٹ مین پیلے ایک ہی ساتہہ پرورش پائی پرہنج ادائی ہائے والد آپ کے ساتہہ مجھکو کیون نہ موت آئی جو یہ مصیبت دکہائی اسے والدہ مجھے اس غم مین چہوڑ گئی -

انجم - ارے کمبخت تو نے والدین کی یاد دلا کر میرے بہولے ہوئے غم کو تازہ کر دیا ہائے اب مین اون سے شفقتِ والدین کہان پاؤن گا - کیسے جی بہلاؤن گا -

اختر - بیشک بہائی مجھے از حد قصور ہوا والدین کا غم آپ کو نہوگا تو اور کسے ہوگا -

## نمبر ۳ - انگریزی وزن - دہن سندہڑا - تال دادرا

طرز "در دور موذی تو نکل"

انجم - گہور گہور زانی نا اہل نعل کر نکل جا -
عقل شکل بزل جا ذلل نکل نکل جا آگہ مین جل بہا خاک مین مل جا مخل نہو بے شعور -

اختر - ادہر اودہر جڑک جڑک اکڑ مکڑ کر جا -

انجم - اونا کام بدانجام کلام برے سنکر نکل جا -

اختر - ایسی ویسی جیسی تیسی کرو نا بہائی سے بتیان رار کی گہتیان -
دہرکت بہت ہین چہتیان تمسے ہم ات ترپ دہت ہین -
تمسے ہارا ہارا مین والعصر = گہور گہور

## نثر مقفے واشیا وغیرہ - تحت اللفظ

اختر - آپ کی نظرون مین اب ہمتو سماتے بہی نہین ہے اب وہ رشتے بہی نہین اور وہ ناتے بہی نہین جن کے بے رحم یتیمون کو ستاتے بہی نہین ہے بلکہ سائل کو تو یون درسے ہٹاتے بہی نہین

انجم - ہوش اڑے جاتے ہین جگر کے ٹکڑے ہوے جاتے ہین - شراب لاؤ شتاب -

آزاد - واہ بے کیا مکار ہے کیسا والدین کی یاد مین بیزار ہے شراب پینے کو تیار ہے ؎

ہمیشہ سفلہ صفون کو فیض زرداروں سے ملتے ہین
شعاع شمس سے ذرے بہت تاروں سے ملتے ہین

چمن مین ایک جا گل کسطرح خاروں سے ملتے ہین
مسیحا ہی کبھی تو اپنے بیماروں سے ملتے ہین

انجم

بہلا زردار کب دنیا مین ناداروں سے ملتے ہین
چمکتے ہین بہت ذرے پہ کب تاروں سے ملتے ہین

کلون کو فائدے کسدن بہلا خاروں سے ملتے ہین
مسیحا خود ہین دیوانے جو بیماروں سے ملتے ہین

اختر

وفا شعار طریق وفا کو بھول گیے
سرور عیش مین خوف خدا کو بھول گیے

نشہ شراب مین یہ جو قضا کو بھول گیے
خدا کی شان ہے بندہ خدا کو بھول گیے

زمانہ مین کسی کے کام جو آئے وہ کم نکلے
جنہین سمجھے تھے ہم اپنا وہی پورستم نکلے

جو تیرے میکدے کو چھوڑ کرکے آج ہم نکلے
دوبارہ تیرے گھر آنے کی پہر کہا کر قسم نکلے

نکلتے خلد سے آدم کا سنتے آئے ہین لیکن
بہت بے آبرو ہو کر تیرے کوچہ سے ہم نکلے

آزاد - ستار و دقاے زندگی پر شیر کسقدر بہولا ہے بہائی کا حق چہینا وکہلایا دشمن کا کینہ -

(اختر کو انجم کا مار کر نکالدینا اشتہار پڑہنا)

اچہا اگر مین زندہ رہون گا تو اس بے ایمان کا مزا چکھاؤن گا -

انجم - ارے او میان آزاد کیا کہڑے ہوئے سوچ رہے ہو کچھ تو کہو -

آزاد - کیا دم سے کام کچہ لیتا ہے اچہا مجہے ہی اپنا مطلب نکالنا ہے کیا حکم ہے حضور -

انجم - دیکھو یہ اشتہار ہمارا اس مین چمن آباد کے سوداگر کی وصیت ہے آشکار دنیا مین ہر چیز فنا ہونے والی ہے فقط ذات باری جوارت سے خالی ہے میری عمر کا جام لبریز ہوا اگر اپنی دختر کی کتخدائی کی حسرت دل مین لیے جاتا ہون صرف خدا کے بہروسہ پر اپنی تمناؤن کو چہوڑ میری بنائی ہوئی صندوقون مین سے ایک مین میری دختر کی تصویر ہے جو کوئی اسکے انتخاب مین کامیاب ہوگا اوس کا شوہر لاجواب ہوگا -

آزاد ۔ تو میاں کیا آپ کو بھی حماقت نے گھیرا ہے اجی جناب ہوش میں آئیے ابھی سویرا ہے
کہیں جانا آنا نہیں تم ایسے بیوقوفوں کا وہاں ٹھکانا نہیں ہے بہادر کی مرمت ہوگی سخت
میں ندامت ہوگی اور میری بھی شامت ہوگی ۔

انجم ۔ چل چل سفر کا سامان تیار کریں ابھی آتا ہوں ۔

آزاد ۔ کیوں جناب اگر وہ صندوق میں سے مجھے چھانٹا تو تمہاری نظروں میں ہو جاؤں گا
کانٹا ۔

انجم ۔ واہ واہ پری تو دیو بچہ کیا جوڑا ملا چھا یہ کالی کالی صورت اور عشق بازی ارے
بے وقوف یہ زبان درازی اور حیلہ سازی ۔

آزاد ۔ اجی صاحب سفید کپڑے پر تو فوراً دھبہ پڑ جاتا ہے لیکن کسے کا کیا جاتا ہے ؎
گورا نہیں ہے رنگ تو کچھ اس کا غم نہیں ؛ کچھ تم سے ناک نقشہ میں آزاد کم نہیں
اور آپ کا سامان سفر بھی کیا ہے سامان شراب خواری اور انگور کی پٹباری ۔
ارے تم سب کہاں جاتے ہو پہلے میرے پاؤں دابو تب جانا ورنہ مارونگا نشانا ۔
(راشگون کا بھی انجم کے پیچھے جانا آزاد کا روکنا)

داؤدی ۔ واہ رے موئے کچھ شامت آئی ہے ۔

گل ہندی ۔ شامت نہیں ملامت آئی ہے ۔

شبو ۔ ملامت نہیں قیامت آئی ہے ۔

گیندی ۔ قیامت نہیں جوتوں کی ساعت آئی ہے ۔

آزاد ۔ واہ رے پتلیاں بنانے والے کاریگر کی اوستادی کہ ایک نے کری کو کو توسپنے
یہی صدادی ۔

داؤدی ۔ ارے ہتو قدرتی پتلیاں ہیں رشک حور پری حسن نزاکت میں بھری مگر ذرا اپنی صورت
کو دیکھ ۔

ہری ۔ موئے کا پیٹ تو دیکھو جیسے پھٹا ہوا ڈھول یا سڑا ہوا یوسف غول کا آبنوسی جھول

شبو ۔ اور صورت تو دیکھو جیسے بھرا ہوا قدم چہ پر تارکول ۔

گیندی - اور مٹھیہ تو دیکھو جیسے آبنوسے لٹا یا ہنیس کی کمانون کا گٹھا -

جوی - اور آنکھین تو دیکھ جیسے پمکاور کی سی -

آزاد - اور منہ تو دیکھو جیسے چاند کا ٹکڑا یہ گورا گورا پیارا مکھڑا ارسے جاؤ جاؤ تم مین سے مجھے ایک بھی پسند نہین آتی تو موٹی ہے تو بہت ہی ابھی چھوٹی ہے تو لپتہ قد ہے اور تو تو بہت ہی بدہی تو بڑی سبے حد ہے اب ذرا جاکر حضرت کے سفر کی تیاری کردن ورنہ وہ آجائینگے تو او دم مچائین گے ارے باپ رے حضرت کا سامان سفر ہے یا اللہ رے کس شرابی کے پاسے جو جان کو پڑ گئے جینے کے لئے - بوتل کا کاگ کھولتے کھولتے ہاتھون مین پڑ گئے چھالے -

(آزاد کا سامان لانا باہر سے انجم کا آنا اور دہمکانا)

انجم - کیون میان آزاد سب سامان درست ہے -

آزاد - جی ہان حضور کل درست ہے اور بندہ بھی چالاک و چست ہے ملاحظہ کیجیے -

## نمبر ۸ - انگریزی وزن - دہن بلبول - تال دادرا

طرزیہ انگلش برانڈی شیرازی

آزاد

یہ لنڈن کی وسکی اور اسن کی شیری اور جرمن کی چمپین نایاب

یہ پیرس کی بیر اور دینس کی لیکر ہین نشہ مین کیا لاجواب

کردے منہ خراب موسے کی ہے شراب انگور برانڈی یہ اولڈ ٹام

اور شام پین شہے لاتی جوانی کی طاقت شتاب

اور ہین پورٹ دین جنین وام سے شباب مگر ساتھ مین اس کے کھاوی کباب

جو پیتے ہی آنکھون مین نشہ وہ آسے کہ اکدم مین ارض و فلک دیکھ جائے

رئیسون کی دولت کرے جو خراب برباد مفلس نادار جی زمانہ مین کرتی شراب = یہ

# پہلا ایکٹ - پانچوان سین

## راستہ - پردہ نمبر ۲

داختر کا بہت ہی مایوس بحال زار معہ رحمدل کے آنا -

## نمبر ۹ - غزل معہ دادرا - دھن زلہ جھوٹی - تال کہروا

طرز "کس دوست بیگانون کا بھروسا کوئی"

**اختر**

پڑا ہون غم صدمۂ فرقت مین پریشان ہو کر　　جان دیتے ہین تیرے ہجر مین حیران ہو کر

اختر - آغا مین یقین کرتا ہون کہ آپ میری اس پریشانی کا باعث سمجھ گیے ہون گے

رحمدل - ہان مین نے سنا ہے کہ تم اپنی باپ کی جائداد پانے سے محروم رہے مگر تمہارے
تو بہت ہی بار غمگسار تھے اب وہ کیا ہوئے -

اختر - بھائی وہ دسترخوان کی مکھیان تھین سو اڑ گئین خالی ہڈی کو تو کتا بھی نہین پوچھتا
ہوا کے جھکے مین سارے اڑے ہوا کی طرح - جو کہ آئے تھے یہان صراحی صاحب
ملازم نان ہوا کے جھکے مین یعنی پاؤ نان بریانی نان قلیہ -

رحمدل - مگر جناب سب برابر نہین ہوتے مین - کسی بزرگ کا قول صادق ہے -
نہ ہر زن زنست و نہ ہر مرد مرد ؛ خدا پنج انگشت یکسان نہ کرد
اگر تمہارا کوئی کام مجھسے نکل سکے تو فرمایئے بجا لائے غلام بتوفیق اکرام کلام

اختر - چمن آباد مین جمیرہ جو کنواری عورت ہے باین وجہ وصیت ہے جب مین بذریعہ
سوداگری تجارت کرتا ہوا یہان آیا ہون اور ایک رشک حور کی وہ بانکی چتونون
نے مجھے بت کا پیغام دیا تھا اوس سے مجھے پوری امید ہے کہ اگر تقدیر نے
یاوری کی اور زمانہ نے دشمنی کی اس لیئے سفر درست کرنیکے لیے مجھے
دس ہزار روپیہ نقد کی ضرورت ہے -

رحمدل - پیارے بھائی تم خوب جانتے ہو کہ میرے کل جہاز اسوقت سمندر کے سفر مین
ہین اور نہ نقد جنس میرے پاس کونسی چیز ہے جو تم سے غرض ہے خیر دیکھیے
میری ضمانت سے روپیہ کہین مل جائے تو بیشک مین حاضر ہون -

اختر - آپکی ضمانت سے روپیہ ملنا کوئی دشوار نہین ہے -

رحمدل - تو بندہ کو بھی کوئی روپیہ دلانے مین عار نہین ہے -

اختر - ایک سوداگر جسکا نام شائیلاک ہے روپیہ دینے مین چست و
چالاک ہے بلکہ آپکا ہم پیشہ ہے اوس سے روپیہ لینے مین کیا اندیشہ
ہے چلو وہین چلو -

رحمدل - مگر دوست وہ یہودی ہے مین اس قوم سے نفرت کرتا ہون کیونکہ یہ لوگ

میل کچھ ہوتا نہین جنس کا کیا منبس کیساتھ ۔ کیون ستاتے ہو تم انسان کو انسان ہو کر
تیرے پہرتے ہی پہرا سارا زمانہ مجھسے ۔ کیسی تقدیر پہری گردش دوران ہو کر
تو ہی کہہ دینا صبا کے میرا حال تباہ ۔ ترا جانا ہو اگر کوچۂ جانان ہو کر
پڑ گئے عقل پر کیا تیری رفاقت پتھر ۔ دانا بنتا تھا مگر دل دیا نادان ہو کر

نہ دہر سر پر زر ہے گھر بے در کا نہ مجھ مضطر کا
فلک مفلس کا دشمن بنا مجھپر غم ڈالا زر کا

دنیا دیکھی ہے مکار دوست مال و زر کے ۔ ناپاک ہے بیباک ہے سب خاک ہے سفاک ہے بنا رنج و غم

## نمبر ۱۰ - دادرا - دہن جے جے ونتی - تال کہٹا

طرز دل پر کچھ غم کے آثار سے ہین ،،

### رحمدل

انترا سلم تو حیران کیون ہے بہائی کیا دلپہ تیرے ہے ملال -
تیرے غم سے نور الم سے دل طپان ہے کہدے حال سچ سچ فی الحال اس خادم سے - انترا
تر تر کا نیت دہر دہر دہر کت چہتیان لسدن کچھ کہو ہم سے - انترا
میری جان تمپر قربان ہے ساری تن من ان دہن صدقہ پیارے سگرے - انترا

نثر مقفی

رحمدل - اچھے رہے جناب کہو خیر و عافیت ؛ کیسا مزاج ہے یکہو خیر و عافیت
شاید آپ نے مجھے ابتک نہ پہچانا کبھی آپ ہین دانا -

اختر - جی ہان مینے ابتک حضور کو نہین جانا نہ مین یہ سمجھا مطلقہ -

رحمدل - عزیز دوست شریک الم کو بہول گئے ؛ ہے یہ رنج کہ اب آپ ہم کو بہول گئے
اختر - نشہ مین مال کے اور ملکے تنکو بہول گئے ؛ ملا جو جام تو انجام جم کو بہول گئے
جو بہائی اپنے حقیقی کرم کو بہول گئے ؛ ہم ان کو بہول گئے اور وہ ہمکو بہول گئے
رحمدل - گر غرض یہ ہے کہ مین آپ کا بچا دوست رحمدل ہون کیا آپ بہول گئے -

ہمارے دشمن ہین دوسرے خاص شائیلاک ایک سود خور بے ایمان کافر ہے
اوس ناپاک سے روپیہ مانگنے سے مجھکو عذر ہے ہرگز نہین جاؤن گا خواہ مرجاؤنگا۔

اختر۔ پھر آپ کو روپیہ دس ہزار ملنے کی کس سے اُمید ہے۔

رحمدل۔ یہ تو سچ ہے مگر خیر مین تمھارے واسطے اوس کے یہان ہی جانے کو حاضر ہون
جہانتک ہوسکے گا مین تمھاری کوشش مین کوئی دقیقہ نہ اوٹھا رکھون گا اور
جس طرح ہوسکے گا تمہین روپیہ دلواونگا اچھا تو آپ شائیلاک کے پاس چلیئے اور
دریافت کیجئے کہ میری ضمانت پر وہ آپکو روپیہ دس ہزار دے سکتا ہے۔

اختر۔ تو پھر اب آپ سے ملاقات کہان ہوگی۔

رحمدل۔ دو گھنٹہ بعد کناری بازار مین ہوگی۔

اختر۔ تو اداب عرض کرتا ہون فی امان اللہ۔

رحمدل۔ اچھا بھائی خدا حافظ ہے سدھارو حسب دلخواہ۔

(اختر کا جانا رحمدل کا سوچ فکر مین غلطان ہونا)

## پہلا ایکٹ - چھٹا سین

## شائیلاک باغ - پردہ نمبر ۳

(عذرا کا مع رکما وغیرہ سہیلیون کے نظر آنا)

## نمبر ۱ - گا - دہن زلہ کلیان - تال تلک

عزدل ناوان کو ہم سمجھا ئے جا سنئے ۔

عذر انگار

دِل نالان کو کیسے بہلائے جائینگے۔بہلائے جائینگے غم کہائے جائینگے ۔ دل

دل وحشی کے صد ہا طرح سے کے ۔ ہمنے ظلم و ستم نہ اوٹہائے جائینگے ۔ دل

ایک دل اور بحد ہو گئیے قاتل قاتل آنکھیں قاتل ہوین قاتل تیرا تل تل قاتل

کیون ہٹا دی نہ میری روز کی کل کل قاتل نہ کیا ذبح گیا چہوڑ کے بسمل قاتل

دہن زخم پکارا کیا قاتل قاتل

ایسے صدمون پہ صدمے نہ ہمسے اوٹہائے جائینگے ۔ دل

نثر مقفے ۔ شمشاد کو گیے ہوئے تو بہت دیر ہوئی مگر ابتک خدا جانے کیون نا پہری کون سی وجہ ہوئی جو اتنی دیر ہوئی ۔ (شمشاد کا آنا) اہا آئی آئی پیاری شمشاد کیا کیا خوش خبری لائی شمشاد کیون اتنی دیر لگائی عنقا میرا دے آئی ۔

شمشاد ۔ بی بی مین واری جاؤن تہک گئی ہون بہت ہوش مین آلون تو کہون بات کہنے کی فرا جی مین جما لون تو کہون ۔ سوچ لون بات ذرا دل کو سنبہالون تو کہون ٹہیریے بیٹہے آرام جو پاؤن تو کہون ۔ لو سنو ذرا الغور سنون ۔

## نمبر ۱۲ ۔ گیتا ۔ دہن زلہ کافی ۔ تال نکٹا

طرز واکی خبر پائی موری گیسان ،،

شمشاد

ڈہونڈی نگر پا نا پائی سنوریا ناچاری ناچاری ہی جان جان ۔

چہانا سارا شہر اور گلستان پہرتے پہرتے ہو گئی مین پریشان ۔

دہڑک دہڑک ہڑک ہڑک جیا راکرت ہے اے جان ۔

حیران ہون حیران ہون حیران ہون دلستان ۔ ڈہونڈی ۔

کوہ صحرا مین پہری اور پہری گلزار مین مین ۔ دیکہنے اوسکو گئی کوچہ و بازار مین مین

اوس یار گل رخ دلدار کو نوبہار کو میری جان ۔ ڈہونڈی ۔

## نثر مقفےٰ۔ ابیات۔ تحت اللفظ

عذرا نگار۔ واہ کیا خوب تو آرام جو پائے تو کہے ٭ ہم کو جب آتش ہجران سے جلائے تو کہے
کیا یہی فرض ہے قاصد کو پیام دلبر ٭ جبکہ عاشق کو پیام اجل آئے تو کہے

شمشاد۔ آپکے عاشق کا پتہ لگانا آسان کام نہین تہا۔

عذرا نگار۔ اوس ناہرو کا نامہ جو نایاب تہا اسیلئے ٭ پہونچا ہے نامہ بر کا دماغ آسمان پر
کیا تو اب بہی نہ بتائیگی باتون باتون ہی مین اوڑائیگی یا کچھہ پتہ بہی بتائے گی۔
پہ کہین پایا بہی اوس بانسے رسوائی کو ٭ خط دیا یا کہ نہین دلبر ہرجائی کو

شمشاد۔ تو سنئے جناب جب مین ناظم کی تلاش کرتے کرتے اونکے پاس جا پہونچی تو
کیا دیکھتی ہون کہ تمہارے چاہنے والے نرالے متوالے دریا کنارے پر بیٹھے
موچہین مار رہے ہین مین نے آپ کا خط بہی دیدیا اور زبانی بہی کہدیا۔

عذرا نگار۔ اہا رقعہ مین تو آٹہ بجے کی قید کر دی ہے مگر ابہی تک وہ کیون نہین آئے۔
منت مین وہ ہمین برباد کیا کرتے ہین ٭ جہوٹے وعدون سے بہی دل شاد کیا کرتے ہین

شمشاد۔ لیجئے یاد شد بخیر آپکے چاہنے والے نرالے متوالے وہ آگئے اب مین جاتی ہون
دعا ہے خالق سے اب ہماری یہ گفتگو ان کو ہو مبارک

(شمشاد کا جانا ناظم کا آنا عذرا نگار کا گلے لگانا)

## نمبر ۱۴ ۔ دہن دادرا۔ دہن کانڑا۔ تال کہروا

طرز جان لاثانی نورانی سوسنان

### ناظم

پیاری متواری سی نیاری موہنیان۔
بہاؤن جو بنوا پہ واری ہو رے جنبان پیاری۔
دلپہ لگا ہے برہ بان بہاری سدہ بدہ گئی ہے ساری۔

صد ہاے ہاے دل نے ہاے ہاے۔
تم بن کھاے گھاے گل نہ آے آے۔ پیاری

نثر مقفیٰ

ناظم۔ کیوں اے پیاری کیوں اضطراب ہے کون سا خیال ہے جو چشم پر آب ہے۔
چکھاتی ہے اب لذت بوسہ بازی ہوں ہوں ہمیں پیاری پیاری کیا صورت کسی کی
عذرا نگار۔ خبردار ہاتھ نہ لگانا زنہار وہیں جاؤ جہاں سے رشک نوبہار۔
ناظم ۔ عاشقوں کا دل جلانا کیا یہ ہے مناسب جانا کیوں اے جانان۔
عذرا نگار۔ کون سی چیز میرے پاس ہے اے جانا جو آپ کا یہاں تک ہوا آنا۔ جائیے جائیے
اپنا علاج کرائیے۔
ناظم ۔ پیاری ہمارا علاج تو ہے تمہارے پاس۔
عذرا نگار۔ میرے پاس کونسا نسخہ جانا ذرا فرمانا۔
ناظم ۔ یہ ہی ذرا شربت دیدار کا پلانا۔
عذرا نگار۔ کیا ضرور ہے ترسانا ترسانا یہ میرا مکان ہے یا دوا خانہ۔
ناظم ۔ اجی واہ صاحب دوا خانہ کیا بلکہ ہے شفا خانہ۔
عذرا نگار۔ تکلف برطرف بلکہ بریلی کا پاگل خانہ۔
ناظم ۔ اے مہ جبین دل نشین کون مجنون ہے اس مکان کا مکین۔
عذرا نگار۔ ایک چھوڑ دو تین ایک مین دوسرے آپ تیسرے میرا باپ۔
ناظم ۔ باپ تمہارا واقعی پاگل ہے اوس کے دل مین یہ خبط ہے کہ مسلمان میری دولت
اوڑائینگے اور سب مجھے کسی آفت مین پھسائینگے ہم یون ہی رہ جائینگے۔
عذرا نگار۔ آخر تم تو ہو مسلمان سارق دل و جان غارت گر دین و ایمان رات کو چوری چوری آتے
ہو مال اوڑانے کی گھات لگاتے ہو اوسکی لڑکی کو دم دیا اور دل لوٹ لیا یہ او سنے
سنگر اپنا سینہ کوٹ لیا۔
ناظم ۔ حسن کی دولت والون نے بیدل مفلس کو لوٹ لیا۔

کوئی کسکے منہ سے اپنے کہتے تمنے جس کو لوٹ لیا۔

کس سے کرے نالش فریادی کس نے کسکو لوٹ لیا

تیر نگاہِ قاتل نے دل وجان ناظم کو لوٹ گیا

نظر عجب اگر نرگس نے مال سوسن کو لوٹ لیا ؛

ہائے بتون نے ایک مسلمانِ مومن کو لوٹ لیا

عذرا نگار ــ ہوئے بنتے تہے بچارے ہنے جن کو لوٹ لیا۔

یہ تو نہین سکتے کہ ایک لڑکی کم سن کو لوٹ لیا۔

ناظم ــ اچھا یہی سہی مینے تم کو لوٹ لیا لیکن جو مال لوٹ مین آتا ہے اوسے خاص لوٹنے والا ہی ساتھ لے جاتا ہے تو بس اب چلئے میرے ساتھ۔

عذرا نگار ــ جایئے جایئے یہ باتین کسی اور ون کو سنایئے ذرا اپنا منہ ولایتی صابن سے دہو آیئے بس چلئے چلئے قدم آگے دہرئے اپسے نا چلئے اب ٹلئے۔

ناظم ــ جانان کے گہر سے جانا بس جان سمیہی جانا ؛ جب تمنے کہا مانا تو لازم ہوا جانا

عذرا نگار ــ ٹہیرو ٹہیرو صاحب اتنی جلدی نکرو ایسے جلدی قدم باہر دہرو۔

ناظم ــ ابہی چہوڑو چہوڑو چہوڑو جی چہوڑو جی چہوڑو۔

عذرا نگار ــ واہ اے رشک ماہ ملایئے نگاہ سے نگاہ اب کسے تاب و توان باقی ہے کیا کوئی اور امتحان باقی ہے ارمان باقی ہے اب تو فقط ایک جان باقی ہے۔

ناظم ــ مگر اے پیارے کب تک رہیگی یہ انتظامی بیقراری۔

عذرا نگار ــ میرا باپ ہے مسلمانون کا دشمن جان اب جاؤ یہان کہین ایسا نہو کہ وہ آجائے موذی بے ایمان تو آفت مچلے اس دم عنت ہو نہین خرابی۔

نمبر ۱۴ کہٹا ۔ دہن جنگلہ پیلو ۔ تال کہروا

حرز بیار طوبہنیان نبہانا ہوگا

عذرا نگار ــ قول اے جانان نبہانا ہوگا قول اے جانان۔

ناظم — یاد نہ میری بھلانا ہوگا - قول اے جانان -
کر کے مہر کبھی اس عاشق کو یہ شربت وصل پلانا ہوگا = قول اے جانان -
عذرا نگار - چھوڑوں گی الفت تیری نہ دلبر - چاہے خفا سب گھرانا ہوگا = قول،
ناظم — اس چمن سے ہمیں تمہیں جانی - عیش و عشرت شانا ہوگا = قول
عذرا نگار - باپ میرا بچے قید بھی کر دے - تم سے میرا دل جُدا نا ہوگا = قول

(دونوں کا باہم گلے مل کے جانا)

## پہلا ایکٹ — ساتواں سین

## مکان شائیلاک — پردہ نمبر ۴

(شائیلاک کا بہت ہی غصہ میں بکتے ہوئے آنا)

## نثر مقفے
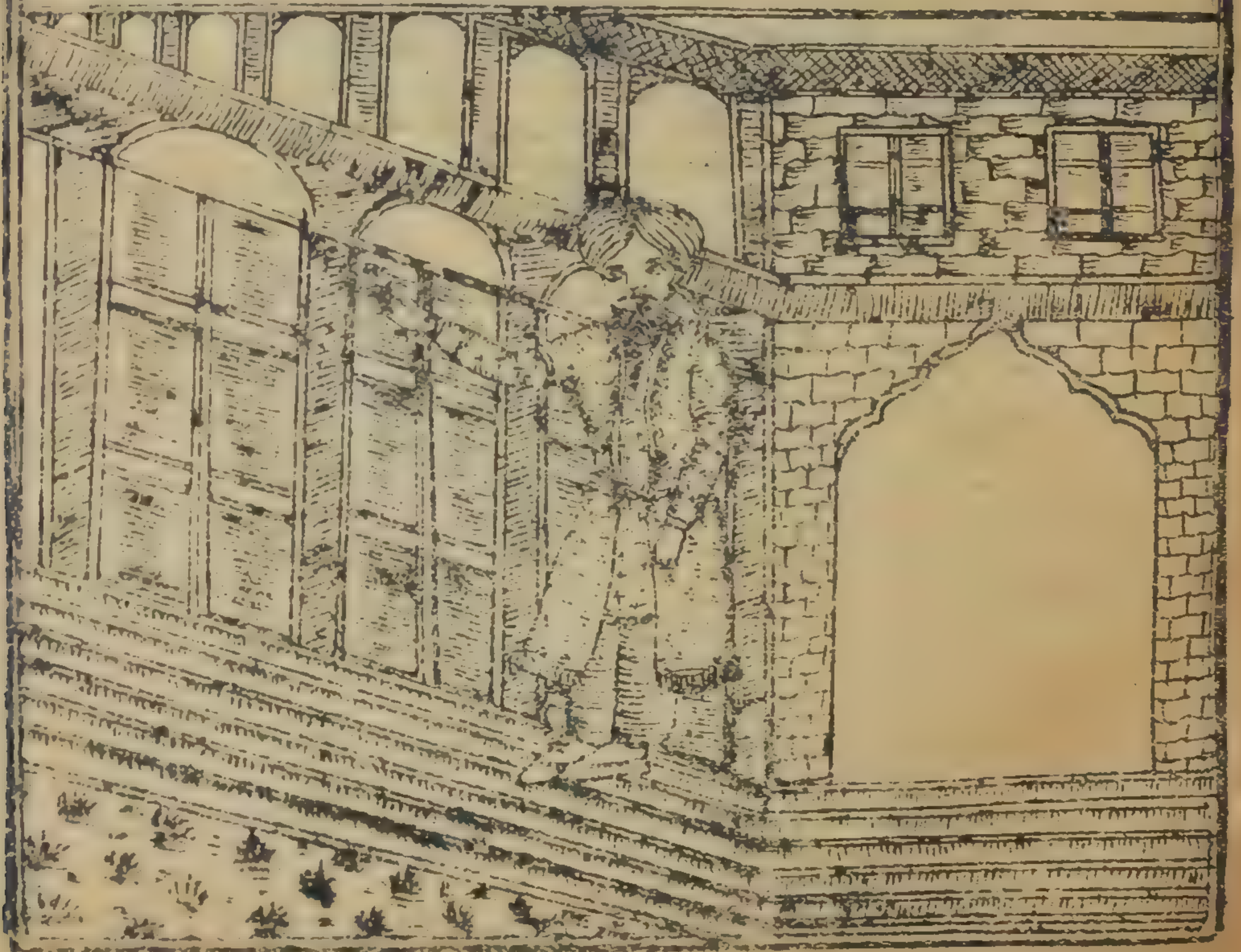
شائیلاک - جن مسلمان سوداگرون نے بے سود روپیہ دیدے کر میرا بیوپار بگاڑ ڈالا ہے آج وہ سب
میرے پھندے مین پھنسنے والے ہین اور بغض - مکر - کینہ - حسد - عداوت - نفرت
جودت - یہ سب میرا شعار ہے اب کہان بچکر جا سکتے ہین - اونکی جان کا دشمن ہون
اختر اسوقت میرے پاس قرض لینے کے لیے آتا ہوگا کیا اب تماشہ ہوگا -

(اختر کا آنا اور آداب بجا لانا)

اختر - السلام علیک -

شائیلاک - آؤ وعلیکم السلام آئیے نیک مزاج نیکنام آپنے کیون تکلیف فرمائی (خود سے) یہی کمبخت
اپنی غرض سے یہان آیا ہے -

اختر - جناب مجھے دس ہزار روپیہ کی ازحد ضرورت ہے دستاویز مین تین ماہ کی میعاد تحریر ہوگی
اور آپکے اطمینان کے لیے میرے دوست رحمدل کی ضمانت ہے -

شائیلاک - (از خود) آہاہا اوسی کمبخت سے تو مجھے مطلب ہے یہ گھر آپکا ہے دوکان آپ کی
بلکہ میری جان آپکی ہے اور رحمدل تو بہت ہی اچھا شخص ہے مگر اوس کے جہاز
ابھی سمندر کے سفر مین ہونے کی وجہ سے ذرا اوسکی حالت خراب ہے -

(رحمدل کا بھی داخل ہونا)

اختر - لیجیے وہ خود ہی تشریف لے آئے -

شائیلاک - (از خود) ان کمبختون کو ابھی ملاؤن زیر خاک - سینون کو انکے خنجر سے کرون چاک
قصہ مختصر یہ ہے کہ قصہ ہی کرون پاک - بدلہ نا ان سے لون تو میرا نام نہین شائیلاک

رحمدل - شائیلاک تم خود جانتے ہو کہ مین سودی روپیہ کا لین دین نہین کرتا لیکن مین
ایک اپنے وفادار دوست کے لیے اسپر بھی راضی ہون اسواسطے مجھکو
دس ہزار روپیہ کی ضرورت ہے یہی عرض پیش حضرت ہے -

شائیلاک - (از خود) اب یہ میرے پھندے مین پھنس گئے مین بدلہ بغیر لیے نہین چھوڑون گا
اور یہ ہماری قوم سے بھی نفرت رکھتے ہین اور مجھے سر بازار میرے ہم پیشون کے

سامنے ذلیل اور شرمندہ کیا کرتے ہین لعنت ہے مجھپر جو مین ان سے بغیر بدلہ لیے
چھوڑ دون اور دس ہزار سے منہ موڑ لون -

رحمدل - جناب شائیلاک آپنے کچھ سنا کہ اسوقت مجھے دس ہزار کی ضرورت ہے

شائیلاک - جناب کیا وہ دن بھول گیے جب مجھکو سر بازار خفیف و شرمندہ کیا کرتے تھے
اور میری شان مین خارشتی کتے کا لفظ استعمال کیا کرتے تھے اور میرے
پاک لباس پر تھوکا کرتے تھے لیکن وہ سب مینے تحمل کے ساتھ ہی برداشت کیا
جیسا کہ ہماری قوم کے لوگون کا خاصہ ہے اب آپ اپنی غرض سے میرے پاس
آئے ہین اور کہتے ہین کہ دس ہزار روپیہ کی ضرورت ہے ایک کتے سے
بھلا آپ کیا اُمید رکھ سکتے ہین ایک کتا بھلا کیا آپ کو اسقدر روپیہ قرض دے
سکتا ہے اول آپنے کون سا سلوک میرے ساتھ کیا ہے جو مین اوس احسان
کے بدلے مین آپکو دس ہزار روپیہ قرض دیدون -

رحمدل - جس طرح مین پہلے تمہارے ساتھ پیش آتا تھا وہی برتاؤ اب بھی رکھتا ہون
مین تمہین اوسی حقارت کی نظرون سے دیکھتا ہون جیسا کہ پہلے دیکھتا تھا اگر تم
مجھے روپیہ قرض دوگے تو کچھ دوست سمجھکر نہ دوگے بلکہ ایک دشمن جان
کر دوگے دوسرے اوس کا ادرہی خاطر خواہ لوگے جب دس ہزار دوگے اب
اب اس کا جواب مجھے دو کہ دس ہزار روپیہ قرض دوگے یا نہین دوگے -

شائیلاک - اسقدر غصہ نہ کیجئے روپیہ لیجئے کیونکہ آپ تو میرے ایک معزز ہم پیشہ ہین
بھلا آپ کو روپیہ نہ دون گا تو اور کسے دون گا بلکہ ہم پیشہ ہونے کی وجہ سے آپسے
تو سود ہی نہین لونگا - روپیہ دینے مین جو کچھ تحمل تھا وہ یہی تھا کہ آپ لوگ ذرا

رحمدل - بس بس خاموش رہو ہم ایسے قرض خواہ نہین ہین کہ روپیہ لینے کے لیے اپنی
آبرو گنوائین بدنامی اوٹھائین اور منہ کی کھائین -

شائیلاک - (از خود) بات تو بگڑی ہے (رحمدل سے) واہ سوداگر صاحب واہ آپ تو
برا مان گیے -

واہ واہ خوب مدعا سمجھے        کیا کہا مین نے آپ کیا سمجھے

رحمدل - ہم وعدے کے لیے اپنی جان تک لڑا دیتے ہین دریغ ذرا نہین کرتے ہین

شائیلاک - اچھا اگر میعاد گزر جائے تو کیا ہو -

رحمدل - جو کچھ آپ کہین وہ ہو -

شائیلاک - پر پیدا نہ ہو کوئی فتور -

رحمدل - ارے تم کیسے ہو صاحب شعور ہو

شائیلاک - آہا آپ خفا نہ ہو جیئے حضور - اچھا اگر میعاد گزر جائے تو آدہ سیر گوشت آپ اپنے جسم کا تراش دیجیگا اس شرط پر آپ مجھے روپیہ لیجیگا -

رحمدل - بیشک بیشک بجان دل منظور -

شائیلاک - تو کیا یہ شرط آپ دستاویز مین تحریر کر دیجیگا حضور -

رحمدل - ہان ہان جناب تحریر کر دون گا بالضرور -

اختر - غضب کیا جان پر اپنی یہ تم اے یار کرتے ہو
کہ ناحق جان اپنی مورد آزار کرتے ہو ؛

شائیلاک - (از خود) یہ کیا بے وقوف ہے جو بیجا بنا ہے کام کو بیچ پڑتا ہے -
ہے دل لگی کے واسطے بس شرط یہ ؛ بالفرض ہو بہو وعدہ کی میعاد ختم
ایسا بہی جہان مین بھلا انسان ہے کوئی ؛ ناحق کسی کا خون بہلا کیون کرے کوئی بڑا
کیا ہے غرض کسیکو بشر کا جو خون کرے ؛ پالوش ہی میری نہ یہ کار زبون کرے

رحمدل - ہان ہان صاحب آپ سچ فرماتے ہو لاؤ روپیہ دیدو -

شائیلاک - اچھا لو آپ لوگ دستاویز تیار رکھین مین روپیہ لیکر آتا ہون (دونون کا جانا)
اہو شائیلاک آج خوب شکار ہاتھ آیا اچھا دیا چہانسا آج مین اس شہر مین سب سے زیادہ مالدار ہون لیکن یہ مسلمان حقارت کی نظر سے دیکھتے ہین ایک مسلمان میری لڑکی کا بہی دل دادہ اور اوسے بہگا لیجانے کا رکھتا ہے ارادہ اچھا اب مین جاتا ہون اور اپنا کام بناتا ہون ان دونون کو دام مین پہنساتا ہون ۔

# پہلا ایکٹ - آٹھوان سین

## چمن آرا کا باغ - پردہ نمبر ۶

(چمن آرا کا معہ سہیلیون کے آنا اور خدا کی صنعت کرنا)

### نمبر ۱۵ - غزل - دھن زلہ کافی - تال پشتو

طرز - "جلوہ جانان سے روشن دل کا خلوت خانہ تھا -"

چمن آرا

کس زبان سے وصف ہو سبحان تیری شان کا — کر سکے تیری صفت کیا حوصلہ انسان کا
تو ہی گل ہے تو ہی گل بن تو دل بلبل بن ہے — تو ہی مالی تو ہی والی ہے ہر اک بستان کا
اول و آخر تو ہی ہے ظاہر و باطن تو ہی ہے — جز ترے ہے کون یارب اس دل نادان کا
تو ہے یکتائے جہان بس کون ہے ثانی ترا — شمع شبستان کا مالک گلشن رضوان کا
اصلی مذہب تو نے ہی ظاہر کیئے ہین دہر مین — ہے تو ہی موجد خدایا بے شبہ قرآن کا
کیسی کیسی نعمتین پیدا کین بندون کے لیے — تو ہی ہے روزی رسا ہر اک گدا سلطان کا
کیون ڈراتا ہے مجھے تو نار دوزخ سے نظیر — رات دن ہے ورد مجکو سورۂ رحمان کا

### نمبر ۱۶ - گھمٹا - دھن سجے بجے ونتی - تال کہروا

طرز - "سوہنیان اپنے پیہرن کی ہب ر"

سہیلیان

اے جنیان ترے جوبن کی بہار - چمن مین کبھی پھول جوتے جوبن کی بہار - اے جنیان
غنچہ دہن کا رنگ نرالا ڈہنگ دوبالا رنگ سنبھالا - کٹیلے رنگیلے رسیلے ہین نین

حن سن ان دہن کردین نثار کرو تم سنگار ہو گل عذار ۔ چمن مین

## ابیات ۔ تحت اللفظ

چمن آرا ۔ کیسے کیسے گل کھلائے حق نے ہین اے ہمنشین ۔

دلپسند ۔ تسا خوشبو پھول تو یان ایک بھی دیکھا نہین ۔

چمن آرا ۔ پھولون مین ہے پھول یکتا ایک گلاب لاجواب ۔

دلپسند ۔ لیکن تیرے دونون رخسارون سے ہے یہ آب آب ۔

چمن آرا ۔ نرگس شہلا کھڑی ہے کیسی اترائی ہوئی ۔

دلپسند ۔ تری آنکھون کی ہے یہ شرمندگی پائی ہوئی ۔

چمن آرا ۔ کیون پریشان سنبل وریحان ہین بتلا خوش قدم ۔

دلپسند ۔ تیری زلفون کے سبب سے ناک مین دونون کا دم ۔

چمن آرا ۔ سروکیسا سایہ سے گلشن مین لہراتا ہے یہ ۔

دلپسند ۔ تیرے قد کی شرم سے جھکنے نہین پاتا ہی یہ ۔

چمن آرا ۔ چہچہاتی بلبلین ہین کیا چمن مین بار بار ۔

دلپسند ۔ کیا تری شیرین کلامی کو پہنچتی ہین نگار ۔

چمن آرا ۔ چال مین کبک کے دری کی کوئی ہمسر ہے نہین ۔

دلپسند ۔ تو بھی اوس سے کم نہین ہے سچ جان ای زہرہ جبین ۔

چمن آرا ۔ ہے مہ وخورشید کا کیا عرش اعظم پر دماغ ۔

دلپسند ۔ عکس سے تیرے پڑا ہے شبہ دونون مین داغ ۔

چمن آرا ۔ جس طرف دیکھو خدا کی شان آتی ہی نظر ۔

دلپسند ۔ سچ ہی لیکن تو بھی ای جان ہے رشک قمر ۔

چمن آرا ۔ غنچہ مقصد مرا کس دن کھلاتا ہی مجیب ۔

دلپسند ۔ تجھسے گل کے واسطے ہین سینکڑون بلبل نصیب ۔

(اخیر کا آنا چمن آرا کا باتین کرتے ہوئے دوسری روش پر جانا)

نثر مقفےٰ

چمن آرا - اے دل پسند جو اس وقت کوئی گل نیا پھولا ہو یا شاید کوئی مسافر راہ بھولا ہو -

جلو چلکے کرین نظر ہر سو کوئی تو ہووے گا نیا گلرو

اختر - آہ دل افسوس دل بیشک بیشک یہ وہی حور ہے جس کے عشق مین مراد دل رنجور ہے اب جو ہو سو ہو دل کڑا کر جی بڑا کر ایک آواز لگاؤن اور اپنی قسمت آزماؤن بقول قیصر - دیکھین تو کس طرح سے وہ دیکھین ادہر نہین -

فقط نہ اپنی ہی تم آن دیکھتی جاؤ ادہر اودہر بھی مری جان دیکھتی جاؤ

(چمن آرا کا نقاب ڈالنا منہ پر اپنے)

دلپسند - اے شخص تو کیسے یہان چلا آیا دل مین کچھ بھی خوف نہ لایا جلدی بتا -

تجھکو جو کھینچ کے یان لائی ہے تیری اے شخص اجل آئی ہے

اختر - بیشک بیشک از حد قصور ہوا معاف فرمائی مگر ان حضور کا اسم شریف بتلائے -

دلپسند - آپ ہی تو یہان کی سرکار ہین اور ہماری جان و مال کی مختار و سردار ہین -

رشک گل سرو قد و مہ پارا نام ان کا ہی ہے چمن آرا ؎

اختر - مجھکو پر نور شکل دکھلائی تن بے جان مین میرے جان آئی

دلپسند - آپ کی گفتگو کا کوئی نتیجہ نہین نکلا خدا جانے اپنے کیا فقرہ چلا -

حالِ دل صاف کیجے گا ہمسے آپ مقتول ہین کس قاتل کے

اختر - انہین پہ جان و دل نثار ہے بس یہی حال دل ہمارا ہے

دلپسند - یہ وہی مثل ہے کہ ماں تو ماں مین تو تیرا مہمان ابھی حضرت روکیے زبان -

اختر - لا کہ چاہت کو چھپائے کوئی پر چھپتی نہین ؎ پیار کی آنکھ اور الفت کی نظر چھپتی نہین
کر دیا آگاہ سبکو تونے راہ عشق سے ؎ سچے دلکی بات اپنے اے ظفر چھپتی نہین

چمن آرا - کیون صاحب ہونٹ چبا چبا کر باتین کیون کرتے ہو کیا ان مین سے کسی پہ مرتے ہو -

کس پری رو کا سر مین سودا ہے کیون زبان پر یہ آہ و نالا ہے

اختر - کیا کہین کہتے ہوئے بھی شرم آتی ہے مگر بےکہے بھی زبان نہین رہی جاتی ہے -

(ایک سہیلی کیطرف اشارہ کر کے کہنا)

ایک بوسہ کے طلبگار ہین کہ کے اِن کے
دوسرا مانگین گنہگار ہین کہ کے اِن کے

(چمن آرا مع سہیلیونکے ٹہٹھا مارتے چلا جانا)

## نمبر ۱۳ ۔ غزل ۔ دہن بہیروین سندہ ۔ تال قوالی

طرز ”دل سے مرکر بہی نہ عشقِ بت نادان نکلا“

اختر

کیا کہون کس سے کہون اپنی کہانی جانی
اک زمانہ ہی مرا دشمن جانی جانی

آتش عشق تو ٹہنڈی ہوئی سر د آہون سے
خون دل ہو کے بہا آنکہون سے پانی جانی

تا قیامت نہ تجہے بہولینگے یہ کشتۂ ناز
لے چلے دل پہ ترا داغ نشانی جانی

کہنے سننے سے رقیبونکے ہوئے کیون بددل
کوئی شکوہ بہی سنا میری زبانی جانی

دیکہو دیکہو! جی پچہتاؤگے کہنا مانو
نہ سنو مجہسے میرے غم کی کہانی جانی

پہلے دل تہام لو یا تو مین میری طرح حضور
پر سنو مجہسے میرے غم کی کہانی جانی

ذات خالق کے سوا کس کو رفاقت ہے بقا
جو نظر آتا ہے ہوجائے گا فانی جانی

(اختر کا تلملاتے ہوئے بارہ دری کو دیکہتے ہوئے جانا)

## پہلا ایکٹ — نواں سین

## لیٹری سرائے — پردہ نمبر ۹

(ڈاکوؤن کا آنا اور اپنا اپنا حال سنانا)

### نمبر ۱۴ - انگریزی وزن - دھن نرلہ بھوپالی - تال دادرا

طرز ڈاکو کے ہین ہمارے پیشہ بیرگا

**سب**

رہزن ہین ہمارے سینہ زوری کرتے ہین ہر آن — بس ہین ہمارے نہ ڈالے دولت والے
بہادری مین کم نہین ہین ہر آن سے جنگ سے — نہ ہم ڈرین نڈر ہو سر اوتا ین مارین — رہزن

**نثر مقفےٰ**

ذوالفقار - ہم ہین ایک ٹولے کے بہائی اور پہلے ٹولے والے وہ لوگ تو شہر کے گلی راستہ مین لوٹتے ہین اور ہم لوگ ہوے بہٹکے مسافرون کو مار کوٹتے ہین وہ لوگ تو ایک کے دو بناتے ہین اور ہم لوگ ایک سے چار دم مین کرتے ہین تیار -

بے بہاگ - کاروان آیا یہان آرام پانے کے لیے پس قیامت تک وہ سوتا ہی رہا آرام سے

ذوالفقار - مگر جورو بہی بڑی چالاک ہے مسافرون کو پہانس لاتی ہے اور بنا کم ہے -

شبراتن - اجی ادہر سے چلو ادہر سے -

ذوالفقار - خاموش اے بہادرو میری عورت وہ آتی ہے اور اپنے ہمراہ دو شکاری بھی لاتی ہے اب ہم سب وہان آڑ مین چہپ جائین جب ہم پائین جب ایک ایک یہان آئین

(سب کا چھپ جانا شبراتن کا آزاد و انجم کے آنا)

شبراتن - سرکار دیکھے یہ مسافرون کا مقام دیا ہے یہان ہر طرح کی راحت و آرام ہے -

آزاد - کیون جی بڑی بی یہان کا کل کام عورتون کے حوالے ہے یا کوئی مرد بھی ہین انتظام کرنے والے ہین -

شبراتن - اے حضور خدا میرے خاوند کو میرے سر پر سلامت رکھے وہی سب کی خدمت کرتا ہے

انجم - ترا خاوند کہان ہے اور کیا کرتا ہے -

شبراتن - سرکار پہلے تو وہ بھٹیارے کی دوکان لگاتے تھے اب کچھ دنون سے یاد الٰہی کے از در آرزومند ہین اور نماز روزہ کے بڑے ہی پابند ہین -

آزاد - ارے بھٹیارا نمازی ہے تو کچھ نکچھ ضرور دغا بازی ہے یہ بڑھیا دلالہ ہیضہ کی خالا ضرور کسی آفت مین پھنسانے والی ہے کوئی نہ کوئی گھات نکالی ہے -

شبراتن - اب آپ لوگ یہان بیٹھئے ہاتھ منہ دہوئے مین جاتی ہون اپنے خاوند کو یہان روانہ کرتی ہون -

(شبراتن کا جانا آزاد کا انجم سے کہنا ذوالفقار کا آنا)

آزاد - لو میان مین تو اپنے جینے سے ہاتھ دہو چکا وہ شیطان مجسم خود ہی آگیا -

ذوالفقار - سبحان اللہ سبحان اللہ ما شاء اللہ اللہ اللہ آپ لوگون کے قدم مبارک -

آزاد - سمجھے جناب آپ یہ کیا کہتا ہے کہ سبحان اللہ خالصہ الّو کا پٹھا بنتا ہے - سبحان اللہ سبحان اللہ ابر سبحان اللہ یعنی خوب انکے قدم تبارک -

ذوالفقار - الحمد اللہ الحمد اللہ ثم یا اللہ آپ کا سامان سب اچھی طرح رکھون گا -

آزاد - اب یہ کہتا ہے کہ الحمد اللہ بہت سامان اسباب بے قیمت کا میاب ہے الحمد اللہ -

انجم - اسے تو یہ بزرگون کی شان مین کیا کہتا ہے ذرا تین چپکا رہتا ہے -

آزاد - یہ ایسے بزرگ ہین کہ ایک ہی نگل کے داؤ مین تمہاری کل دولت اڑا لینگے -

ذوالفقار - ماشا اللہ ماشا اللہ ماشا اللہ آپ خوب فرماتے ہین -

آزاد - ٹھیرئے میان بھائی شغل کی سنگانے کی کیا ضرورت ہے لو لو یہ تمہارے بھی یاد الکا [illegible]

ٹوٹو ٹوٹو خوب ٹوٹو خوب ہی خرچ کرو نذرو-

ذوالفقار- کیون بھائی آزاد خدا والون سے بھی ہنسی کرتے ہو ذرا نہین ڈرتے ہو یہ ٹھٹھہ

آزاد - ابے چپ مین جانتا ہون تیری ہاتھ کا گٹھا-

ذوالفقار- کیون حضور یہ کیا آپ کا نوکر ہے

انجم - جی ہان یہ میرا محرم راز ہے-

ذوالفقار- مگر بڑا ہی زبان دراز ہے-

انجم - بڑے صاحب آپکا نام کیا ہے-

ذوالفقار- میرا نام کرامت مین کرتا ہون رات عبادت اور آپ لوگون کی خدمت اور اس سرا کا ہون مالک حضرت-

آزاد - سرا کے مالک کیا اب تو ہماری جان کے بھی مالک ہین-

ذوالفقار- بڑا ہی بیہودہ ہے-

آزاد - جب ہی تو یہان آ کودہ ہے-

انجم - بڑے میان مجھے جو باؤ گولے کی بیماری حکیم اس کا علاج بتاتے ہین شرابخواری

ذوالفقار- ارے ارے تھو تھو لاحول ولا قوۃ ہا ہا تھو تھو-

آزاد - ابے کیا تھو تھو کرتا ہے یا مرتا ہے کہین زہر تو نہین پی گیا تو-

ذوالفقار- لاحول ولا قوۃ لاحول ولا قوۃ ایسی حرام چیز کے چھونے کے لیے مجھے کہتے ہو خدا کے واسطے چپ نہین رہتے ہو-

انجم - بڑے میان ہاتھ لگانے کی کیا ضرورت ہے اسکی تو ایک صورت ہے-

ذوالفقار- وہ کیا صورت حضرت ہے-

انجم - لیجئے یہ پانچ اشرفیان اور لا دو ایک بوتل شراب اور گزک بھی نا معقول ہے مگر بوتل کو کسی اور چیز مین لائیے ہاتھ کیون لگائیے-

آزاد - دیکھئے اب اسکی پارسائی کا امتحان ہوا چاہتا ہے وہ بھی وقت آتا ہے

ذوالفقار- خیر آپ لوگون کی خاطر سے یہ بھی منظور ہے اچھا آپ بغل کے کمرے مین تشریف

سے چلئے سامان سب ابھی حاضر ہوتا ہے خاطر جمع رکھیے۔

(ذوالفقار کا اشرفیاں لیکر چلے جانا)

انجم - کیوں بھائی آزاد کیا کھڑا سوچتا ہے۔

آزاد - اجی جناب مجھے تو سب دھوکہ معلوم ہوتا ہے۔

انجم - کیا دھوکہ معلوم ہوتا ہے تو تو بڑا ہی ڈرپوک معلوم ہوتا ہے کہیں ایسا بھی اندھیر ہے۔

آزاد - بس حضور اندھیر ہونے میں ذرا سی ہی دیر ہے۔

انجم - تو تو یوں ہی بکے جاتا ہے مفت مغز کھاتا ہے۔

آزاد - تو جناب ہمارے باپ کا کیا جاتا ہے دیکھ لینا جو کچھ سامنے آتا ہے۔

انجم - ارے بھائی کیوں ناحق گھبراتا ہے کیا کوئی گھول پی لیگا کس طرح سے جی لیگا۔

آزاد - ارے میاں ہم تو کسی طرح سے جان بچا کر نکل ہی جائینگے لیکن آپ ضرور کسی آفت میں پھنس ہی جائینگے = واہ رے بگلا بھگت واہ رے بگلا بھگت۔

طبل والم ہے پاس ہمارے نہ مال وزر ہمسے خلاف ہوکے گرے گا زمانہ کیا

(ذوالفقار کا لکڑی میں بوتل باندھ کے لانا)

ذوالفقار - توبہ توبہ لاحول ولاقوۃ جو کام ابتک نہیں کیا تھا آج مہمانوں کی خاطر سے کرنا پڑا لیجئے میاں یہ شراب کی بوتل مگر دھی سے لے لیجئے اور یہ گزک لاجواب اور گلاس نایاب۔

آزاد - ارے کیوں لاٹھی ٹیکتا ہے کیا کہیں کچھ لگاتا ہے کمبخت۔

(انجم کا شراب پینا)

ذوالفقار - کیوں صاحب اس کا مزا کیسا ہوتا ہے۔

آزاد - لیجئے اس بڈھے کے جی منہ میں پانی بھر آیا۔

انجم - بڑے میاں یہ وہ معشوق کمسن ہے جس کی تعریف تمہیں غیر ممکن ہے - جوان کو اللہ کا بناتی ہے اور بڈھوں کو جوانی کا مزا دکھاتی ہے۔

لیجئے جب ہاتھ میں ساغر شراب ارغوانی کا تو بڈھوں کو مزا آنے لگا فصلِ جوانی کا

ذوالفقار - اگر یہ بات ہے تو مجھے بھی ذرا سی دیجئے آپ ہی نا پیجئے توبہ توبہ اس کی بو کیسی تیز ہے -

آزاد - جیسے کمبخت نے کبھی پی ہی نہین ہے -

(ذوالفقار کا شراب پینا انجم سے چھین لینا)

ذوالفقار - توبہ توبہ تو یہ میان کیا اچھی چیز ہے -

آزاد - توبہ توبہ توبہ توبہ ہت تیری توبہ پر ہے توبہ -

ذوالفقار - کیون میان آزاد کیون ہو خاموش کیکی ہے باد ایک جام تم بھی پیو تا کہ جیو -

آزاد - اجی حضرت یہ کالا پانی میرے مذہب مین پینا حرام ہے ۔ مرامی سے غرض نہ گزک سے کام ہے -

ذوالفقار - سہال کرتی ہے بیشک شراب تھوڑی سی ؛ بہت نہین اجی پیجے جناب تھوڑی سی

انجم - بشر کی زیست ہے مثل حباب تھوڑی سی ؛ مزا اسی مین ہے پی لے شراب تھوڑی سی

آزاد - مزا دکھاتی ہے پہلے شراب تھوڑی سی ؛ بہت ہو کرتی ہے آخر خراب تھوڑی سی

انجم - اب یہ پینا ہے یا نہین - ؛ خوف کیا دل سے مرا جاتا رہا

آزاد - ابے چل نکل مرتبہ صاحب کا سب جاتا رہا -

انجم - ابے تجھے ضرور پینا ہوگا بغیر پئے تیرا نہین جینا ہوگا -

آزاد - چل چل چوٹا کہین کا اگر تو نہین مانے گا تو تیرا برا قرینہ ہوگا -

(دونون مین تکرار ہونا ذوالفقار کا بیچ بچاؤ کرنا)

ذوالفقار - اجی جناب آپ ذرا یہان بیٹھئے مین اوسے پلاتا ہون دیکھون کیسے نہین پیتا ہے ارے بھائی یہ گلاب پی لے کاہیکو پی لون کیا تیرے باپ کا نوکر ہون -

آزاد - ابے یہ جلاب ہے یہ گلاب پی لے کاہیکو پی لون کیا تیرے باپ کا نوکر ہون -

ذوالفقار - ابے ہم تیری جان کے مالک ہین برا اسوقت آپ ہمارے مالک ہین -

آزاد ذوالفقار

چل ہٹ کیا بکتا ہے ایمان — تو کیا نہین پیئے گا اِس آن
کبھی نہین کبھی نہین او شیطان — اب بھی نہین پیئے گا ای ناد ان

(آزاد کو گرا کر)

آزاد ۔ یہ تو مین پہلے ہی سے جانتا تہا کہ یہ دس نمبر کا بدمعاش ہے مگر مین شراب تو کبھی نہین پیونگا ۔ آہا آہا کیا تم یہ سمجہتے تہے کہ مین شراب نہین پیونگا ابھی اس کے پینے سے بچے کیا انکا یہ تو ہماری جان نثار ہے بندہ پینے کو تیار ہے ۔

انجم ۔ واہ واہ ضرور ضرور پیئے گا ۔

(آزاد کا بوتل گلاس لیکر جایا چاہنا)

ذوالفقار ۔ ابے وہان کیون جاتا ہے اور کیا چہپاتا ہے ۔

آزاد ۔ اسے میان مین اوک سے پیتا ہون گلاس سے پینا نہین سیکہا ہون ۔

ذوالفقار ۔ اچھا اچھا پی لے پی لے خوب جی بہر کے پی لے ۔

(آزاد کا بوتل لیکر جانا اور پہر نشہ کی حالت مین آنا)

آزاد ۔ فقیری مین سورج دامن ڈوبا اور گھوی کشتی کے بادبان گریبان کٹ گئی ہوائی ریل گاڑی پر قبرستان سوار ہو کر بہاگا اپنا دینا چلانا پڑتا توتو تو تو ۔

ذوالفقار ۔ اُہو رنڈیان بھی آگئین ۔

(رنڈیون کا آنا آزاد کا کہڑا ہو جانا رنڈیون کا گانا)

آزاد ۔ کیا طالمہ آگیا رنڈیان ہین یا ستنیان ہین ارے نہین نہین شکر قندیان ہین ۔

ذوالفقار ۔ بہت اچھا گانا سناؤ جس سے میان کی طبیعت خوش ہو ۔

## نمبر ۱۹ ۔ گہٹا ۔ دہن جنجوٹی ۔ تال کہروا

دہمک ڈگ تگ پرتگ ،،

راستگران

جہٹ پٹ خطرت کر گنگ دہرتا دام بچہانے مین اوستاد ۔

نٹ لین دین کرے داو - جھٹ پٹ -

دہن کا دھیان ہے ہر آن سلے زر گر زیور ٹہر کر،

بس سے سبکا دل ہو شاد = جھٹ پٹ -

جنبی شراب ہو کباب سیخ آہ خوب خوب،

لوٹین مال ہو خوش حال ڈالین جال اب فی الحال = جھٹ پٹ -

نثر مقفیٰ

آزاد - کیون صاحب آپ نا جین گا ئین آئین ہین تو یہ خنجر کیون ساتھ مین لائین ہین

بی مختار جان - تھوڑی دیر مین ہم اس کا کرتب دکھائینگے تو بہت انعام پائین گے -

آزاد - ارے جب تو ہزار درہم حلال کیے جائینگے اب کوئی بہانہ کرکے نکل جانا چاہیئے

اور چلتے چلتے سرا کو بھی آگ لگانا چاہیئے ارے بھائی مجھے پیاس ازحد ہے

اگر تم کہو تو پانی پی آؤن تب آؤن -

ذوالفقار - اجی جاؤ پانی بھی پی آؤ تھوڑی دیر اور جی آ دیکہ وہ پانی ہے

(آزاد کا دیا سلائی سے آگ لگانا سبکا گھبرانا اور آزاد

کا بھاگ جانا رنڈیون کا تلملانا لوگون کا آنا)

سب رنڈیون - اے ہے آگ لگ گئی او ناجی ہمین بچاؤ آگ لگ گئی -

ذوالفقار - ارے دوڑو کوئی پانی لاؤ آگ بجھاؤ سب نکل آؤ کوئی مت گھبراؤ -

(سب کا آگ بجھانا پہلے ایکٹ کا اختتام پانا ڈراپ سین کا گرایا جانا)

## دوسرا ایکٹ - پہلا سین
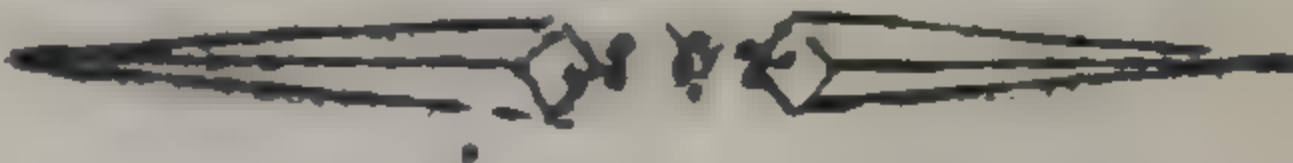
## جشن گاہ - پردہ نمبر ۱۰
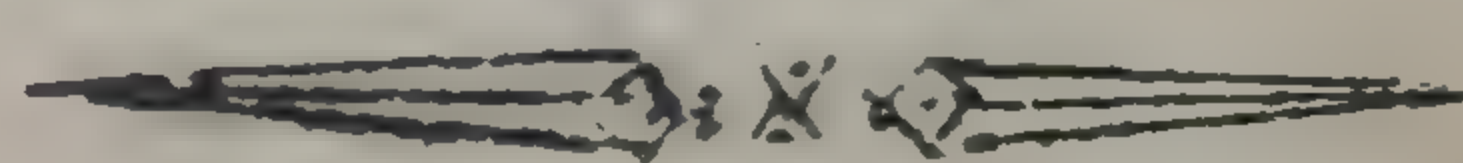
(چمن آرا کا معہ سہیلیوں کے آنا اور بادہ عنبرین
نملانا)

نمبر ۲۰۔ ٹھمری۔ دھن کوارا جھپایا۔ تال ٹھیکہ

"جورہا سے رسے فراق"
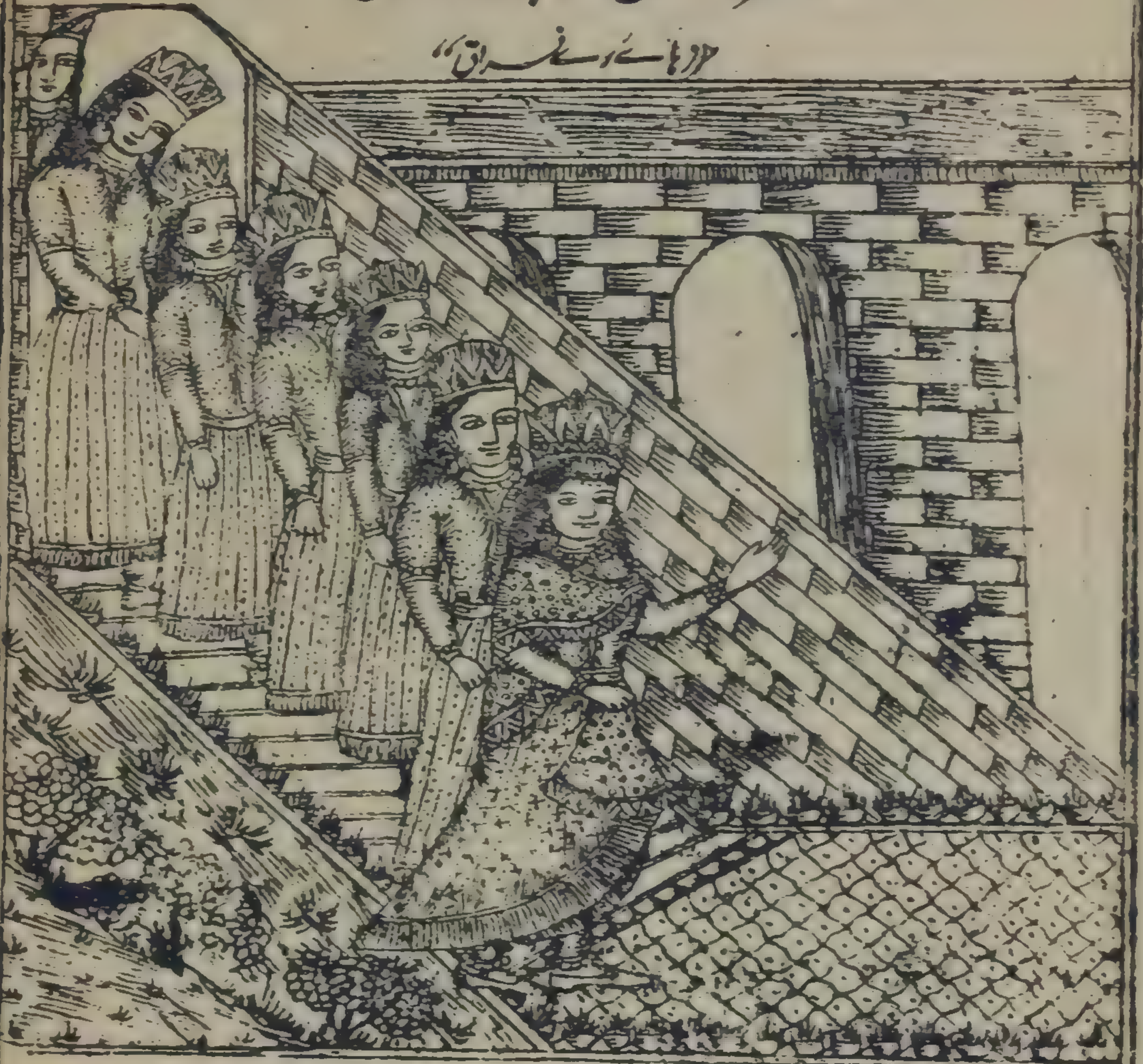
چمن آرا

وائے اے نصیب نہ آئے کیوں رہی تک پیو ہائے ہائے۔
کون کروں گنیاں ہمین دن رنیا ع ننت چھتیاں دہر کتیاں جیا کی بتیاں ۔ وائے
دل پسند
مانوں بات اے پیاری واری نندیاں بہا انکھیاں سے۔

اوسے ڈھونڈن کو سب بل بنیان ملے بیگی نور اصبان -

چمن آرا

آوے نا نہین سوراسیان تن من جیان سوہنیان سوہنیان نہ منوا برا او سورا - واسے

نثر مقفیٰ

دل پسند - پیاری بیگم دشمنون کا کیا حال ہے اسقدر کیون ملول ہے :
عارض جو پہول سے تہے وہ کملائے جاتے ہیں کو آتا ہے ہمکو ٹہیک نہین ہائے رہا سہتے ہین

چمن آرا - ہائے مرض کا چہپانا نہین بہتر - مگر بیان بہی کرون تو کیونکر اظہار کرون کس طرح
اوس کا نام زبان پر لاؤن کیسے لب ہلاؤن -
علاج درد دل تمسے مسیحا ہو نہین سکتا ؛ تم اچہا کر نہین سکتے مین اچہا ہو نہین سکتا

دل پسند - مگر پیاری وہ کون ہین اور اون کا نام و نشان کہان ہے -
تو کیا بیمار فضل حق سے اچہا ہو نہین سکتا
کرین تدبیرین جسقدر ہا ہمسے کیا کیا ہو نہین سکتا

چمن آرا - کبہی اوس دلربا گلفام کا جب نام لیتی ہون ؛
تو اپنے طبل دلکو مین اکثر تہام لیتی ہون
بہت دن ہوے کہ نوشیر آباد سے ایک سوداگر آیا تہا اور کچہہ جنس گران بہی اپنے
ساتہہ لایا تہا اوسی کے ہجر مین بیقراری ہے اور آہ وزاری ہے -
ہجر مین اپنے ہمین وہ بیقراری دے گئے ، لے گئے آرام وصل اور اشکباری دے گئے

دل پسند - آہا تو اب مین سمجہی جو نوشیر آباد کا سوداگر تہا اوس کا تو نام میان اختر تہا -

چمن آرا - ہان ہان وہ ہی میرا دل آرام اختر اوسی کے لیے ہے دن مصیبت اگر اب کہیے
ہائے وہ دلبر -
ہجر دلدار مین دن رات جگر جلتا ہے ، عشق کی آگ سے دل ہمتنگ نہیت ہوتا ہے

نمبر ۲۱ - گہمّا - دہن زلہ جنجہوٹی - تال تکرا

"ارے دل جانی میرے پیری تو نے قدر بہی نا جانی"

یوسف ثانی میری تونے جاہ نہین پہچانی - نوجوانی مین تونے پریت نہین ہر جانی = یوسف
بس آؤ موہنا جیب دکہاؤ سجن دکہت سٹاؤ - ہیتم جی بہلاؤ بلم = یوسف

تری ایک ترچھی نگاہ نے مرے دل سے پردہ اوٹھا دیا
جو کر شمہ مثل نظر نہ تہا اوسے ایک پل مین گرا دیا
تری ہر ادا پہ نثار ہون تری دل سے عاشق زار ہون
یہ کرم کیا میرے حال پر مجھے اہل درد بنا دیا = یوسف

(چمن آرا کا جانا آزاد کا آنا دل پسند کا سیٹہ جانا)

آزاد - کہولو کہولو دروازہ جلدی کہولو یا کوی منہ سے ہی بولو -
دل پسند - اجی تم کون ہو صاحب نام بتاؤ یہان کیون آئے ہو کاہ بتاؤ -
آزاد - مین شہزادہ رشک شمشاد ستم ایجاد پریزاد بے بنیاد میان آزاد ہون کہو تو اٰون
دل پسند - آئی آئی تشریف لائیے کچھ خوف دل مین نہ کہائیے -

(آزاد کا آنا دل پسند کا ڈرجانا اور دہمکانا)

اوی اللہ یہ کون ہے سنگ موسیٰ کی گون یا آدمی کی جون ہے
آزاد - گون نہین اوہی کم یون ہے کالا نون ہے لوند کا مینہ -
دل پسند - اجی جناب ذرا ٹہیک ٹہیک بات کہو اس طرح پر نہ بکو اپنا مطلب بیان کرو -
آزاد - بس مطلب ہمارا یہی ہے کہ مین چمن آرا سے شادی کرنے آیا ہون بہت مال وزر
لایا ہون - بس یہ ہے مدعا انسان ہمارا سمجھے ؛ مردمی وہ ہی جو چتون کا اشارہ سمجھے
دل پسند - ارے تو تو کوئی بڑا منہ زور معلوم ہوتا ہے کیون اپنے ہوش وحواش کہوتا ہے -
آزاد - ارے منہ زور نہین ہون خاص ملک حبش کا شہزادہ ہون چمن آرا سے شادی
کرنے کو آمادہ ہون منگوائیے منگوائیے وہ صندوقچہ جلدی منگوائیے دیر نہ لگائیے
دل پسند - بیشک بیشک یہ چہرہ کی سیاہی دیتی ہے گواہی کہ آپ کو ضرور ہے سزا دار شاہی
کثرت سے ہین گناہ زیادہ کیے ہوئے ؛ دنیا مین اسلیئے ہے بدن کا سیاہ رنگ

آزاد - مگر جناب سیاہ رنگ میں آپنے کون سا عیب جانا جو اس رنگ کو برا مانا سنئے دانتون مین آب جیسے گوہر نایاب کیسی بجلی کی تاب ہے، صدقہ میری جان ہے خالق کی شان ہے پریون کے سحر مین ہو تو یہ جان ہے دیکھ و سر، گو کالا ہے لیکن آنکھون کا روشنی دینے والا ہے - گو کہ میری رنگت سیاہ ہے مگر ان بان شان اسیرون کی سی ہے کہ دو خبر یہ جاننے والون کے سامنے جلتا نہین چراغ - ہے کالون کے سامنے

## نمبر ۲۲ ٹھمری - دہن مین کلمیان - تال قوالی

طرز - ''رنگ چمکت قدرت ندرت''

آزاد - صورت مورت چمکت دمکت سیرت ان مد مد بہری انکھیان -
رنگ گورا بلا تو را گال ہوئے ہونٹ چھوٹے نرالی آن وبان -

دل پسند - چل گھوڑے تو شکی رنگ کے کھیڑے مارون تیرے جوتی بیزار -

آزاد - سالو را سلونا ہون چاندی اور سونا ہو شادی اس آن

دل پسند جاے الو ڑ نیو دا ے نلے مین منہ دھو کے آنا - صورت

نثر مقفیٰ

آزاد اچھا اب منگوا ے صندوق تاکہ چلاؤن تقدیر کی بندوق -

دل پسند اجی جناب پہلے آپ اپنا حسب نسب تو بتاؤ پکا بھید بتاؤ -

آزاد - مگر تم کو کیسے ہو یقین کہ مین ہون کہین کا امیر و کبیر اے نازنین -

دل پسند - اجی حضرت یہ تو کچھ مشکل نہین آپ اپنا شجرہ پیش کیجیے گا -

آزاد - ارے توبہ توبہ شجرہ تو چوہون نے کاٹا اور دیمک نے چاٹا وہ تو گھل کے بالکل ہو گیا جوار کا آٹا اب تو فقط ہے یارون کا سیاپا -

دل پسند صاحب عیب ہوئے غلام بد لگام ذرا ہوش مین آ زبان کو تھام دے شام -

آزاد - ارے تم مجکو سچ مچ ہی امیر و کبیر جان گئی ہو گیا یار کہین کا رئیس دیوانی پہچان گئی ہو گیا مین تم کو ستاتا تھا اور آزماتا تھا اجی مین تو یہان پر نوکری کرنے آیا ہون غربت

کاستا یا ہون کہین حقہ بہرنے یا جہاڑو دینے کی جگہہ خالی ہو تو بندہ کو بہی رکہہ لیجئے گا
واپس نہ کیجئے گا۔

دل پسند۔ واہ واہ بادشاہ سے وزیر وزیر سے امیر پہر آخر کو نوکری کرنے کی توکہین
چل بہین نوکری کی ضرورت نہین ہے۔

آزاد۔ نہین نہین ضرورت نہین ہے پر مجہے تو ضرورت ہے اور دیکہو کیا صورت و
سیرت ہے۔

دل پسند۔ تو کیا کوئی زبردستی ہے یہ کس قسم کی نوکری بس چلا جا ہوا کہامنہ نہ وکہا

آزاد۔ ہان ہان اس وقت ہماری مرضی ہے اجی مین تو تمہارا پہلے سے عاشق زار ہون

## نمبر ۲۳۔ دادرا۔ دہن کلیان ایمن تال کہروا

طرز۔ " گورا تورا دولہ ہنون سانوریا۔"

آزاد۔ موری توسے لاگی لگن ہے سندر یا ایسی دلبر من ہر ہاری کا گورا گورا دولہ ہنون پیا

دل پسند۔ تجہسے لاکہون نہین دیکہے زنانے ستائے پیا

آزاد۔ ایسی نہ سُنا دو کہائی نہ سوراجیا چہنک منگ توڑی ہرے جیرا اسدم جاکر ہون تیرا شوہر

دل پسند۔ کہائے گا جوتے مزا لِ جائے گا۔

آزاد۔ مین خوش ہو جاؤن گا جو جوتے کہاؤن گا ۔ موری توسے

نثر مقفےٰ

دل پسند۔ ارے تو بہت بکتا ہے جاتا ہے بہلا تو نے مجہے کیا دیکہا تہا جو عاشق ہو

آزاد۔ اجی جسوقت یہان میرا آقا یہان اختر آیا تہا مین نے تجہے جب دیکہا تہا اب سمجہے

چمن آرا۔ اختر اختر کونسا اختر ہے جس کا تو نے ابہی نام لیا جلدی بتا زبان پر نام لا۔

آزاد۔ ارے یہ تو کوئی اور ہی گل کہلا اب بس مزے ہین کیا کہا حضور کیا کہا۔

چمن آرا۔ تو نے جو ابہی نام لیا ہے وہ کون اختر ہے اوسکی اب کہان خبر ہے۔

آزاد - وہ ہی میرا مالک اور نوشیر آباد کا باشندہ خاص ایک ذی عزت سوداگر

چمن آرا - مگر اب وہ کہان ہین کہین ان کا پتہ نشان ہین -

آزاد - ہان ہان مین جانتا ہون جہان ہین خوب ہی پہچانتا ہون جہان ہین -

چمن آرا - برسون مین میرے یار کی لیکر خبر آئی - مدت مین تو اے باد صبا راہ پر آئی

ملاے خدا پہر نہ تیرے روے سیاہ کو - کافور ہو بس اے شب ہجران سحر آئی

اچھا تو بتا دے کچھ پتہ دے -

آزاد - ہان اگر نوکر ہون گا تو بیشک بتا دونگا بلکہ خود لا کر ملا دونگا -

چمن آرا - اچھا تو اب سے تو نوکر ہمارا ہے

آزاد - کیون سائے ابتو وصل گوارا ہے -

دل پسند - اجی نہین بی بی یہ بنا ہوا فقرہ سارا ہے -

چمن آرا - چپ رہ تو بڑی آوارہ خام پارہ ہے -

آزاد - اجی صاحب کہنے دو کہنے دو یہ بھی نخرے کا اشارہ ہے ہونے دو ہونے دو

چمن آرا - تو اب جلدی بتا دیر نہ لگا -

## نمبر ۲۴ - کھمتا - ویرن نرلہ جھنجوٹی - تال نگٹا

طرز - " تمہین دونگا مین وا کی خبر یا جان - "

### آزاد

ابہی لا دونگا تورا سنوریا جان مو سے بیاہ دوگی جو یہ سندریا جان

پیارے جوبن پہ وارون وارون تن من

### دل پسند

جاؤ ہو نده کوی جشن نہ کلام بدلگام کرون - ابہی

آزاد - تیرے نت پاؤن پڑ دن گا نہ کسی روز لڑا دن گا -

دل پسند - تو ہے بر توم کمین کا بے شک ہے ڈوم کمین کا -

حمین آرا - چپ ہو نگوڑ نہ بک تو ننا پسگہ ر نہ تک تو -

دل پسند - اسے مردک بک بک جھک جھک کر ست تک تک دہک دہک بیشک = ابھی

(حمین آرا کا مع دل پسند کے جانا آزاد کا خوشی منانا)

## دوسرا ایکٹ - دوسرا سین

## محل عذرا نگار - پردہ نمبر ۸

(عذرا نگار کا بادنا نظم تیر سیر ار نظر آتا)

## نمبر ۲۵ - گہمٹا - دہن زلہ کافی - تال تلمیا

طرز موے ہو سنا دے بی جراوے

عذرا نگار

مورے سبان نہ آئے کچھہ نہ بہاے موری دنیا او مورے پیت ر کہنا دکہا وے مو اشام

ہون دکہیاری مین رہے بلری گشت ہی ہماری دل آزری رنج مین گذاری شام

جانی لاثانی دل جانی دیوانی ہو مانی بنائے مورے رام ہائے ہائے ہائے

دل لگی سمجھی تہی مین پہلے لگانا دل کا ہائے سینہ مین لگا پر نہ ہر گا نا ذ لگانا مورے

(ستا لیلک کا انا اور عذرا کو ہکا نا)

نثر سفحہ

شائیلاک - ارے او ناکارہ ودارہ تو نے ایک اوس مسلمان نادان کے ساتھ دل لگایا ہے ہماری قوم میں دہبہ لگایا اور کل کو داغ لگایا ہے -

عذرانگار - اے والد مہربان اے ست گو بُری زبان وہ اچھا ہنسنے والا ہے محبت کا سیدھا راستہ دکھانے والا ہے

شائیلاک - دشمن کا حسن کیا تجھے پیارا نظر پڑا - کیا آسمان حسن کا تارا نظر پڑا

عذرانگار - تارا نہ کہو ماہ منور نظر آیا ۔ خوبی میں نہ ورے بھی بہتر نظر آتا
اوس نور میں مجھکو وہ تماشہ نظر آیا ۔ موسیٰ کو سر طور جو جلوہ نظر آیا

شائیلاک - کیا ایسی دوستی میں کچھ محبت بھی ہوئی ہے

عذرانگار - کیا محبت عداوت میں سوتی ہے

شایلاک ۔ ایک غیر سے یون دل کا لگانا نہین اچھا
عذرا نگار ۔ ::دل جو دے اون کا چڑانا نہین اچھا
شایلاک ۔ تجکو ہوگی اپنی الفت کی تساہل سے غرض ۔ پر ہمین ہے اپنے مذہب کے تحمل سی غرض
اری او نادان تو تو ہے نادان مسلمان تو بنتے ہین با ایمان مگر ہم جانتے ہین
ان کی شان ۔

## عذرا نگار

سُننئے اے والد مین کہدیتی ہون اسدم صاف صاف ۔ ایک جملہ بھی نہ کہیگا مسلمان کے خلاف
گر ہے الفت اسکے مین باؤن ذرا بھی آپ کو آپنے بیٹی کو چھوڑا والد مین نے باپ کو
جنون کم ہوگا ٹھہر ٹھرا چہا ٹھر مین تیرا علاج کرتا ہون قید خانہ مین تجھے بند کردن گا
وہین ۔
عذرا نگار ۔ خیر جو کچھہ آپ فرماتے ہین مجھے بسر چشم منظور ہے
شایلاک ۔ اچھا چل چل اب زیادہ نہ بک بک کر اور زمین نہ تک چل چل سرک
کری بدنامی جو میری گئی سب ڈوب ہی عزت ۔ تو منہ کالا کر میرے سامنے سے او دل فطرت
(شایلاک کا عذرا نگار کو گھسیٹتا ہوا لے جانا۔)

## دوسرا ایکٹ ۔ تیسرا سین

## محل چمن آرا ۔ پردہ نمبر (۴)

(آزاد اور دلبند کا جھگڑا کرتے نظر آنا۔)

# نشر مقفیٰ

دل پسند ۔ یہ تو نے کیا آفت مچا رکھی ہے ۔

آزاد ۔ کیا کہا بہلا ۔

دلپسند ۔ بہلا کل بیگم سے تو نے کیا کہا تہا ۔

آزاد ۔ مین نے بیگم سے تو یہی کہا تہا کہ دلپسند مجہے تنہا پا تی ہین تو بہت ہی ستاتے ہین مجہسے سلیمہ خواہش شادی نہ کیون کرے ۔

سنل ملال چہوڑ کے کار زبون کرے ۔ اری میری جان اب شادی کا کرو سامان

دل پسند ۔ مجہے شادی کا جو پیام ہوا ۔ میڈکی کو بہی اب زکام ہوا ۔

ٹہر ٹہر مین تجہے ابہی ٹہیک کرے دیتا ہون اور ابہی تیرا گوہر امید جو تون سے بہرتی ہون ۔

(دلپسند کا جوتیان مارنا آزاد کا پکارنا ۔)

آزاد ۔ ارے بس بس پیاری نہ جوتیان کہین ٹوٹ جائین تمہاری کہین سو پچ تو نہین نکالی چہگاس واہ اشارے مری دلدار خوب کری پہولونکی بوچہار پُربہارا ے گلنذار

دلپسند ۔ واہ واہ سوا مار تو کہاتا ہے اور اوسے پہولون کی مار بتاتا ہے ۔

چمپا ۔ واہ رے جہوٹ تیرے عشق کا بوبیوٹی یارون سے گہات کیون اشارون نیم کر گئی نخرے کی بات کون ترے مین ہے کر گئی

دل پسند ۔ کیسا تو نے سوچا سمجہا کیسے رستہ چلتی آ اٹکی

چمپا ۔ او کہانیچا کس نے دیکہا نا ہے بو ے کیسی ٹہکی ۔

دل پسند ۔ کسکے بات نکرے والی نخرا تلا کرنے والی گہر گہر پانی بہرنے والی کیسی بنی بہولی بہالی چہپکر آنکہہ لڑانے والی مسنڈون پہ مرنے والی

آزاد ۔ لو صاحب گہیورے گہورے تو لڑتین اور موچی کا زین ٹوٹتے چپ رہ او دیوانیو ستانیو دونون مجہپر مرنے والی تو بہی مجہپر مرنے والی تو بہی ہمپر مرنے والی

صد ہا نخرے کرنے والی

(آپس مین جھگڑا ہوتا ہے یہ سُنکر چمن آرا آجاتی ہے)

چمن آرا۔ چھوڑو چھوڑو اسکو چھوڑ دو اسپر ایسا قہر نہ توڑو۔
آزاد ۔ چھوڑا تو کیا پھوڑا کمر کو توڑا پیٹ کو کر دیا ایک پھوڑا۔
چمن آرا۔ اچھا ہوا یہ تیری بدزبانی کی سزا ہے۔
آزاد ۔ اجی جناب انہین باتون مین مزا ہے۔

(انجم کا آواز دینا سب کا چونکنا)

انجم ۔ کوئی صاحب دروازہ کھولنا۔
دل پسند کون صاحب اپنا نام بتلاؤ۔
انجم ۔ ارے مین ہون مین مین۔
آزاد۔ لو میان جی آ گیے دروازہ کھولو میان مینا ہیرے۔

(دل پسند دروازہ کھولنا انجم کا آنا)

انجم ۔ سلام علیک۔ صاحب آداب عرض ہے جناب۔
آزاد۔ وعلیک السلام میان بےبنیاد میان برباد کہو صاحب ڈاکون نے تم کو چھوڑ دیا یا سب مال چھین لیا۔
انجم ۔ ارے کون ہے پیارا آزاد۔
آزاد۔ جی ہان وہی ہے بنیاد خانہ برباد۔
انجم ۔ ابے تو یہان کہان ہے۔
آزاد ۔ ابے خود مین حیران ہون کہ تو یہان کہان ہے۔
انجم ۔ ابے تو یہ مکاری نہ چھوڑے گا۔
آزاد۔ ابے تو یہ شرابخواری نہ چھوڑے گا۔
دل پسند ۔ اجی آپ شریف ہو کر کس کینہ سے تقریر کر رہے ہین۔
آزاد ۔ میان شریف بریع نہ شریف ہم تو ان پر مر رہے ہین۔

انجم - اچھا تو جناب وہ صندوق لائیے اور کھلائیے۔
دل پسند - ابھی بھلا اپنا حسب نسب تو بتلائیے۔
انجم - بندہ نوشیر آباد کا رہنے والا ہے اور سوداگری میرا پیشہ ہے شرافت میرے چہرے
سے ہویدا ہے۔
آزاد - حضور نے اسے پہچانا یہ اختر کا بھائی ہے ناسزا اسے بھائی کی دولت کل شراب خواری
مین اڑائی اب جو خبر وصیت سن پائی تو یہان دوڑے آئے میان سودائی بادھوائی
انجم - بس بس اب صندوق منگوائیے دیر نہ لگائیے۔
دل پسند - سنئے جناب صندوق منگانے کے پیشتر ہم آپ کو ایک شرط سنائے دیتے
ہین دست بستہ۔
انجم - بھلا وہ کون راز ہے سربستہ۔
دل پسند - وہ یہ ہے کہ صندوق کے انتخاب مین ناکامیاب رہینگے اور اس راز کو زبان پر
لائینگے تو پھر موکلان طلسمات آپ کا گلا آ دبائینگے۔
انجم - ہان ہان جناب مجھے یہ شرط سب منظور ہے۔
چمن آرا - کیون میان آزاد اسنے اگر اصلی صندوق پسند کیا تو پھر۔
آزاد - اجی تو مینے بھی اس کا ناطقہ بند کیا یہ میان لٹو ہو جائینگے ایک چلو مین اُلو۔
دل پسند - اے موکلان طلسم وعجائبات دکھاؤ اپنی کرامات۔
(زمین کا پھٹ جانا تین صندوقون کا نکل آنا)
انجم - ہان ہان لو اب بتاؤ کہ تصویر کس صندوق مین ہے۔
دل پسند - مگر یہ بات ہم کیونکر بتلا سکتے ہین یہ تو آپ ہی کو بتانا ہوگا اور تصویر چھانٹنا ہوگا۔
انجم - لو مینے تو یہ صندوق چھانٹا۔
آزاد - ہان ہان چھانٹا لگا کون ایک چانٹا۔
انجم - لو اب شادی بھی ہوئی گھر کی آبادی بھی ہوئی۔
آزاد - اچھا اچھا اب بربادی ہوئی۔

انجم — بہرتو کل مکان خزانہ ہوگا گاڑی گھوڑا ہاتھی گدہا۔

آزاد — خچر مچہر کتا بلی بڑہا گوس مرغی بطخ بلا۔

انجم — اغیرہ وغیرہ کا مالک ہوجاؤن گا اور خوب ہی مزے اوڑاؤنگا ادہ بازمین بہربہر کر شراب منگاؤنگا دن رات خوب پیون پلاؤنگا۔

آزاد — اجی اسکی کیا ضرورت ہے مین آپکے واسطے یہان ہی کچھ بہی بنوادون گا اور اوسمین آپکو کہڑے کہڑے گڑواونگا مین بہی اپنا دل بہلاؤنگا۔

انجم — اور تجہکو تو کمبخت مین کہڑے کہڑے نکلواونگا۔

آزاد — اسے مین تجہکو خود نکلواؤن گا مین تو اس گہر کا مالک ہون مین کہان جاؤن گا۔

انجم — نہین نہین مین تجہکو نکلوادون گا چل چل نکل۔

آزاد — اسے پہلے یہ صندوق تو چہانٹ اسقدر ابہی نہ مچل۔

انجم — دیکہو اب مین چہانٹتا ہون اور ابہی شادی کرتا ہون۔

آزاد — مین بہی ابہی ایک گلاس شراب دہتورا ملا کر لاتا ہون۔

(آزاد کا جانا)

انجم — اے جذبۂ الفت تو ذرا میری مدد کر  اے حرص وعداوت تو ذرا میری مدد کر

(انجم کا صندوق دیکہنا آزاد کا شراب کا گلاس لانا)

آزاد - حضور لیجئے یہ شراب پیجئے -

انجم - کیا یہ شراب لاجواب لاؤ لاؤ شتاب -

آزاد - جی ہان جناب اس مین ملایا ہے سینے گلاب -

انجم - اچھا بہائی سلام خوب تو نے یہان بہی دیا مجہے آرام -

(انجم کا شراب پینا اور صندوق جہانسنے کو قدم بڑہانا)

آزاد - لو اب یہ تو دیوانہ ہوگیا پورا اس شراب مین مین نے ملایا ہے دہتورا -

انجم - مجہے اسوقت کچہہ اندہیرا سا معلوم ہوتا ہے -

آزاد - تو ایک سونہری عینک لگائیے ابہی سویرا ہے -

انجم - اس مین تصویر ہے نہین نہین اس مین تصویر ہے بس بس اس مین تصویر ہے مگر یہ لوہے کا صندوق ہے اور اسپر یہ عبارت تحریر ہے کہ جو مجہے پسند کریگا وہ اپنے کو خطرہ مین ڈالے گا تو بہلا کون ایسا بے وقوف ہے جو جان بوجہہ کر اپنے کو خطرہ مین ڈالے اور یہ چاندی کا صندوق ہے اسپر یہ لکہا ہے جو شخص اسکو پسند کریگا وہ ایسی چیز پائیگا جس کے وہ لایق ہو - بس مین ہی اس کے لایق ہون کہ پیاری چمن آرا دل آرا کو پاؤن مگر سونے کا صندوق بہی ہے اس مین یہ ہی تحریر ہے کہ جو شخص اسے پسند کریگا وہ اسکو پائیگا جس کے سب شایق ہین - بس تصویر اسی صندوق مین ہے اسی کو آپ کہولیئے مین اب سمجہہ گیا اور شادی کا سامان کرئیے -

دل پسند - یہ آپ کو اختیار ہے جس کو آپ پسند کرین اوسکی کنجی ہم آپ کو دین -

انجم - ہان ہان لائیے تالی ہو چکی حیلہ حوالی -

(انجم کا تالی لیکر سونے کا صندوق کہولنا اوسمین سے انسان کی کہوپری کا نمودار ہونا انجم کا نادم ہونا)

ہائے میری قسمت مین کیا یہ ہی لکہا تہا یہ کس انسان کی کہوپری ہے اسکی آنکہہ کے گڑہے مین ایک کاغذ رکہا ہے جسپر سنہری حرفون مین یہ عبارت لکہی ہے کہ

بہکنے والے جو چوکہ ہین اشیار نہین اون مین سبہی ہوتی ہین سونا

چمک جو ظاہری اسمین ہے پیدا ۔۔۔ اوسی پر لوگ ہو جاتے ہین شیدا
مگر یہ ناسمجھ لوگ سونے کی ظاہری چمک پر فریفتہ ہو جاتے ہین اور آخر مین ذلت اور پریشانی اوٹھاتے ہین ہائے خراب ترا خانہ خراب یہ سب ایمان ہتری بدولت کیسی کیسی اوٹھائی ذلت و پریشانی - مین اپنے چھوٹے بھائی کی کل دولت تصرف مین لایا اوس کا یہ نتیجہ پایا میرے اعمال سب مجھے جہنم کا راستہ دکھا رہے ہین مجھکو جیتے جی دوزخ مین ہو بچا رہے ہین ۔

کوئی نفرت سے ہی مجھپر نظر کرتا ہے ۔۔۔ نام سے میرے جہنم بھی حذر کرتا ہے

اب باقی عمر اپنی یاد الٰہی مین صرف کرون گا اور اُس سے ہی اپنی نجات کی دعا مانگون گا ۔

حق سے معافی چاہون گا اپنے گناہ کی ۔۔۔ شاید ہو مستجاب دعا روسیاہ کی
(ابلیم کا آسمان کی طرف ہاتھ اوٹھانا آزاد کا منہ چڑہانا)

---

## دوسرا ایکٹ - چوتھا سین

---

## اختر کا مکان - پردہ نمبر ۳

---

(اختر کا گھر مین دکھائی دینا ناظم کا وہان آنا)

### نثر مقفےٰ و اشعار

اختر - خدا کس روز بر لائیگا وہ امید دل میری ؛ ملون گا اوس سے جا کر جب ہٹیگی غمگی سل میری

ناظم - کیون بھائی اختر مین نے یہ سنا ہے کہ تمنے کچھ روپیہ قرض لیا - ہے اور اب پھر چمپن آباد جانے کا ارادہ کیا ہے - اور جاؤ گے کیا یہ خبر سچ ہے -

اختر - ہاں بہائی بین نے رحمدل کی ضمانت پر دس ہزار روپیہ قرض شائیلاک سے
لیا ہے - اور چمن آباد مین جو چمن آرا کنواری ایک لڑکی ہے اور وہ پابند
وصیت بھی ہے وہان ہی جاتا ہون اور اپنی قسمت آزماتا ہون دیکھئے اوسے
کیسے پاتا ہون -

ناظم - مگر بہائی میرے واسطے یہان کونسی تدبیر کروگے یا جیتے جی مجھے قبر مین
دہروگے -

(آزاد کا فقیرانہ لباس مین بہیک مانگتے آنا)

## نمبر ۲۶ - آستنائی - دہن کہودبا گیسری - تال تلواڑا

طرز - ((سائین دینا نام رب کی بہیک لاد بابا))

آزاد

بہائی اناما بہیک ہرکے نام خوش رہو سدا امرا امرا ارے ارے فاقہ مرچلا بابا - بہائی
روٹی ٹکڑا آٹا واٹا کہانا وانا دمڑی ادہی بہلا ارے ارررررررے بہائی

نثر مقفے

اختر - اگر آزاد بھائی ہوتا تو یہ کام کچھ مشکل نہ تہا -

آزاد - او صاحب یہان بہی میرے ہی دم کا ظہور ہے اور سب گہاس کوڑا ہے اچہا
اب اللہ کے نام کا کچھ دلواؤ بابا سائین سوال کر چلا -

اختر - بابا یہان ایسی کونسی چیز ہے جو تم سے زیادہ عزیز ہے -

آزاد - ارے بابا ہمسے کیون چہپاتا ہے کل تو تیرا چمن آباد کا ارادہ ہے نوشہ کو کہانا
کملوادے -

اختر - کیون بہائی ناظم یہ شاہ صاحب تو کوئی بڑے پہونچے ہوئے معلوم ہوتے ہین -

آزاد - ہم ایسے پہونچے ہوئے بڑے پہونچے ہوئے تاجگنج کی مینار پر پہونچے ہوئے ہین

اختر - کیون صاحب یہ آپکو کیسے معلوم ہوا ہم سفر کو جانے والے ہین -

آزاد ۔ ارے بچا فقیرون سے بھی کوئی بات چھپتی ہے ہم سب کے دل کی بات جانتے ہین

ناظم ۔ اچھا اب آپ یہ بتلایئے کہ ہمارے دل مین کیا ہے ۔

آزاد ۔ ارے بیوقوف ارے تو فقیرون کا امتحان لیتا ہے تو سُن تو ایک غیر قوم کی لڑکی پر مرتا ہے

ناظم ۔ آپ تو کوئی بڑے کامل فقیر معلوم ہوتے ہین ۔

آزاد ۔ ارے بابا ہم کہان کامل ہین ہم تو پیٹ کے کتے ہین اور در در پھرتے ہین ۔

ناظم ۔ پھر تو آیئے پیر و مرشد کوئی فکر کیجیے تدبیر کیجیے ۔

آزاد ۔ ارے اونادان کہان ہین تیرے اوسان کیا بُرا نہین ہے کام جسکو تو کرتا ہے دبا نہ کسی کی بہو بیٹی پر مرنا کیا نہین ہے فعل بد کرنا ارے او ناعاقبت اندیش چاہ کنندہ را چاہ در پیش ۔ جو لوگ جوانی کے زعم مین دوسرون کی بہو بیٹی سے آنکھ لڑاتے ہین آخر کار وہی بات اُن پر آن پڑتی ہے کہ ایکدن اون کی بہو بیٹی بھی دوسرون سے آنکھ لڑاتی ہین تب قلعی کھل جاتی ہے اور جو آج تیرے ساتھ بھاگنے کو تیار ہے کل وہ دوسرے کے گلے کا ہار ہے ۔

ناظم ۔ اے مہربان مرشد آپکی نصیحت میرے سر آنکھون پر مگر اب یہ بات غیر ممکن ہے مین دل دے چکا ہون جان سے گذر چکا ہون ۔

آزاد ۔ لیکن تیری بات کچھ آسان نہین ہے ہان ایک شخص جس کا میان آزاد ہی نام اوس سے ہونے والا ہے کام مگر وہ یہان سے بہت دور ہے اس لیئے بندہ مجبور ہے ۔

ناظم ۔ وہ یہان کیونکر آسکتا ہے اوسکو کون لا سکتا ہے ۔

آزاد ۔ فقیر اوسکو اپنی کرامت سے بلا سکتا ہے ۔

ناظم ۔ پھر تو کوئی آپ ترکیب نکالئے اور اوسے یہان بلا لیئے ۔

آزاد ۔ اچھا تو پہلے آپ ایک ہزار اشرفی دلایئے ۔

ناظم ۔ ابھی لیجئے کوئی حاضر ہے (ایک نوکر کا آنا) لاؤ ایک ہزار اشرفی کا توڑا ۔

آزاد ۔ آدمی کو بنایا کاٹھ کا گھوڑا تب لیا اشرفی کا توڑا (نوکر کا اشرفیان دینا) ہٹاؤ ہٹاؤ فقیرون کو روپیہ سے نفرت ہے اچھا تم دونون آنکھین بند کر دین کہو وہی تم بھی کہتے جاؤ ۔

ناظم و اختر - بہت اچھا جناب فرمائے شتاب -

آزاد - کہو ہم دونون کو خدا اندہا کردے -

ناظم و اختر - واہ صاحب پیر مرشد یہ تو ہم ہرگز نہین کہین گے -

آزاد - واہ بڑا ہزار اشرفیان دینے والا بنا ہے اگر میرے موکل خفا ہو جائینگے تو سارا بنا بنایا کھیل بگڑ جائیگا خبردار اب جو آنکھین کہولین تو تم دونون کو کانا بنا دون گا یہ جہگڑا ہی مٹا دون گا -

ناظم و اختر - اچھا اچھا اب نہین کہولین گے -

آزاد - اچھا کہو کہ ہم دونون کو اندہا بنا دے اور ابہی بنا دے -

ناظم و اختر - یا اللہ ہم دونون کو بالکل ہی اندہا بنا دے -

آزاد - اچھا اب منتر پڑہو خوب جی کہول کے عقل کا قدم دہرو -

ناظم و اختر - اچھا آپ فرماوین اور ہم پڑہین -

| آزاد | ناظم و اختر |
| --- | --- |
| کہو توبہ تلا | توبہ تلا |
| باگڑ بلاّ | باگڑ بلاّ |
| دال مین پلا | دال مین پلا |
| مان کتیا باپ پلا | مان یہ ہم نہین کہین گے |

آزاد - دیکہو نہین کہتے ہو تو میان آزاد آدہے راستہ سے واپس چلے گئے -

ناظم و اختر - ٹہیرے ٹہیرے ہم کہتے ہین کہتے ہین -

| آزاد | ناظم و اختر |
| --- | --- |
| کہو توبہ تلا | توبہ تلا |
| باگڑ بلاّ | باگڑ بلاّ |
| دال مین پلا | دال مین پلا |
| مان کتیا باپ پلا | مان کتیا باپ پلا |

آزاد — اچھا اب یہ کہو کہ جناب مہربان قدردان ذی شان فیض رسان عالی شان والاشان ہمت بہو میان آزاد خان صاحب آئیے اب جلد تشریف لائیے سب کو ممنون کیجیے - ایسا ہی جو آپ لوگون کو یاد ہو وہ بکے جاؤ -

ناظم و اختر — جناب مہربان قدردان فیض رسان ذی شان عالی شان والاشان ہمت وجود میان آزاد خان صاحب جلد تشریف لائیے اور ہم سب پر مہربانی فرمائی -

آزاد — ارے بہی ابھی آپکے آنے مین کچھہ دیر ہے ایک مرتبہ ایسا ہی اور کہو کیے جاؤ

ناظم و اختر — جناب میان مہربان قدردان فیض رسان عالی شان والاشان ہمت وجود میان آزاد خان صاحب جلد تشریف لائیے -

(آزاد کا فقیری لباس اوتار ڈالنا)

آزاد — اچھا اب آنکھین دونون کھول ڈالو -

(دونون کا آنکھین کھول کر آزاد سے ملنا)

اختر — اہا بہائی آزاد تو یہ کہڑا ہے مگر وہ شاہ صاحب کدہر گیے -

آزاد — یہ کیا کہا کہ شاہ صاحب کہان ہین -

ناظم — جی ہان وہ شاہ صاحب کدہر تشریف لے گیے -

آزاد — اجی جناب مین ہی شاہ صاحب بامبیاد اور مین ہی ہون میان آزاد -

اختر — ارے تو نے تو بڑا ہی دہوکہ دیا -

ناظم — مجہسے ایک ہزار کا توڑا ہی لیا -

آزاد — مگر جناب آپ کا کام تو بندہ نے ٹہیک کر دیا -

اختر — اچھا کہدے میرے کان مین -

آزاد — کیون اب آیا عقل کے درمیان مین (کان مین کہنا)

ناظم — لیکن میرے لیے اب کون سی تدبیر نکالو گے -

گلے سے ہے دلبر لگانے کے قابل ؎ ہے سونے کی جھڑیا اوڑانیکے قابل

آزاد — پہلے ایک ہزار اشرفیون کا قول دیجیے پہر میرا کام دیکھہ لیجیے -

ناظم - اچھا تو یہ قول کا ہاتھ -

آزاد - اچھا اب چلو تم دونوں میرے ساتھ اچھا اطمینان رکھیے میں خود جاتا ہوں تدبیر نکالتا ہوں

(آزاد کا جانا)

## دوسرا ایکٹ - پانچواں سین

## امیر محلہ - پردہ نمبر ۶

(شائیلاک کا کھڑکی میں بیٹھنا اور لوگوں کا گفتگو کرتے نظر آنا)

نثر مقفی

شائیلاک - میں اوس سود سے کم نہیں لونگا خواہ آپ روپیہ لو یا نہ لو -

سعید - اجی کچھ تو کم سود لو اتنا تو کہو مت دو غریبوں پر امیر ہمیشہ مہربانی فرماتے ہیں اونکی دعا سے وہ سدا فائدہ اوٹھاتے ہیں کھاتے کماتے ہیں -

شائیلاک - تو کیسا حجتی تکراری آدمی ہے جب میں تجھکو روپیہ نہیں دونگا چلا جا -

(سعید کا جانا آزاد کا بدصورت بنکر آنا اور آواز لگانا)

آزاد - ان جوتش والا رنگ نرالا ڈھنگ اعلی جھاڑ اوتاروں منتر ماروں دور کروں ماروں سوت اور شیطان ان جوتش والا

شائیلاک - ارے تو کون ہے شور مچانیوالا کیسی ڈالی ہے گلے میں مالا

آزاد - (خود سے) دیکھو تو سالے نے بیٹھے سے منہ نکالا ان جوتش والا -

شائیلاک - ارے بولتا نہیں ہے ناکارہ جوتش والا

آزاد - کیا راستہ گلی میں بھی ہے کسی کا اجارہ ان جوتش والا -

شائیلاک - تو کیا آپ کوئی نجومی ہین نجومی -

آزاد — ہان جی مین نجومی ہون میرے علم کی ہے سارے جہان مین دہوم ایک علم کیا بلکہ سیکڑون قسم کی جانتا ہون نجوم -

شائیلاک - جب تو آئیے مہربان آئیے مکان کے اندر تشریف لائیے

آزاد — اچھا آپ مکان کا راستہ بتائیے مین آتا ہون کوئی آدمی بھیجئیے -

شائیلاک اے قدرت جاؤ نجومی صاحب کو لے آو -

(قدرت کا آنا آزاد کو اندر لے جانا کمرہ مین بٹہاتا)
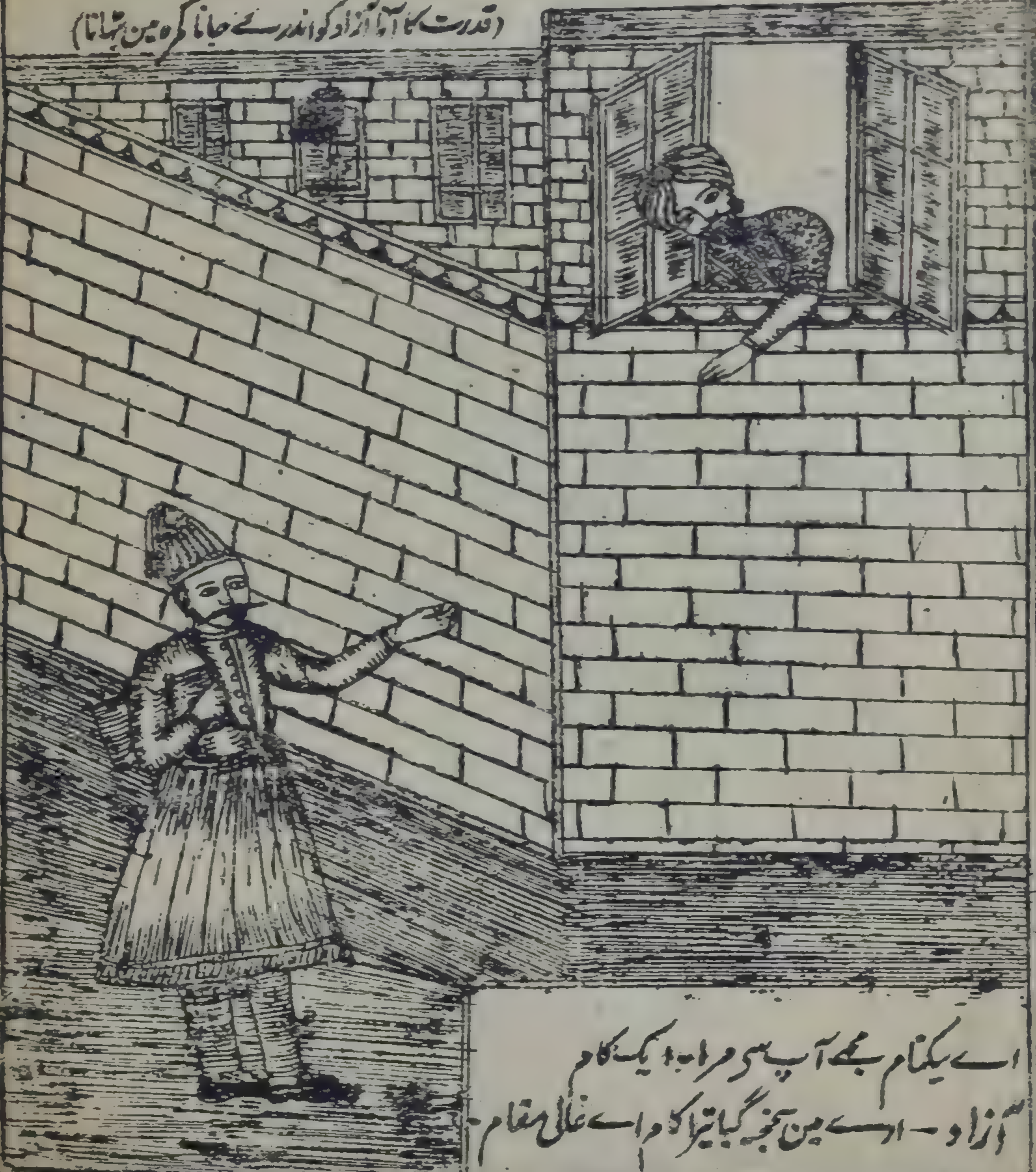
اے یکتام مجھے آپ سی مرا ایک کام

آزاد - ارے مین سمجھ گیا تیرا کام اے عالی مقام -

شائیلاک - دہمین بہی تو سنون -

آزاد — ارے بہائی تیری لڑکی کو ہے جنون -

شائیلاک - کامل ہیں اپنے علم کے ذیشان آپ ہین -

سچ ہے کہ اپنے وقت کے لقمان آپ ہین

آزاد - ابی یہ تو میری ایک ادنی سی بات ہے اس سے زیادہ بہی کرامات ہے -

شائیلاک - جب تو اے روشنضمیر کوئی جلد کیجیے تدبیر -

آزاد — اچھا پہلے اپنی لڑکی کو تو بلا ئیے پہر علاج دیکہہ جائیے -

شائیلاک - بہت اچھا ابہی لایا ابہی لایا -

(شائیلاک کا جانا آزاد کا دہشت کہانا)

آزاد - کام تو مشکل ہے مگر لیکن میرے نزدیک کیا چیز ہے بیٹا آزاد آج سوچ سمجہکر کرنا کام ورنہ مارے جوتون کے ہو جاوگے برباد مگر کہین ایسا نہو کہ یہ راز کہل جائے تو مشکل آئے ذرا بہی چوکے تو بے بہاؤ کے پڑین گے جوتے -

(شائیلاک کا عذرانگار کو ساتہہ لانا)

شائیلاک - دیکہئے نجومی صاحب یہ ہے میری بیٹی تقدیر کی ہیٹی گر ایسی اولاد پہ ا نہوتی تو میری عزت کا ہیکو جاتی جو یہ پہلے ہی مرجاتی -

آزاد — ابی جناب اس مین اس بیچاری کا کیا ہے قصور یہ ہے سب مسلمانون کا فتور ہے

اوڑہی چہرے کی رنگت اور کیا وحشت برستی ہے

ہائے شکل ہے کیسی عجب حیرت برستی ہے

شائیلاک - ہان ہان اے مہربان تو کیجیے اب یہ مشکل آسان -

آزاد — آپ اپنے دل مین رکہیے اطمینان ابہی کرتا ہون صفا چٹ میدان آپ جائیے اور تہوڑا سا لوبان اور آگ لے آئیے -

شائیلاک - ابہی لایا ابہی لایا (شائیلاک کا جانا آزاد کا عذرانگار سے کہنا

آزاد - ارے واو رے لنگور اسے ابا کی رشک حور او دیوانی مستانی ہوش مین آجا -
براہ مہربانی وگرنہ کناری بازار تو جست کرکے کرلون گا نشہ بانی -

اگر اب بھی تجھے ہوش سے حجاب آیا | تو جان سے مین تری جان کو عذاب آیا
عذرانگار - ذرا حجاب نہ مجکو اسے بےحجاب آیا | بغل مین داب کے چھوٹی سی اک کتاب آیا
سبجھ ہے تو حق شناسی کا کیا حساب آیا | نہ کسی بات کا سیدھا سبھی جواب آیا
نہ اب خانہ سے پیکر ہوا شراب آیا

آزاد - بھی نادر بتاؤن تو ہوش اڑجاینگے رنگ فق ہوجائیگا پہلے دن یاد آجائینگے -
عذرانگار - بک رہا کیا ہے بڑی دیر سے چل دور بھی ہو - کون سنتا ہے تری بات جو منظور بھی ہو
آزاد - ارے سن سے کان مین -
عذرانگار - کہہ دے تو بھی جو ہو تیرے امکان مین -
آزاد - کچھ ناظم کو بھی عشق ہے وہیان مین چپوڑتا ہے راستہ دن اسی ارمان مین -
عذرانگار - کیا تو یہ سچ کہتا ہے -
آزاد - نہین تو تجھے کیا ملتا ہے جو جھوٹ بولون -
عذرانگار - تو تجھے دھوکہ تو نہین دیتا ہے -
آزاد - کیا کہا -
عذرانگار - ارے مجھے تو دھوکہ تو نہین دیتا ہے -
آزاد - ارے تجھے تو کیا تیرے باپ کو دھوکہ دیتا ہون -
عذرانگار - تو مجھے کسی طرح یقین ہو کوئی اور ثبوت بھی ہے -
آزاد - سے سن سے میرا نام میان آزاد رشک شمشاد ہے -
عذرانگار - ارے میرا پیارا آزاد اسوقت خوب دلائی میان ناظم کی یاد -
آزاد - سن جو کچھ مین کہون وہ ہی کرنا اب تیرا باپ آتا ہے اب الگ ہٹ جا -
اگر کم ظرف ہو گی داد بہت انعام مرتبہ جہاز مشیر بخشا -

(بادشاہ اکبر آگے اور لوہان نا آزاد کو دیکھا)

شائیلاک - نجومی صاحب لو یہ لوبان اور آگ موجود ہے اب کیا ارشاد -

آزاد - تو بندہ بھی وہی ہے آزاد ہے اچھا اب اس جوتے کو ماتھے سے لگاؤ
اور کئی مرتبہ آپ اسکو سلام کرو -

(شائیلاک کا جوتے کو ماتھے سے لگا کر سلام کرنا)

مین - میکہ - گمرکہ - تا - کنبا - برجک - کر آہا ہا کیا اچھی فال نکلی ہے -

شائیلاک - میری سمجھ مین آپکی زبان نہین آتی شاید مین ہون گنوار یا آپ ہین دیہاتی

آزاد - دیکھئے دو چار اشلوک مین ساری داستان کرتا ہون بیان - غزل شاعر -

میان جی کہو سٹ از ہجر ناظم دلشں چنان بیقرار گردد

لگا سکے نکو کنک کا ٹیکا بہ جسشا ایک زنفرار گردد

اگرچہ صد سال بہی نصیحت کُنی تمطابق اثر نہ باشد

چہ لکے ہوتے بداد باسعہ قہر بہر بین نیکار گردد

اگر بہ زنجیرکش بجکڑ دو تو جیب بہی گہ چین کبہی نہ مانو

شود چون امروز ایں از نحو تو کیسہ بٹلہ بیار گردد

کیون صاحب آپ کیا سمجھے -

شائیلاک - سمجھے کیا خاک بلا سمجھے ہمنے تو پہلے ہی کہدیا کہ یہ زبان ہم نہین سمجھتے -

آزاد - دیکھئے دوسرے اشلوک مین سب حال معلوم ہو جائیگا جب آپ کی سمجھ مین آجائیگا

مثال دیوانہ ہا پڑے تو اد تہا جو جولہا شود بہ جیبت

نہ سر پہ تیرے کلاہ باشد نہ ٹانگ میں جی ازار گردد

شائیلاک - کیون نجومی صاحب یہ کس ملک کی زبان ہے جس سے بندہ حیران ہے -

آزاد - سنیئے جناب اس کا نام ہے گڑبڑ جھالا فارسی کی نانی سنسکرت کی خالا اس کو ایک
بڑے عالم مجھ جیسے نے نکالا دیگئے لڑکی کراہی کم نکلی ہے مگر اثر اپنا ضرور دکھائیگا

شائیلاک - ذرا نجومی صاحب غور سے کو میری کون راس ہے -

آزاد - تمہاری تو میان راس سنیاناس ہے -

شائیلاک - اے یہ تو بڑی بڑی بات - ہجر یہ پاس ہے -

آزاد - وہ پاس اور ہے ستیاناس اور یہ ستیاناس چوپٹ استہان ہے اس مین آگے چلکے ایک بڑا میدان ہے - جو صفاچٹ میدان ہے

شائیلاک - اے مہربان کب ہوگا صفاچٹ میدان -

آزاد - بس ایک رات یہ ہوگی ہلکان پھر صبح صفاچٹ میدان مگر کون وہی کرنا -

شائیلاک - بہت اچھا صاحب مگر اے روشن ضمیر وہ صفاچٹ میدان والی تدبیر -

آزاد - دیکھو ادہر کی طرف جو پہاڑ پر ایک مندر ہے بڑی کرامات اوس کے اندر ہے - آج رات کو اسے وہان سے جائیے اور مندر مین چھوڑ آیئے پھر دیبی کی وہ کرامات آزمائیے لو بابا نہ اٹھائے جائیے ..

شائیلاک - بہت خوب اے مہربان ذی شان قدردان -

آزاد - ہان ہان جناب صبح کو صفاچٹ میدان -

عذرا نگار - اے نجومی تیرے جانے سے میرا دل دہڑکتا ہے تن مین شعلہ بھڑکتا ہے -

آزاد - دیکھئے دیکھئے موکلون نے ابھی سے زور باندہا آپ آب ذرا دیر کو ایک کونے مین منہ پھیر کر اے ہو جائیے مین اپنا منتر پڑہتا ہون چپ ہو جائیے -

شائیلاک - بہت اچھا جناب کرم ہو اجتناب (شائیلاک کا منہ پہیر لینا آزاد کا لڑکی سے کہنا)

آزاد - او لڑکی جو مین کہتا ہون وہی کرنا قیامت مت کرنا آدہی رات کو ہم آئین گے اور تجہے مندر سے بہگا لے جائینگے -

عذرا نگار - بہت اچھا صاحب -

آزاد - عشق دہاری - پنچ دہاری - پوجا دہاری - منتر ساری - جہاڑ او تاری - ہدم بدہا - دیکھئے صاحب مین اب جاتا ہون آداب بجا لاتا ہون -

شائیلاک - مگر آپ اب کب یہان آئیگا -

آزاد - (خود سے) اب تو مری بلا بہی نہین آئے گی ہوا بہی نہین آئیگی -

(آزاد کا چلا جانا شائیلاک کا لڑکی کو اندر لے جانا)

# دوسرا ایکٹ ۔ چھٹا سین

## بڑا مندر ۔ پردہ نمبر ا

(ناظم کا یار عذرا گفتار مین آنا اور آنسو بہانا)

## نمبر ۲۸ ۔ ٹھمری ۔ دہن رام کلی ۔ تال پنجابی ٹھیکہ

طرز "ملبٹا وہ پیارا سہ یارہ"

**ناظم**

ملیگی وہ جانی دل جانی دکھا خدا درس اوس کا ۔ ملے گی
صورت مورت عجب غضب ۔ ہے بدن چمکے کندن سا
چتر سگر گوری پاؤن دن ۔ ہے سائین ملن کا ۔ ملے گی

(آزاد کا بہاگا ہوا آنا حال سنانا اختر کا بہی آجانا)

**نثر مقفیٰ**

آزاد ۔ ارے ہوشیار ہوجا اور چہپ جا وہ شائیلاک عذرا گفتار کو لیکر آتا ہے اور اس مندر کے اندر چہوڑ کے جاتا ہے جب وہ چلا جائے تو ہم تم اسکو لے بہاگین گے ۔

(ناظم اختر کا چہپ جانا شائیلاک کا عذرا گفتار کو لانا)

قدرت ۔ دیکھیے سرکار وہی ہے یہ مندر جسمین بہت بڑا اوتار ہے ندر۔
شائیلاک ۔ اتنو مندر مین اسے بس چہوڑ جانا چاہیے ۔ ہکو دیبی کی کرامت آزمانا چاہیے ۔

(شائیلاک کا عذرانگار کو مندر مین چہوڑ دینا اور آپ چلدینا
آزاد کا آنا اور ناظم اختر سے کہنا)

آزاد - اب نکل آؤ یہ ہی وہ مندر ہے عذرانگار جس کے اندر ہے اوسکے استہان پر پرس
بہوڑآئیے ارے میان تم کہان جاتے ہو یہ تو اسکی عورت ہے بڑے جلدی مین آ گئے
کیا ابہی سے آپ گہبرا گئے کہین دہوکہ تو نہین کہا گئے مجوبلا گئے۔

ناظم - ظلم کی ہو چکی حد اور نہ بیداد کرو دل مین ارمان ہین بڑے اونکو نہ برباد کرو
اپنے ناظم پہ نہ اب کچہہ ستم ایجاد کرو گہٹ گیا رنج ہجر سے آزاد کرو
آکے لگ جاؤ گلے قتل ہی دل شاد کرو

(عذرانگار کا نکل آنا ناظم سے ملنا آزاد کا اختر سے ملنا)

آزاد = میان آزاد کے قدمون کو بہی تو یاد کرو = ارے لاحول ولاقوۃ آپ ہین مینے سمجہا کہ
کوئی عورت کہڑی ہے کیونکہ آپ کا نقشہ بالکل عورتون کا سا معلوم ہوتا ہے۔

## نمبر ۲۹ - کہٹا - دہن کلیان ایمن تال کہروا

طرز جانی لے دونون جانی سے - الخ

عذرانگار - پیارا اللہ نینون تار ملا ہوئی ہے خوش ساری دکہیاری آزاری
سیجس ہون مین ہماری -

ناظم - جسدم دلبر خنجر دل پر جبر کر مضطر کر مشکل بچنا تہا دل کا
تن من ان دہن تجکر بن بن بہر کر پایا اس جا جنسہ کامل کا
کانٹون مین چلکر دہو پون میں جلکر ہوئی اب پوری منشا اس چمن سے = پیارا

## ابیات - تحت اللفظ و نثر مقفی

عذرانگار - عجب گل چمن مین کہلا دیکہتے ہین ؛ ہم آنکہون سے اپنی یہ کیا دیکہتے ہین
ناظم - بتون مین جو بہی جفا دیکہتے ہین ؛ وہ آخر کو اون مین وفا دیکہتے ہین

عذر انگار - تمہین ہان جو اسے مہ لقا دیکھتے ہین ؛ مقدر کو اپنے رسا دیکھتے ہین

آزاد - یہ اُلو وفا و جفا دیکھتے ہیں ؛ ؛ ہم اس نوٹ کو بارہا دیکھتے ہین

لائیے اب مجھے وہ انعام دلوائیے پیچھے شکوہ شکایت زبان پر لائیے -

ناظم - ارے چپ رہ پھر کبھی دیکھا جائیگا -

آزاد - واہ جناب واہ کیا خوب بھوک تو اب لگی ہے پھر لیکر کیا کرون گا ارے بھائی صاحب
تمہین بولو وعدہ کیا تھا کہ نہین لائیے اپنے زیور کی کچھ خیرات دلوائیے
جلد لائیے -

عذر انگار - ارے تو کیا زیور کھا جائیگا -

آزاد - اجی جناب مل جائیگا تو پیٹ بھی بھر جائیگا -

عذر انگار - لے یہ زیور میرا خیرات کے لینے والے -

(عذر انگار کا ہار اوتار دینا آزاد کا خوش رہنا)

آزاد - تم سلامت رہو خیرات کے دینے والے - مگر جناب کل داستان مین کچھ گا -
یہان کیا سمجھا ہے باوا استہان ابھی آجائے گا وہ شیطان تو سب جاتے رہین گے ارمان

اختر - ہان ہان بھائی اب گھر چلنا چاہیئے وہین اطمینان سے گفتگو ہوگی -

آزاد - دیکھیے دیکھیے وہ حکیم جی کیون تولہ ہو رہے خدا خیر کرے -

(چچا باقی کا آنا حال سنانا)

حکیم چچا باقی - حضور فوراً چلیے ہوا موافق ہونے کی وجہ سے ناخدا نے بادبان اوٹھا دیا ہے
اور اب تھوڑی دیر مین جہاز کھلنے والا چلیے چلیے جلدی چلیے اب نہ رکیے -

آزاد - چلو میان چلو درست کہو حکیم چچا باقی کبھی جھوٹ نہین بولین گے ورنہ ابھی سب یہان
دھرے رہین گے -

(سب کا جانا شائیلاک کا مع ملازمون کے آنا)

شائیلاک - جنون کی یہ اچھی دوا ہوگئی کہ یہ وحشت بالکل ہوا ہوگئی -

قدرت خان - حضور اب انہون کو باہر نکالنا چاہیئے -

شائیلاک۔ ہان ہان تم لوگ اوسے باہر لاؤ نکال کے (نوکرون کا مندر مین جانا) خوب ہی ٹھیک ہو گئی ہو گی اور نحوست بھی نکل گئی ہو گی کوئی دم مین آج چاند برج عقرب سے نکلے گا۔

قدرت خان۔ اجی جناب وہان تو ہے بالکل صفاچٹ میدان۔

شائیلاک۔ تو بس اب ہو گئی مشکل آسان یہی تو مین چاہتا تھا جاؤ جاؤ مندر سے باہر لاؤ۔

قدرت خان۔ اجی نہین صاحب آپ ہی جائیے اوسے مندر سے باہر لائیے۔

شائیلاک۔ اچھا مین خود جاکر اوسے ابھی باہر لاتا ہون۔

(شائیلاک کا مندر مین خود جانا)

قدرت خان۔ لخت جگر ہے نہ نور البصر ہے۔ بڈھے کے سر مین جنون کا گذر ہے۔

امجد خان۔ میان یہ وہی مثل ہے کہ آگے بڑائی مگر خشکا نہ چبائی۔

شائیلاک۔ ارے دغا فریب مکر دہوکہ کے نجومی دغا باز (باہر آکر شائیلاک کا چلانا شور مچانا)

جعلساز تیرا خانہ خراب ہائے میری لڑکی کیا ہو گئی میری دولت گئی میرے زیور گئے اور روپیہ پیسے بھی سب نکل گئے اب مین عذرا نگار کو کہان پاؤن گا اری عذرا یہ کیا گذرا۔

قدرت خان۔ آپ کی لڑکی کو ایک بدخو بھگا کر لے گیا۔

شائیلاک۔ باغ سے بُلبل کو ایک اُلّو اڑا کر لے گیا۔

قدرت خان۔ اوٹھکے چلئے گھریان پر اب بہت کچھ رو چکے۔

شائیلاک۔ ان مسلمانون کے ہاتھون ہم تو ٹھنڈے ہو چکے۔

(سب کا جانا شائیلاک کو سمجہاتے ہوئے)

## دوسرا ایکٹ ۔ ساتوان سین

## راستہ ۔ پردہ نمبر ۶

(چند مسلمانون کا آنا اور آپس کی گفتگو کرنا)

حکیم حجیا باقی۔ بھائی اسلام خان بڑے افسوس کی بات ہے کہ شائیلاک کی لڑکی کل بھاگ گئی۔

اسلام خان۔ ہان صاحب مینے بھی ابہی دیکہا تہا کہ دو لوگ ابہی جہاز کی طرف گئے ہین۔ خدا جانے شائیلاک کو خبر ہے کہ نہین یا انکی باتون کا اثر ہے کہ نہین۔

بے بہاگ۔ نہین نہین اوسکو اچھی طرح سے خبر بلکہ لو وہ بھی آتا ادہر ہے اور دہنتا سر ہے

(شائیلاک کا معہ طالب ستین کے آنا اسلام خان کا حال سنانا)

اسلام خان۔ اجی جناب آپ یہان سیر کرتے پہرتے ہین اور آپکی لڑکی کو تو چند مسلمان بہگا لیے جاتے ہین اور آپکی لڑکی بھی ایک شخص کے گلے مین ہاتہ ڈالے

پیار و محبت کی باتین کرتی ہوئی چلی جارہی ہے اوسوقت سے مجھکو از حد نفرت
آرہی ہے -

شائیلاک - ارے او بے ایمان کہان ہین وہ سب جلد بتلا ورنہ ابھی لیتا ہون تیری جان -

اسلام خان - اجی حضور آپ مجھکو کیون مارتے ہین اس مین میرا کیا قصور ہے جو یہ فتور ہے -

شائیلاک - ابے او نادان تو بھی تو ہے خاص مسلمان -

اسلام خان - مسلمان تو ہون مگر آپ کی لڑکی کو تو نہین لے بھاگا جو آپ مارنے کو ہین آمادہ -

شائیلاک - اگر مین اون سنیچرون کو پاؤن گا تو اسی طرح سے سب کی جان لونگا کبھی نہین چھوڑونگا
چل اب میرے ساتھ اب اور اون کا پتہ بتا تجھکو چھوڑ دون گا جب -

اسلام خان - اچھا مجھے اب چھوڑ دیجئے مین اوس کا پتہ دیتا ہون چلئے اودھر کی راہ لیتا ہون -

(سب کا جانا)

## دوسرا ایکٹ - آٹھوان سین

## ساحل سمندر - پردہ نمبر ۱۵

(سمندر کے کنارے پر جہاز کھڑے ہین جہازی لوگ گا رہے ہین)

### نمبر ۳۰ - انگریزی وزن - دہن کافی زلہ - تال کہتا

"مزر ہبٹ ہٹ جلوا گن بوٹ واری"

سب لوگ - دیری مست کروا گن بوڈ جاری -

قمرو - چلو مال دہر و مال -

شمسو - اب سبکی یہان سے تیاری ہو - دیری

بدرو — ہے ہمری ذات ساگری۔
مہتابو — اور بات ہے ناگری کپتان کرے سرداری ہو = دیری
قمرو — سردار خوش ہے داروسے۔
شمسو — پی وے پلاوے بوتل برانڈی کی باری ہو = دیری
بدرو — اسکے دہیان مین بوڈ ہلاسی۔
مہتابو — پیالہ بہرون چکھون گوشت باسی۔
سب — کیون ناخوش ہو جہازون کی ساری ہو = دیری

نثر مقفےٰ

سمندر جنگ — ویل شمسو جہاز کیون نہین ابہی کھولا۔
شمسو — حضور ناظم اور اختر نے چار کمرہ ریزرڈ کرا ے ہن مگر وہ ابہی تک نہین آئے ہین آتے ہی ہونگے آدمی روانہ کردیا ہے اور خوب سمجہا بہی دیا ہے۔
سمندر جنگ — ویل ہم ٹائم خلاف کسی کا بہی انتظار نہین کرے گا بس تم جہاز کھولو۔
شمسو — اے تو حضور وہ سب آ گئے آپ کیون گھبرا گئے۔

(اختر۔ آزاد۔ ناظم۔ عذرا لگار کا آنا)

سمندر جنگ — ویل ناظم۔ اختر آپ لوگنے کاہیکو اتنا دیر لگایا ہمارا ٹایم کا ہرج کرایا۔
اختر — جی ہان کچھ ایسی ہی ضرورت تہی جسکی وجہ سے اتنی دیری ہوئی۔
سمندر جنگ — ویل وس ناٹ گڈ۔ مگر آپ لوگ کالا آدمی کبہی ٹایم کو نہین دیکھتا ہے دیکھو یورپین لوگ کبہی ٹایم کو ہاتھ سے نہین چہوڑتا ہے جہی عیش کرتا ہے۔
آزاد — کیا کالا آدمی کسی کے باوا کا نوکر ہے جو ٹایم پر آوے جب ہمارا جی چاہا آیا جب آپ کو پورے دام دے چکا ہے پہر آپ ہمکو کیون برا بہلا کہتا ہے۔
سمندر جنگ — اے کالا آدمی تم چپ رہ گا تم کیون برا مانتا ہے ہم فقط ان کو سمجھاتا ہے تم کچھ ہی کرو ہمارا کیا جاتا ہے تم کاہیکو اتنا غصہ کہاتا ہے۔
اف یو ول اسپیک اینی مور آئی ول بریک یور ہیڈ۔

شمسو - اوہو کالا آدمی مر اما تنگ گیا ہم ہبی پہچان گیا۔

آزاد - دیکھو صاحب یہ گورا آدمی ہے ابھی لنڈن سے پارسل بیرنگ ہوکر آیا ہے۔

اختر - اجی جناب یہ ایک بیوقوف آدمی ہے اسکی طرف سے مین معافی چاہتا ہون۔

سمندر جنگ - ڈیل سے ور مائینڈ - آپ سامان لاؤ دیر نہ لگاؤ۔

آزاد - کیون بہائی کیا یہ گورا آدمی جو مسلمان سے پرچ کہا گیا جو میو ٹھتے ہی کاٹنے دوڑا

سمندر جنگ - اچہا اب آپ لوگ سامان رکہو حجت نہ کرو۔

آزاد - اجی جناب مجھے تو تنا بوجہ نہین اوٹھتا مین تو تہک گیا۔

ناظم - کیون مرا جاتا ہے یہ تو ایک گٹھر ہے کاہی پورا بوجہا نہین ہے۔

آزاد - ایک گٹہا کیا بلکہ دو تین گدہون کا بوجہ ہے لیئے تو چلتا ہون مگر کیون صاحب
تمہارے جہاز پر کوئی لمبی ڈہاری والا ٹہبارہ تو نہین ہے۔

سمندر جنگ - سے ور مائینڈ سے ور مائینڈ

آزاد - اچہا لو یہ تم نے سیلو اور یہ دلگی دیکھتے ہی چلو۔

(آزاد کا شمسو کو چانٹا مارنا اوس کا پکارنا جہاز کا
کہل جانا اور شائیلاک کا معہ ملازمون کے وہان
شور مچانا)

شائیلاک - ارے صاحب جہاز روکو جہاز روکو اس مین میری لڑکی بہاگی جاتی ہے
روکو روکو روکو۔

آزاد - ارے لو وہ دیکھو وہ بڈہا خبیث آگیا شیطان کیون ہے اب صفا
چٹ میدان۔

شائیلاک - ارے ہان ہان بہائی وہ ہی مین ہون انسان جس کے یہان ہو گیا
صفا چٹ میدان۔

(جہاز کا اور تیز ہو جانا شائیلاک کا
شور مچانا)

دوسرے ایکٹ کا اختتام پانا ڈراپ سین کا گرایا جانا

## تیسرا ایکٹ - پہلا سین

## طلسمی محل - پردہ نمبر ۹

(چمن آرا کا سہیلیوں کے بغیر اداس نظر آنا)

نمبر ۳۲ - ٹھمری - دھن بروہ - تال کہروا

"طرز مرا سیاں بدیس نہیں گیساں"

چمن آرا

موہے پی بن پرت کل نہ گئیاں جان ہے جیئیاں پران گنوائیاں
بانکے چھلا نے من ہر لینا عبث ہے جلینا سدہ رہی موری رام
ادہر اودہر چین نہین باوری ہوئی دکھیاری سجن ملن جتن کرن ہیرون بپت ماری
دکھہ سہون گنیاں بپت اگیاں جوبن بل کہیاں بہین مرجہیاں ن = موہے
(دُہن جون پوری ٹوڑی)

## نمبر ۳۲ - ٹھمری "دہن پہاڑی جھنجوٹی" تال پنجابی ٹھیکہ

"طرز جل بربان نادری"

### دلپسند

موہنیان باوری کیون بہی ار ے ــ موہنیان
سجا نہین انکھیاں نہ چتان دہر گیان ار ے -
ہر پر دہر وچیت اب دن رتیان ر ے وہ ہی ملا د ے تو ر اسنوریا = موہنیان

(اختر د آزاد کا آجانا)

### نثر مقفٰے

آزاد ــ لووہ اختر میان آگیے اب آپ جانے آپ کا کام اب دلوایئے مجھے بھی یہ لالہ فام
چمن آرا - آئے کسی کے دل پر قبضہ کرنے والے خدا سے بھی نہ ڈرنے والے -
بتجسیہ خاطر میرے نالون کا اثر ہے کہ نہین ؛ مر رہا ہے کوئی فرقت مین خبر ہے کہ نہین
اختر ــ جو ستم مینے سہا تو اس سے کیا جانتا ہے ؛ مرا دل جانتا ہے یا کہ خدا جانتا ہے
بس اب ان صندوقون کو لایئے میری قسمت آزمایئے زیادہ دیر نہ لگایئے -
چمن آرا - ابھی ٹہیرئے دو چار روز میری مہمانی قبول فرمایئے پھر صندوق کا انتخاب کیجیے گا
کاش مجھے میری قسمت نے ناکام ہی رکھا تو پھر وہ ہی مثل ہوئی کہ -
زندگی کا کوئی پھر میری سہارا نہ رہے تم رہے غیر کے اور کوئی ہمارا نہ رہا
اختر - دو چار روز کی مہمانی سے کیا خاک لطف اٹھائین گے بس اب وہ صندوق

منگوائے اور میری قسمت آزمائے خدا کی مدد ہوگی تو ہمیشہ آپ کے

پہلو مین بیٹھنا نصیب ہوگا۔

**چمن آرا۔** خیر جو کچھ منظور خدا ہوگا وہ ہو کے رہیگا اگر آپکی یہی مرضی ہے تو بہتر ہے۔

**دلپسند۔** مگر صندوق منگانے سے پیشتر ہم آپ کو ایک بات بتاتے ہین کہ بصورت

ناکامیابی یہ راز اگر آپ زبان پر لائینگے تو محافظان طلسم آپ کا گلا دبائینگے

**اختر۔** مجھے سب منظور ہے آپ صندوق تو منگوائے اور تالیان عنایت فرمائے

**چمن آرا۔** اے موکلان طلسم عجائبات دکھاو اپنی کرامات۔

(فوراً زمین سے تین صندوقون کا برآمد ہونا اختر کا

حیران ہونا)

## نمبر ۳۳۔ انگریزی وزن۔ دہن ہلاو تال قوالی

طرز۔ "کیا مکان کارستان ہر زن پریشان۔"

### اختر

اے سبحان ذی شان مین اس آن ہون انجان کرنی ہے میری بہلائی ست ہے ساری

مالک ہر جان کا حور و غلمان کا سارے جہان کا حامی یزدان

ارمان مورے پورے کر آسا توری مجھے ہے دکھا سحر اس آن ۔ اے سبحان

## نثر مقفیٰ

اے خالق دو جہان مالک کون و مکان اگر تو مددگار ہے تو بیڑا پار ہے

کشتیٔ نوح کو دریا سے نکالا تو نے چشم یعقوب کو بخشا ہے اُجالا تو نے

مین بھی اک ایسا ہی ناچیز ہون بندہ تیرا گو گنہگار ہون رکہتا ہون سہارا تیرا

مگر یہ صندوق سونے کا ہے اور سونا بھی وہ سونا جسے سلاطین زمانہ

جمع کرتے کرتے مر گئے جہان سے گذر گئے لیکن خالی ہاتھہ

بیش و اور گئے اون کے کام کچھ نہ آیا نہ عیش اوٹھایا

ظلم مظلوم پہ کرتے ہین جو سونے کے لئے
چل بسے زیر زمین خاک مین سونے کیلئے

اور دوسرا صندوق چاندی کا ہے اوس کا بھی یہ ہی حال رنگ زرد یرا اور شمال دونون کی ایک ہی مثال ہے چاندی سے سونا سونے سے چاندی لونڈی سے غلام غلام سے باندی لیکن کم قدر لوہے کی پھیکی پھیکی رنگت کسی معشوق کے حسن تبسم کی طرح دل کو نبھاتی ہے اس مین انداز معشوقانہ پایا جاتا ہے اب نہین ہے صبر کا یارا لیجئے اب افسون پورا ہوا سارا بس جناب اس لوہے کے صندوق کی کنجی لائے (کنجی لیکر شروع کیا) – اے میرے مولا بھروسا مجھکو تیرا ہے
بجز تیرے جہان مین اے خدایا کون میرا ہے
(اختر کا لوہے کے صندوق کھولکر چمن آرا کی تصویر نکالنا دلپسند کا چمن آرا کا ہاتھ اختر سے ملانا سب کا خوش ہونا -)

# تیسرا ایکٹ – دوسرا سین

## کوچۂ نوشیر آباد – پردہ نمبر (۳)

(رحمدل کا نہایت افسوس اور فکر مین دو سپاہیون کے آنا -)

### نمبر ۳۴ - انگریزی وزن - دھن سندرا - تال قوالی

طرز - اے خدایا سر پر کیا طوفان – "

## رحمدل

آدمی مجھپر کر احسان دکھی ہون از حد مین ناچار
توہی ہے سب کا حامی کار ہے کل دنیا کا تو داتار
اور والی مالی سرجن مارہ بچاوے جان رہبر افسر کمتر رازق داور جگ کا
ادنی بندہ ہون نادار دے مال و زر از دل بھر کر تو نیم جان پر جلدی است غفار ۔

## نثر مقفیٰ

رحمدل ۔ اے شائلاک مجھے دو روز کی اور مہلت دے تیرا کل قرضہ ادا کرونگا مین از حد تیری منت کرتا ہون ۔

شائلاک ۔ چل چل مین اور کی طرح گردن ہلا ہلا کر تیرے حال پر ترس کہانے والا نہین بغیر تیرے جسم سے آدہ سیر گوشت لئے تجھے کب چھوڑتا ہون اور سنہ سوڑتا ہون ۔

رحمدل ۔ ہائے جو دنیا مین حسینون کے وہ غبار ہونہین ۔ خدا کی شان ہے الیہا کمبخت وزارہوئیت

شائلاک ۔ زار زار کہان کا زار ارے او دل آزار تیرے نام سے ہون مین بیزار تجکو لگادون سر بازار ہزار ہزار بیزار تیری ہی رائے سے تو میری لڑکی کو لوگ لے بہاگے ہین جب سے ہم تباہی مین آئے ہین ۔

رحمدل ۔ کیا تو یہ سمجھتا ہے کہ مین اس بات کو جانتا ہون پہچانتا ہون ۔

شائلاک ۔ ارے جاننا پہچاننا کیسا تیری ہی سفارش تہی ۔

رحمدل ۔ تو بالکل جہوٹا ہے سراسر الزام رکھتا ہے ۔

شائلاک ۔ جی ہان آپ ہی تو ایک سچے ہین بڑے ہی اچھے ہین ۔

رحمدل ۔ اچھا اب مین تیری منت کرتا ہون کہ تو ایک روز کے لئے گھر جانے دے اور ایک مرتبہ لڑکے بالون سے اور مل آنے دے ۔

شائلاک ۔ ابے مین تیری کب سنتا ہون ۔ ابھی لے جاو اور جیلر کے سپرد کرو ۔

رحمدل - ہے شور فلک تک مری اس نوحہ گری کا - کیون اونپہ اثر ہو نہین سوز جگری کا
کچھ کہہ نہین سکتا ہون جو کچھ حال ہے جی کا - واللہ کہ ہنگام نہین بے خبری کا
اسے نالۂ دل وقت ہے فریاد رسی کا
اسے سپاہیو تمہین میرے حال پر ترس کھاؤ مجھے میرے مکان کی طرف لے چلو -
کڑے خان - اسے کیا تو بکتا ہے اور روکے اپنی جان کھوتا ہے ہم شائلاک کے خلاف کوئی کام ہی نہین کر سکتے گھڑی گھڑی کیا آپ ہین ہمارا منہ تکتے -
رحمدل - کیون بے مجھے بھول گیا کیا نہین جانتا پہچانتا کہ مین کون ہون -
بانکے خان - ابے ہم کیون نہین جانتے تو شائلاک کا قرضدار اور مجرم سزاوار ہے -
رحمدل - ارے او دنیا کے کتو کیا وہ دن بھول گئے کہ جب صرف چار پیسے کے لئے میرے دروازہ کی خاک اوڑاتے پھرتے تھے ہر روز آ گرتے تھے
کڑے خان - ارے او ناداں تو اپنی گذری ہوئی وقت کو ابتک یاد کرتا ہے سدا عیش دوران دکھاتا نہین - گیا وقت پھر ہاتھ آتا نہین
ہم کیون کسی کے فضول دکھ درد کے واسطے اپنا فائدہ کیون گنوائین اور نقصان اوٹھائین چل اب بہت دیر ہوئی ورنہ ڈنڈے لگائینگے -

(سب کا جانا)

# تیسرا ایکٹ - تیسرا اسین

## جشن گاہ شادی - پردہ نمبر (۱۳)

(اختر چمن آرا اور ناظم عذرا نگار کا آزاد اور دلپسند کا
سہرے باندھے ہوئے بیٹھے نظر آنا راشگرون
کا گانا)

## نمبر ۳۵ - غزل - دہن نزلہ سندہ - تال پشتو

طرز - "خوش نما گرچہ بہت ہے گل تر کا سہرا -"

### راشگران

گاد خوش ہو کے ہر اک غنچہ دہن کا سہرا
لعل و یاقوت کا اور دُرِ عدن کا سہرا

حوروں نے پھول چُنے پریوں نے سہرے گوندھے
ہو مبارک تمھیں غلمان یہ پہین کا سہرا

قمریاں پہرتی ہیں خوش گل بھی کھلے جاتی ہیں
بلبلیں گاتی ہیں جب سرو چمن کا سہرا

کیوں نہ پھر خوش ٹہلا وامق و قیس و فرہاد
لیلیٰ عذرا کا ہے اور شیرین سخن کا سہرا

کیوں نہ دل شاد ہو سُن سُن کے ہر اک شخص نظیر
نئی بندش کا لکھا دولہ دولہن کا سہرا

### نثر بقفیٰ

اختر - آج آنکھوں میں نور ہے دل میں سرور ہے رنج والم کا فور ہے -
آزاد - دیکھو میں کیا گورا گورا ہوں اور میری بی بی کیسی کالی کالی ہے -
دلپسند - ارے چل مرے کھلی تیری قسمت جاگے تیرے نصیب چھ بیگم کی بدولت
میں تیرے پالے پڑی مجھے معلوم ہوتا ہے چھپا کا خما باورچی خانہ
کا کھپا خط ڈالنے کا بمبا -

(حکیم چچا باقی کا جانا)

آزاد - سرکار ہمسے زیادہ کون غریب ہوگا جو کچھ دینا دلانا ہو مجھی کو دلوائے -

(انجم کا حکیم چچا باقی کے ساتھ آنا اختر کا گلے
لگانا -)

اختر - اے بھائی صاحب جو کچھ مجھے قصور ہوا ہو وہ آپ معاف فرمائیے یہ
سب میرے ہی مقدر کا بگاڑ تھا کسی کا کیا چارہ تھا یہان ہر طرح کا آرام
و آسایش سے حمام مین تشریف لے جائیے گا اور پوشاک بدل آئیے گا
(آزاد سے) میان آزاد انہین ابھی حمام مین لے جا اور اچھے اچھے
کپڑے پہنا کر لا۔

آزاد - جناب اس ننگ خاندان کو ننگا ہی رہنے دیجئے اسکے بدلے مجھے پہنا دیجئے
اختر - چپ نادان انجان تو کیا جانے بزرگون کی شان ہزار ایل شاہی سے پھر بھی میرا
حقیقی بھائی ہے خدا خدا کرکے اب صورت نظر آئی ہے۔

آزاد - بھاگ ان بردہ فروشون سے کہا تھا بھائی - بیچ ہی ڈالین جو یوسف ساپرادہ ہو وے
اچھا تو جناب گذری بازار سے کوئی پھٹا پرانا دُہرا سول لے کے پہنا دوان
اختر - آپ جائیے اس کی بات کا خیال نہ لائیے اور پوشاک بدل کر ابھی آئیے
انجم - بس اب مجھے کسی بات کی بھی خواہش نہین ہے۔
آزاد - ہان سوائے وسکی بوتل کے اور پٹرے کے کچھ بھی نہین لے گا۔
انجم - کر چکا اب عیش دنیا ہیچ ہے
مال و زر اب کیا کرونگا ہیچ ہے
عمر صرف یاد الٰہی مین کرون
سیم و زر لعل و گہر سب ہیچ ہے
پس مجھے ایک گوشہ تنہا خدا کی عبادت کے واسطے چاہئے اور کچھ
نہین چاہئے۔

آزاد - وہان بھی میان چوا کھیل کھیل کے شراب پیو گے ؎
عیش و عشرت مین جوانی کا مزا یاد آیا
پر کچھ اسوقت نہ راحت کے سوا یاد آیا
کسقدر حضرت انسان بھی ہین خود مطلب
مفلسی نے جو ستایا تو خدا یاد آیا

اختر - خیر جو کچھ ہوا اور ہوگا اب جو آپ کو منظور ہے وہی ہم کو بھی منظور ہے۔
انجم - اچھا تو اب جاتا ہون خدا کے نام کی تسبیح پھیر آتا ہون سلام علیک۔
اختر - وعلیکم السلام بھائی جان۔

انجم۔ سلام میاں آزاد خان بیگم

آزاد۔ سلام نمسکار اداب بندگی کورنش گوڈ نائٹس اے دولت خان۔

(انجم کا جانا حکیم چچا باقی کا پھر خط لیکر آنا)

حکیم چچا باقی۔ اے عالی وقار کسی کا خط لایا ہے یہ تابعدار

(اختر کا خط پڑھکر غش کرنا سب کا گبھرانا)

چمن آرا۔ ارے دوڑو دوڑ کر گلاب لاؤ گلاب شتاب

آزاد۔ بہت اچھا جناب ابھی لایا میں گلاب (آزاد کا گلاب لاکر چہڑکنا اختر کا اوٹھنا) ارے یہ گلاب ہے یا آب زہر میں کیا جانتا تھا کہ گلاب بھی ایسا کڑوا ہوتا ہے ارے کمبخت تو بھی کھڑی ہے تو نے بھی نہیں کہا کہ مت ہو میاں کڑوا ہے یہ تبا۔

اختر۔ ہاے اس خط سے لہو کی بوندین ٹپکتی ہین اسکا سب کام بگڑ گیا ہے۔
چمن آرا۔ تو حضور یہ خط کس کا ہے۔
اختر۔ یہ خط اوسی کا ہے جو سلوک کرنے مین اپنا نظیر نہین رکہتا ہے اگر آپ سچ
دریافت کرین تو اونہین کی بدولت آپ کے پہلو مین بیٹھنا نصیب
ہوا اور وصل حبیب ہوا۔
چمن آرا۔ کیون اون کی بدولت کیون۔
اختر۔ اونہون نے ہی دس ہزار روپیہ قرض مجھے ایک بے درد یہودی سے اپنی
ضمانت پر دلوا دیا تہا اور اپنے جسم کا آدہ سیر گوشت اوس ظالم یہودی
کی دستاویز مین لکھ دیا تھا سو اوس کی اب میعاد گذر گئی اور اب وہ اس
آزار مین گرفتار ہے ہائے ہائے ؎

کیون فلک تو ہوا مرا دشمن ۔۔۔ کس لئے دیتا ہے یہ رنج و محن
کیسے پیاری بہلا مین صبر کرون ۔۔۔ کسطرح اپنے جی پہ جبر کرون

چمن آرا۔ تو جناب یہ بات کیا مشکل ہے جسقدر روپیہ آپ کو چاہئے لے لیجئے
خزانہ مین داخل ہے جائے اور اپنے دوست کے چھڑانے کی
تدبیر مین قسمت آزمائے۔
اختر۔ پیاری چمن آرا ہمارا تو عیش و آرام لٹ گیا سارا اگر جاون تو بیشک اوس کو چھڑاون
مگر اب مین تمہین چھوڑتا ہون تو طرز وفا سے منہ موڑتا ہون اور جب اوس
دوست کا خیال آتا ہے تو از حد ملال ہوتا ہے۔
چمن آرا۔ نہین نہین مجھے ضرور چھوڑئے اور نیک کام کی طرف منہ موڑئے۔
اختر۔ اے بہائی ناظم لو جاتا ہے یہ آپ کا خادم
آزاد۔ اے میری پیاری بی بی خدیجی خورسند لو مین بھی جاتا ہون سنگا تمہارا خاوند
اختر۔ گو یہ سب سامان مکان آپ کے سپردگی مین چھوڑے جاتا ہون اور
خدا نے چاہا تو مین بہت ہی جلد واپس آتا ہون دیکھئے پیاری چمن آرا

تمکو کب پاتا ہون۔

آزاد۔ ارے واہ رے میری بی بی آلو بخارہ پڑی چوستی ہے آم چرا چرا کر کہاتی ہے
خیر تو میرے واسطے کہین رونا دہونا نہین چوڑیان توڑ کے کونہ مین
چپ چاپ بیٹہی رہنا۔

(سب کا آپسمین ملنا آزاد اختر کا چل نکلنا)

چمن آرا۔ اے پیاری دلپسند اب میرا بہی ارادہ ہے مین بہی نوشیر آباد کی کچہری
مین باحیثیت ایک وکیل کے جاون اور اوس سوداگر یہودی کے
پہندے سے چہڑاون یہی تدبیر کرون اسلئے مین اپنی چمپا فرید کے
مکان پر جا کے جو یہان کے وکیل ہین اون کی پوشاک پہنون اور تمہین
بہی ایک محرر کا لباس پہنکر تیار ہو جانا چاہیے۔

دلپسند۔ حضور بہت درست ہے آپ کی راے پر بندی بہی چالاک و چست ہے

## نمبر ۳۶ ٹہمری۔ دہن للت۔ تال پنجابی ٹہکہ

طرز۔ "جبتن جو کل کرون تیاری رے۔"

### چمن آرا

چلین اودہر کی کرین تیاری اے پیاری پری رخسار نار
تن پر سجکر روپ آج بہت عجیب پہن کر عمامہ باندہ کر رخصت ہو کر یہان سے
جلدی جلدی قدم دہرون۔ علم کی گہاتون سے مطلب کی باتون سے مستعد ہو کر
اوس دوست کو چہڑاون جو ہو نام مرا شہر شہر مدد کر اسے سو لاہمن واری۔

# تیسرا ایکٹ۔ چوتہا سین

## مکان رحمدل - پردہ نمبر (۵)

(رحمدل کا خدا کی بندگی کرتے دکھائی دینا)

## نمبر ۳۷ - دادرا - ومن زلہ کلیان - تال کہروا

طرز - "نثار تو پہ بہولی زرینہ مری جان -"

### رحمدل

دن رات ہے مجکو تیرا ہی بہروسا سبحان = دن

بنائے تو نے چاند سورج آسمان - کئے ہین پیدا حور و پری و غلمان —— دن

خدا کی حمد مین پہلے بیان ہو اوسکی رحمت کا    دو عالم سایہ مین ہے ایک وہ اس وسعت کا

عجب ہے تیری قدرت خدائے جہان بندہ سے تیری کیا کیا ہو صفت بیان - دن

دشمن کو ہو کل جہان اگر دوست تو نہو    اے دوست تو ہو دوست تو کوئی عدو نہو

گہر در زر سارا تجہپر کرین قربان نثار ین تیری شان پہ جان و پران - —— دن

ہم گنہگاروں پہ کیا کیا ہے عنایت تیری    رات دن ہم پہر ہمیشہ ہے رحمت تیری

گدا کو پل مین کردے امیر و سلطان - سب کچہ حاصل ہے قدرت تجہے یزدان - دن

کوئی ثانی نہین دنیا مین وہ ہے نام تیرا - ذکر جاری ہے ہر اسی لب صبح و شام تیرا

ابتو نیظر ہے یہی دعا ہر ان برلاوے خالق دل کی سبہون کے ارمان —— دن

(اختر کا آنا مع آزاد کے رحمدل کے دکہڑا نا فریاد ہے)

### نثر مقفیٰ

اختر - بیشک بہائی تم اس نحیف و نزار اختر کی بدولت اِس عذاب مین گرفتار ہوئے

آپ پر اب ہوگئے ظلم وستم مرے لئے - آپنے جو کچھ مجھے رنج والم پہنچائے

رحمدل - خیر آپ کا اچھے وقت پر آنا ہوا آپ ہی کی ضمانت سے مرا گھر تک آنے کا ٹھکانہ ہوا اور میری رہائی کا بہانہ ہوا دیکھئے آج کچہری مین کیا ہوتا ہے خدا پر ہین -

## تیسرا ایکٹ - پانچوان سین

### چمن آرا کے چچا کا مکان - پردہ نمبر (۴)

(چمن آرا کا وکیل کا لباس مین دلپسند کا مع بنگر آنا)

## نمبر ۳۸ - چتر نگ - دھن رام کلی - تال پنجابی ٹھیکہ

طرز - " دلدار یار ہمکنار لالہ زار - "

### چمن آرا

یزدان لاج رکھ اس آن تورے شان کے قربان مین بیس = — یزدان
ہر گلستان کیا شجر ثمر پتے کا پرہر - عجب غضب کی سجن سہ پارہ بن
جو دیکھے مجکو حیرت کہا وے اور شرما وے انسان جگ مین
تن پر سج کرا پنے کپڑے گہر سے ہو باہر چلین پوشاک پہن کر
لیکر سنگ یہ دلبر اختر انور بہا بحر رے سامان - ———— یزدان

## نمبر ۳۹ - ٹھمری - دھن مارواتال پنجابی ٹھیکہ

طرز - " مین تو سیان کی پیاری دلاری - "

### دلپسند

توری انکھیان متواری بنی ساری سجن من واری
پھبن ہی نیاری کیا سندر رنگ ناری مین دلبر
آن بر تر شان سہ دور دیکھ ہر بات نیاری — توری
ہر ریت وہ ہی — ہے ریت کی جو رہو سہل مل سنگ - دو رنگون کو چھوڑ کے ہو وے ایک ہی رنگ

### چمن آرا

مرے دلدار کرون مین پیار جگر دون وار چھبیلی نار ہون لاثانی - توری

(دونون کا جانا)

## تیسرا ایکٹ - چھٹا سین

# دربار نوشیروان - پردہ نمبر (۱۱)

(تمام دربار کے لوگ اپنی اپنی جگہہ پر بیٹھے ہین اور اختر رحمدل آزاد بھی کھڑے ہین شاہ دریافت کرتا ہے)

## نثر مقفیٰ

**نوشیروان** - مجھے تمہارے اوپر بہت ہی ترس آتا ہے کہ تم ایک ایسے ظالم کی جوابدہی کے لئے کھڑے ہو جسمین رحم کا نام کو بھی نہین بڑے افسوس کی بات ہے انسان کی خوبی نہین -

**رحمدل** - جی ہان حضور مین نے سنا ہے کہ حضور نے اس بے درد یہودی کے برتاؤ کے نرم کرنے مین کوئی دقیقہ اوٹھا نہین رکھا ہے اب آگے مرضی اللہ ہے -

**نوشیروان** - اچھا شائلاک حاضر ہے -

**روشن بخش** - حضور وہ تو بڑی دیر سے آیا ہے اور باہر کھڑا ہے -

**نوشیروان** - جاؤ اوسے آؤ جلد یہان بلاؤ (روشن بخش کا جاکر شائلاک کو لے آنا) دیکھو شائلاک تمکو غور کرنا چاہئے کہ اس غریب سوداگر کی کمر توڑ دینے کو اس کے نقصانات ہی کیا کم ہین جو اسپر ایسے سخت زور ظلم کر رہے ہو

**شائلاک** - حضور مین اپنے خیالات سے آپ کو پہلے ہی آگاہ کر چکا ہون اب زیادہ کہنے کی کیا ضرورت ہے اور ویسے حضور کی سب سلطنت سے

**اختر** - اچھا شائلاک مین تمہین دس ہزار کے بدلے بیس ہزار علاوہ سود کے تمکو دینے کو راضی ہون وہ آپ لیجئے اور اس دعویٰ سے باز آئیے

شائلاک - ارے بیس ہزار کیا اگر تم مجھے بیس ہزار کے بیسون حصون پر تقسیم کرو اور ہر حصہ ایک روپیہ کے برابر ہو جب بھی نہین لونگا مین خود عدالت سے جرمانہ پانیکی درخواست کرتا ہون -

نوشیروان - شائلاک مین سمجھتا ہون کہ تم اپنی ہٹ اوسوقت قایم رکھوگے جب تک کہ اس غریب سوداگر کا آخر وقت نہ آجائے -

شائلاک - بیشک بیشک حضور مین اپنی ہٹ سے اوسوقت تک نہ باز آونگا جب تک کہ میرا ہاتھ اس سوداگر کے خون سے نہ بھر جائیگا اور دل کا کانشانہ نکل جائیگا -

نوشیروان - گرجب تمہین تمہارے روپیہ سے زیادہ ملتا ہے پھر تمہین لینے سے کیون انکار ہے -

شائلاک - اے حاکم وقت مین کیا کرون مجبور ہون مین نے اپنے پاک دین کی قسم کہائی ہے -

نوشیروان - مین اپنی منصبی اختیارات سے جو مجھے قانون نے دئے ہین مین چاہتا ہون کہ اس مقدمہ کو دوسرے روز پر اوٹھا رکھون -

آزاد - بہتر تو یہ ہے کہ اس مقدمہ کو تم قیامت پر اوٹھا رکھو تاکہ خدائے عادل کے سامنے پیش ہوکر فیصلہ کیا جاے جو کچھ اوس عدالت کا بھی حال کھل جائے

(دلپسند کا بلباس محرر کے آنا آداب بجالانا)

دلپسند - جناب فدوی ایک وکیل کا محرر ہے جو چمن آرا کی طرف سے چمن آباد سے رحمل کے مقدمہ مین بذریعہ وکالت بھیجے گئے اگر حکم ہو تو وہ باہر موجود ہین بلاؤن -

نوشیروان - ہان ہان ضرور بلاؤ ابھی ساتھ لے آؤ کوئی خوف نہ کھاؤ (دلپسند کا جانا)

آزاد - اورے یہ تو عجیب قطعہ کا محرر معلوم ہوتا ہے اسے نہین نہین یاد آیا محرر

(چمن آرا کا بلباس وکیل کے دلپسند کے ساتھ آنا)

چمن آرا۔ آداب بجالاتا ہون حضور صاحب عدل و انصاف ذی شعور
نوشیروان۔ مین آپ کے آنے پر از حد خوشی ظاہر کرتا ہون۔
چمن آرا۔ اچھا حضور اس مقدمہ مین کون مدعی ہے اور کون مدعا علیہ ہے۔
نوشیروان۔ رحمدل مدعی اور شائلاک مدعا علیہ ہے اور وہ دونون یہ ہین۔
چمن آرا۔ کیا جناب آپ ہی کا نام شائلاک ہے۔
شائلاک۔ سرز وکیل صاحب میرا ہی نام شائلاک غمناک ہے۔
چمن آرا۔ واقعی تمنے یہ عجیب بیدار مقدمہ دایر کیا ہے کہ جس سے شاہنشاہ جہان پناہ کو بھی ایک طرح کا سوچ و فکر ہے لیکن تمہین بھی بڑی قوت کی بات ہے کہ نوشیر آباد کا قانون تمکو اس دعویٰ سے باز نہین رکھ سکتا اور نوشیر آباد کا عادل شاہ مجبور ہوکر کبھی نہین سوداگر پر ڈگری دیگا
شائلاک۔ واہ اے لایق وکیل انصاف اس کو ہی کہتے ہین اور وکالت اسی کا نام ہے۔
چمن آرا۔ اور کیون صاحب آپ ہی کا نام رحمدل سوداگر ہے یہ مقدمہ آپ کے اوپر ہے اور آپ ہی اس ظالم کے پنجہ مین گرفتار ہین جینے سے بیزار ہین۔
رحمدل۔ جی ہان مجھی پر ان کے ہراک وار ہین اور میرے وہ داور مددگار ہین۔
چمن آرا۔ مین مثل اور ہر لاکھ غور کرتا ہون مگر کوئی صورت نظر نہین آتی لیکن سوداگر صاحب میرا خیال ہے کہ شاید آپ کو اس تمسک کی تحریر سے انکار ہوگا۔
رحمدل۔ نہین صاحب انکار کیونکر ہوسکتا ہے مجھے بسر و چشم اقرار ہے۔
چمن آرا۔ تو پھر آپ کو سینہ کھول کر تیار ہوجانا چاہیئے۔ مگر اسے یہودی تو اس سوداگر کا آدھ سیر گوشت لیکر کیا کریگا اسکا ٹیک ٹیک جواب مت اسکے حال پر رحم کر اور دعویٰ سے باز آ شاہنشاہ عادل کی بھی

راسے ہے -

**شائلاک** - مین دعوی سے ہرگز باز نہین آسکتا ہون اور مجھے رحم کرنے کی کیا ضرورت ہے - لیکن اس کے جواب مین آدہ سیر گوشت اس سوداگر کا لیکر کیا کرونگا کہ کوئی موذی جانور نے میرے گہر مین سر اودہار رکہا ہو اور اوسکے صاف کرنے مین مین نے بیس ہزار روپیہ پہونک دون تو مجھے کون روک سکتا ہے اس کا گوشت اگر کسی انسان کے کام نہین آسکتا تو میرے کتّے ہی کی غذا ہوگی اور اگر نوشیر آباد کا شاہ مجھے اس دعوی سے باز رکہے تو اوس کی بدنامی قانون اور شہر کی آزادی پر ہے -

**چمن آرا** - کیون صاحب مین تمسک بہی دیکھ سکتا ہون یا نہین -

**شائلاک** - ہان ہان شوق سے آپ دیکھ سکتے ہین لیجئے دیکھئے کوئی بات اس مین فریباً نہین تحریر ہے معمولی فقرے ہین جو ہر دستاویز مین ہوتے ہین اس کے ایک ایک لفظ سے کاتب دستاویز کی خوشنودی ٹپک رہی ہے -

(دستاویز چمن آرا کا لیکر پڑہنا)

**نوشیروان** - اے شائلاک مین تجسے پہر کہتا ہون کہ اگر تم اس غریب سوداگر پر رحم نہین کرتے کاش تم بہی کبہی کسی آفت مین کبہی ہو تو اوس وقت تمکو دنیا مین کسی سے کیا امید ہوسکتی ہے اور یہ دنیا کی مال و دولت چند دن کی ہے -

**شائلاک** - جب مین نے کوئی ایسا کام ہی نہین کیا تو مجھے کسی کے رحم سے کیا غرض ہے -

**چمن آرا** - اے یہودی تجھے بیشک کچھ رحم کرنا چاہئے اور خدا کے خوف سے ڈرنا چاہئے -

شائلاک۔ مگر بیان پہ تو رحم ہر شخص کا تکیہ کلام ہے میں نے سمجھا تھا کہ آپ لائق
دکیل ہیں اور کسی قانونی گرفت سے اپنے موکل کی جان بچا لینگے مگر آپ
نے بھی وہ ہی پرانی ہی بحث اور رونا شروع کرنا اچھا آپ نے
کچہری شاہی میں بہر دیا۔

چمن آرا۔ ارے تو نے کیا رحم کو کوئی معمولی چیز سمجھی ہے دیکھو اس کی صفت
میں کتنی کتنی خوبیاں ہیں کہ جو شخص کسی پر رحم کرتا ہے اوسے بہت
مسرت حاصل ہوتی ہے اور جس پر رحم کیا جاتا ہے اوسے بھی بجید
خوشی ہوتی ہے اگر شاہنشاہ عادل میں یہ صفت ہو تو اوس کے
سر کا تاج کچھ اون کی عزت افزائی نہیں کر سکتا اے یہودی اسوقت
گو کہ تو انصاف انصاف پکار رہا ہے مگر ذرا غور تو کر کہ وہ داور محشر
صرف انصاف سے ہی کام لے اور اپنا رحم شامل حال نہ کرے
تو ہمارے اعمال ہمیں سیدھا جہنم کا راستہ دکھا دیں پھر اوس حالت
میں ہم سے بھی کسی کو نجات کی امید نہ کرنا چاہیئے پس تو ایسی لطیف
چیز سے کون محروم رہتا ہے جسے خدا بھی پسند کرتا ہے۔

شائلاک۔ سبحان اللہ اجلاس کیا ہے صحبتِ واعظ ہے بھلا میں قسم کھا کر
اپنے سر کیونکر لے سکتا ہوں اپنی اپنی منزل اپنی اپنی گور کچھ آپ کو
میری گور میں جانا نہیں ہے اب جیسے رحم کی درخواست بالکل
فضول ہے اس بحث سے کیا حصول ہے مسلمان پر رحم نہیں کرتا

چمن آرا۔ مگر میں نے تیرے سمجھانے کے لئے اتنا کچھ بکا لیکن تجھے اس
کا کچھ اثر نہوا۔ خیر اب شائلاک شاہنشاہ عادل نے تجھے اس
سوداگر پر ڈگری دیدی اور تجھے اختیار ہے کہ آدہ سیر گوشت اس
سوداگر کے جسم سے جہاں سے تیرا جی چاہے تراش لے رحمدل
بس تمکو سینہ سپر ہو کر تیار ہو جانا چاہئے اور جو کچھ کہنا ہو وہ بطور وصیت

کے کہہ بجئے آپ کی رہائی غیر ممکن ہے۔

**شائلاک۔** ارے واہ رے مرے لایق وکیل کیا اچھی تجویز کی ہے واہ انصاف اسکو ہی کہتے ہین اور وکالت اسی کا نام ہے اس کا قایل بھی یہ غلام ہے ایک مسلمان سے خوب جیتا۔

**رحمدل۔** بھائی اختر آخری سلام قبول کرو اب میرا زندہ رہنا کبھی نہین ہو سکتا تم ہرگز اس کا خیال نکرنا کہ میری موت کا باعث تو ہے نہین نہین بلکہ اس مین ہمارا کیا قصور ہے جو خدا کو منظور ہے وہ ہی ہوگا اگر اس سنگدل یہودی نے گہرا زخم لگانے مین کمی نہ کی تو مین تمہارے بارے ادا ہو جاونگا اب آؤ گلے ملو (دونون کا گلے ملنا)

**اختر۔** افسوس اے دوست میرے ہی باعث تیری جان جاتی ہے جان ہائے تجکو کہان پاونگا نادان۔

**شائلاک۔** ارے نہین رونے دہونے سے کب فرصت ملیگی مجھے اور بھی کام ہین مین تمہارے لئے اپنا وقت ضایع نہین کر سکتا چل چل تو کیا ہر فرزند

**چمن آرا۔** اچھا تو ترازو اور چہری بھی لایا ہے یا یون ہی آدہ سیر گوشت لینے آیا ہے

**شائلاک۔** جی ہان یہ سب میرے پاس موجود ہے بندہ کسی کام مین نہین مجبور ہے

**چمن آرا۔** تو اب ایک جراح بھی بلوائیے تاکہ فوراً اسکے زخم کو بند کردے ورنہ زیادہ خون کے نکلنے سے یہ مر جائیگا اور اپنی جان سے گذر جائیگا۔

**شائلاک۔** کیا یہ بھی تمسک مین تحریر ہے یہ آپ کی کیسی تقریر ہے۔

**چمن آرا۔** ہان لکھا تو نہین ہے لیکن جو تو اتنا سلوک اس سوداگر کے ساتھ کرے گا تو تیرا بڑا احسان ہوگا اور تجہسے خوش ہر اک انسان ہوگا۔

**شائلاک۔** مگر جس نے اتنی دور سے آپ کو بذریعہ وکالت یہان روانہ کیا ہے اوس نے اشارہ کیا کہ ایک جراح آپ کے ہمراہ کرتا شاید آپ اوسے یاد دلانا بھول گئے۔

نوشیروان - دیکھو شائلاک واقعی یہ وقت بہت نازک ہے تمہین اپنے
کام مین جلدی کرنا چاہیے۔

(شائلاک کا گوشت تراشنے کو آمادہ ہونا)

چمن آرا - ٹھہر ٹھہر اے یہودی اس مین ایک قانونی گرفت ہے۔

شائلاک - وہ کیا ہے۔

چمن آرا - دیکھہ اے یہودی تمسک اپنی مشرح الفاظ سے خون کا ایک قطرہ نہین
دلاتا ہے صرف آدہ سیر گوشت بصاف صاف تبلاتا ہے ہان
اب خاموش کیون کھڑا ہے اپنا کام کر مگر خبردار ایک قطرہ خون کا
اس کے جسم سے نہ گرنے پاے۔

شائلاک - تو کیا یہ قانون مین تحریر ہے جس سے بندہ کی بند تقریر ہے۔

چمن آرا - ہان ہان تجھے قانون بھی دکھلایا جائیگا یون تھوڑی مقدمہ ہو جائے گا۔
آزاد - ارے واہ رے میرے لایق عقیل وکیل انصاف اس کو کہتے ہین اور وکالت
اسی جانور کا نام ہے یہ ہی قابل عاقل وکیلون کا کام ہے۔
شائلاک - اچھا تو مین اب دعوی سے باز آتا ہون صرف اپنا روپیہ چاہتا ہون
اختر - لیجئے یہ روپیہ دونا حاضر ہے روپیہ دینے سے کوئی نہین قاصر ہے۔
چمن آرا - ٹھرئے صاحب جلدی کیا ہے اس سے جرمانہ وصول کرنے دیجئے
اسکے ساتھ پورا انصاف برتا جائے گا سُن اے یہودی ایک قطرہ
خون کا جسم سے نہ نکلے اور نہ گوشت آدہ سیر سے کم و بیش ترشا جائے
خوب سوچ لے۔
شائلاک - ارے مین اور کم روپیہ لیکر باز دعوی دیتا ہون اور گہر کی راہ لیتا ہون۔
اختر - اچہا لے یہ روپیہ حاضر ہے ہمکو منظور سراسر ہے۔
چمن آرا - اجی صاحب آپ ٹھرے آپ کو بڑی جلدی پڑی ہے یہ عدالت مین
روپیہ لینے سے ابہی انکار کر چکا ہے اس سے جرمانہ وصول کرنے
دیجئے اور اے یہودی قانون کی ایک گرفت تجہپر اور ہے وہ یہ ہے
کہ اگر کوئی غیر ملک کے آدمی نوشیر آباد کے رہنے والے کا جان
لینے کی حیلۃً یا صریحۃً بندش کرے تو نوشیر آباد کے قانون کے
مطابق اوسکی نصف جائداد سرکار کی ہے اور نصف وہ شخص دلایانے
کا مستحق ہے جسکے واسطے یہ بندش کی گئی ہو سو تونے بھی ایک
نوشیر آباد کے باشندہ کی جان لینے کا قصد کیا اس لئے یہ قانون
تیرے ساتھ بھی برتا جائیگا بس اے یہودی دیکھ کہ کیا نازک وقت
تیرے اوپر آن پڑا ہے تو جو ابھی انصاف انصاف پکار رہا تہا اگر
یہان کا عادل حاکم انصاف سے کام لے تو تو کہین کا نہین رہ سکتا
بس تو اپنا سر حاکم کے سامنے جھکا اور رحم کا خواستگار ہو اور انصاف

کے نقطہ کو بہول جا۔

آزاد۔ او بہائی یہودی یہان مین تجہے ایک تدبیر بتادون وہ کر

شائلاک۔ ہان ہان بہائی بتا جلدی بتا دیر نہ لگا۔

آزاد۔ دیکہہ تو اب شاہنشاہ عادل سے یہ عرض کر کہ مجہے خود ہی پہانسی پر جانے کا حکم دین جس سے سب جہگڑا باقی نہ رہے اور تیرا مال واسباب تو سب سرکار مین ضبط ہو جائے گا پہر تو بیسہ کہان سے پائے گا جو سود چلائے گا اور اسے سول لیگا خالی گلا دبانے کو تو مین بہی موجود ہون۔

شائلاک۔ جبکہ حضور آپ نے میری کل جائداد ضبط کرلی ہے تو میری جان پہلے سے جاچکی اب مجہے حکم دیجئے کہ مین پہانسی لگا کر خود مرجاؤن جہگڑا اٹہادون۔

آزاد۔ ہان صاحب اسے جلدی پہانسی کا حکم دیجئے ریشم کی ڈوری سے جہولو جہولنا چاہتا ہے اسکے یہی اسدم دل مین آنا اور اسمین ہمارا آپ کا کیا جاتا ہے۔

چمن آرا۔ کیون صاحب رحمدل اختر آپ لوگ اس یہودی پر کسقدر رحم کر سکتے ہین مین تو اسکی نصف جائداد کا معاوضہ تو شاہی خزانہ مین جمع کرنے پر راضی ہون اور دوسرا حصہ بہی اسے واپس دیا جائے گا کہ یہ ایک ہبہ نامہ لکہدے کہ اپنے مرنے کے بعد کل اپنے داماد ناظم سیان اور اپنی لڑکی عذرا نگار کو دیدی جائے اور اسپر یہ ابہی ابہی دستخط کردے تاکہ اسکے مرنے کے بعد کل جائداد کے وہ ہی مالک ہون۔

شائلاک۔ مین یہ تو ہرگز نہین لکہون گا خواہ جان دیدون گا۔

آزاد۔ ارے سُن تجہسے ایک بات کہتا ہون اگر تو مانے تو تیرا سب کام ابہی بن جائے۔

شائلاک - ہان ہان بہائی کہدے کہدے جلدی کچھ نیک صلاح بتادے۔

آزاد - دیکھ وہ ستیاناس اور چوپٹ استہان اسی راس کا نام ہے اور بخوبی بہی ایجانب ہی ہین۔

شائلاک - ارے او کمبخت توہی میری لڑکی کو بہگواے گیا داغ دلبر دے گیا۔

آزاد - اگر فرض کرو مین ہی سہی تو تو میرا کیا کر سکتا ہے بیہودے کلمہ بکتا ہے

شائلاک - ہان ہان بہائی صاحب اب مین بہلا کیا کر سکتا ہون بیشک فضول بکتا ہون۔

آزاد - اچہا اب تو میری بات سُن سغت مین سر نہ دُہن جو تیرے پاس کچھ نہین رہا ہے تو کناری بازار مین جاکر فالودہ بیچ یا آلہی پر سیس مین پریس کہینچ۔

شائلاک - ہشت دُشٹ۔

نوشیروان - شائلاک اگر تم اپنی جائداد اپنی بیٹی داماد کو دو گے تو تمہاری جان و مال کی اون کے سامنے کوئی بہی حقیقت نہین ہے۔

شائلاک - خیر حضور مجہے اب سب منظور ہے جو کچھ بہی حکم حضور ہے یہان میرا دم از حد ہی گہبراتا ہے مجہے جانے دیجئے اگر تہوڑی دیر مین اور یہان رہا تو مین گہبرا کر میرا دم ہی نکل جائے گا بہائی اختر آپ یہ یہ ہبہ نامہ تیار کر کے میرے مکان پر بہیجہ دیجئیگا مین وہان پر دستخط کرون گا عذر نہین کرون گا۔

(شائلاک کا سلام کر کے جانا اوسکے پیچھے اختر و آزاد

آزاد - اب ہے صفاچٹ میدان۔

(رمحمدل دلپسند کا جہن آرا کا جانا سوال والون کا عرضیان دینا)

خیرخواہ - جناب یہ ایک بندۂ خدا کی عرضی گذری ہے وہ حضور کے سنانے کے قابل ہے۔

**نوشیروان** - ازین چہ بہتر بہت جلد سناؤ وقت بہت ہوگیا ہرگز نہ دیر لگاؤ -

**خیر خواہ** - غریب پرور سلامت گذارش فدوی کی یہ ہے کہ ایک شخص مسمی بیان چمپت ولد سیان رنگت قوم نامعلوم ساکن محلہ عشق منڈی متصل چوکی شاہی جھنڈی حال وارد اس شہر کا ہے ایک عرصہ سے یہ نابالغ لڑکوں کو بہکا بہکا کر بہگا لے جاتا ہے اور اون کا مال وزیور اوتار کر فروخت کرکے اپنا پیٹ بہرتا ہے عیش اوڑاتا ہے تب وہ سب بے چارے آخر خراب وخستہ ہوجاتے ہیں زیور وغیرہ نہیں رہتا ہے تب وہ اپنے اپنے گھر آتے ہیں اگر اس کا کوئی بہی انتظام ہوجائے تو بہتر ہے سرکار جو واجب تہا عرض کیا فدوی بندۂ خدا -

**نوشیروان** - اچھا اے خیر خواہ اسپر یہ تحریر کردو کہ اوس کو گرفتار کرے آوین جب ہم اس عرضی کو خوب غور سے سنین اچھا اب دربار عام اختتام ہوا آپ سب جایئن -

**حکومت بیگ** - اچھا تو اب مین بہی رخصت ہوتا ہون اور پہر کل آج کے ہی وقت حاضر ہونگا -

(شانلاک کی تجویز تحریر کرنا سب کا کام ناد ہونا)

# تیسرا ایکٹ ساتوان سین

## بازار شاہی - پردہ نمبر (۲) ۱۳

(رحمل آزاد و دلپسند چمن آرا اختر کا باتین کرتے آنا)

## نثر مقفا

اختر۔ جو کہ بیس ہزار روپیہ کے نوٹ مین نے بیوی کے لئے دلایا تہا اُنہین آپ
بطور محنتانہ قبول فرمائے یا اور کوئی ارشاد فرمائیے۔

چمن آرا۔ جس کا دل اوسکے کہنے پر راضی ہوا اوس نے اپنے محنتانہ کی پوری اُجرت
پالی جناب مجھے کسی چیز کی بہی ضرورت نہین ہے۔

اختر۔ یہ تو ہرگز نہوگا اگر آپ روپیہ نہین لیتے تو کوئی دوسری چیز ہم لوگون کے پاس سے
پسند کیجئے اور اوسے بطور نشانی کے لے لیجئے۔

چمن آرا۔ اور تو اسوقت کیا مانگون خیر آپ اپنے دست مبارک کی انگوٹہی دیدیجئے

اختر۔ بڑا غضب ہوا اسے دیتے ہوے مجھے شرم آتی ہے کوئی دوسری چیز
پسند کیجئے گا۔

چمن آرا۔ مجھے کسی چیز کی ضرورت نہین ہے مین یہ بہی نہین مانگتا مگر چونکہ آپ نے
خود اسرار کیا اسوجہ سے مین نے یہ انگوٹہی پسند کری ہے۔

اختر۔ اگر آپ باور کرین تو یقین جانئے کہ یہ انگوٹہی میری نیک عصمت بی بی کی
نشانی ہے ورنہ مجھے اسکے دینے مین کوئی عذر نہوتا۔

چمن آرا۔ جی ہان ایسے فقرے اکثر بہانہ باز لوگون کے پاس ہر وقت تہرے
ہوے موجود رہتے ہین اگر آپ کی بی بی پاگل نہو تو وہ اور بات سے
معلوم کرنے سے کہ مین نے آپ کے دوست کے ساتہ کیا
احسان کیا ہے ہمیشہ کے واسطے ناراض نہو جائینگے۔ خیر اگر آپ کو
عذر حیلہ ہے تو بندہ بہی اب اپنے گہر چلتا ہے۔

رحمدل۔ نہین صاحب ٹہرئے بغیر انگوٹہی لئے ہوئے نہ جائے بہائی اختر بی بی
کے کہنے سے انکے کہنے کو زیادہ مانو کیونکہ انہون نے بڑا احسان
ہمارے ساتہ کیا ہے اپنی بی بی صاحبہ کو آپ سمہالینا بلکہ مین بہی

اون کے سمجھانے کی کوشش کرونگا -

اختر - اچھا جناب آپ خفا نہ ہوجئے یہ انگوٹھی آپ لے لیجئے -

دلپسند - اگر صاحب یہ کیسا انصاف مجکو بھی کسی صاحب کی انگوٹھی ملنی چاہئے لائے دلوائے -

اختر - میان آزاد اب تم بھی اپنی انگوٹھی دیدو چلو ہم تم دونون وہان دیکھ لینگے -

آزاد - میان انگوٹھی کی کیا اصل ہے بات سے بڑھکر جورو نہین ہوتی لیجئے یہ انگوٹھی -

(اختر کا چمن آرا کو آزاد کا دلپسند کو انگوٹھی دیکر چلے جانا)

چمن آرا - کیسی بنی ہون مردحسین اس لباس مین - مردانہ طور ہے کہ نہین اس لباس مین بولو اگر ہو دیکھا کہین اس لباس مین

دلپسند - پہلے سے زیادہ تم ہو حسین اس لباس مین - دیکھے جو کوئی مردحسین اس لباس مین تمپر فریفتہ ہو وہین اس لباس مین

اور وہ کیون جاؤ سچ پوچھو تو مین خود تمہاری صورت پر ہزار جان سے عاشق ہورہی ہون جی چاہتا ہے کہ ابھی شادی کرلون -

چمن آرا - ارے وا رے حرافہ کیا بکتی ہے چپ رہ اب گھر پر بڑی دلگی ہوگی جب تم اور ہم اپنی اپنی قسم کھائینگے کہ تم نے وہ انگوٹھیان کسی عورتون کو دی ہین اور وہ لوگ کہینگے کہ ہمنے کسی مرد کو دی ہین اب ہم تمکو اختر آزاد سے پہلے وطن چلنا چاہئے تم جاؤ اور جہاز کی تیاری کرو مین شائلاک سے دستخط کراکر ابھی آتی ہون -

(دونون کا جانا)

## تیسرا ایکٹ - آٹھوان سین

## سمندر کا کنارہ - پردہ نمبر (۱۵)

(سمندر میں جہازوں کا گذر نظر آنا ملاحوں کا گانا)

## نمبر ۴۰ - کہٹا - دہن زلہ - تال نکٹا

طرز - "کوئی مجھے کیا جانے رے -"

### سب ملاح

آؤ بہی پی لیوین رے مل سبہی کی بیوڑا شراب = آؤ
راسی ملی اور نہ دیسی ملی یہ سستی لاجواب ارے ہان رے سستی ملی لاجواب - آؤ
بسکٹ ہین روٹی اور ہے بہات کاری - تازی عمدہ سے کباب ارے ہان رے تازی
مٹن کے کباب =
کپتان خوش کام سے سے ہمارے - باندہو کر کو شتاب ارے ہان رے باندہو کر شتاب = آؤ
جاڑون مین اسکے مزا پینے کا ہے - جس سے ٹم سے ہے شباب ارے ہان رے جس سے
بڑے سے ہے شباب -

(اختر و آزاد اور رحمدل کا جہاز پر بیٹہنا دوسرے
جہاز مین ولیند اور حسن آرا کا بہی سوار ہونا)

### نثر مقفا

رحمدل - آؤ بہائی آؤ دیر نہ لگاؤ جہاز تیار ہے -
اختر - ہان ہان آپ تشریف رکہین مین بہی حاضر ہوتا ہون آپ بیٹہین -
آزاد - ارے میان مجہے یہان کس پر چہوڑتے ہو اگر مین اکیلا رہ گیا تو شانکا کے ایکدم

مین سب مجھے کہا جائے گا دانت بھی نہین لگائے گا ذرا بہری دم پکڑو اور جگہ دو -

چمن آرا - اے بہن تم پہلے اپنا جہاز کھلواؤ تاکہ ان سے ہم پہلے گھر پہونچین -

دلپسند - ہان ہان حضور آپ کا کہنا سر آنکھون پر ہے جو کچھ آپ فرماتی ہین وہ بہتر ہے

آزاد - ارے میان بھائی کپتان صاحب دیکھو ہمارا جہاز اس جہاز سے پہلے کھلے کیونکہ اسدم مجکو اپنی بی بی کا از حد سے عشق چڑھا ہے چلو چلو (ایکدم دونون جہازون کا کھلنا -

## تیسرے ایکٹ کا اختتام پانا اور ڈراپ سین کا گرایا جانا

---

# چوتھا ایکٹ - پہلا سین

---

## چمن آرا کا باغ - پردہ نمبر (۸)

---

(عذرا نگار کا مع ناظم کے ہنسی خوشی بیٹھے نظر آنا -)

## نمبر (۴۱) - ٹپہ - دھن ملار - تال گہ سے کی دم

طرز - ما جھوم جھوم جھوم کرے اعلیٰ - ۸

### عذرا نگار

آن بان شان سے دل آرا ماہ پارہ تن من سارا نثار احسن آرا دے = آن

ینگی نگی چھب ڈھب پیارا سندر من ہرے سوہا چمن آرا دے = آن

## نقشہ متفقہ

ناظم ۔ واہ واہ کیا باغ پر بہار ہے ہوا بھی آجکل کیسی خوشگوار ہے جس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ اعزا اور آزاد سمہ ر محدل کے آنے والے ہیں ۔

عذرا نگار ۔ گو مکان کی رونق تو کمین ہوتا ہے اگر چمن آرا ہوتی تو عجیب لطف تھا ۔
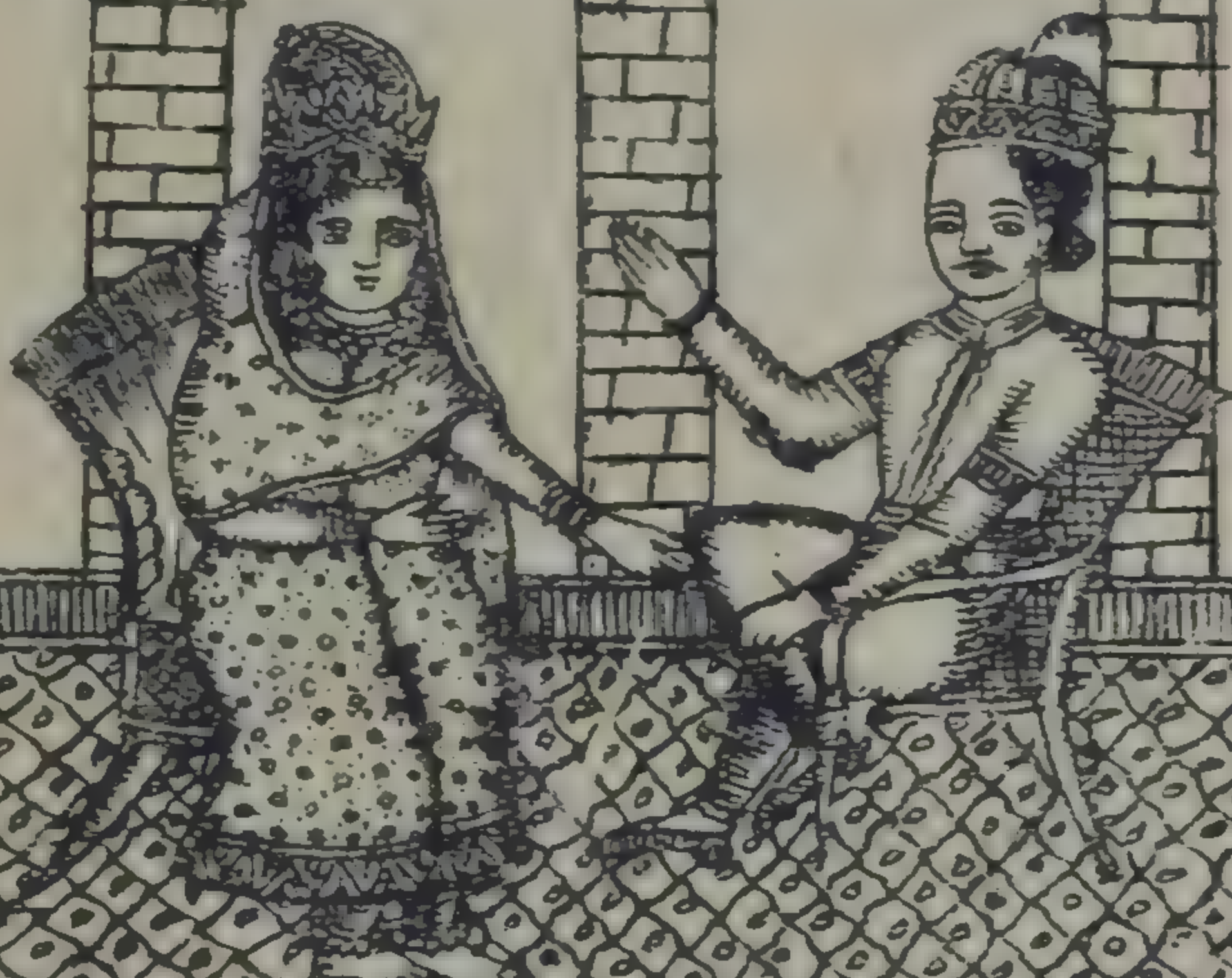
ناظم ۔ واقعی اے پیاری عذرا بیشک چمن آرا کے بنا بالکل ہی بے رونق ہے تمنے اسوقت اون کی یاد دلاکر دل کے گھاؤ کو تازہ کر دیا دیکھئے کب آوین ۔

عذرا نگار ۔ ہان ہان جان مین اون کا خیال از حد دل پر ہے مگر یہ بندی بہر ہے

ناظم ۔ مگر تم بالکل رنج نکرو خدا انکو بہت جلدی لائیگا غنچۂ دل کھلائیگا ۔

## نمبر ۴۲ - دادرا - ذہن زلہ پیلو - تال کہروا

طرز - ما تماشہ تو پہولی زرینہ مری جان - ۱۱

### ناظم

اے جان تیرے غمسے تہا سینہ فگار ——— اے جان

### عذرا نگار

بے کل تہی تیری یاد مین عذرا نگار

### ناظم

روتا تہا مین بہی بے تیرے زار وقطار ——— اے جان
خزان بہاگی بہار آئی مقدر جاگے بلبل کے - نہ کیون ہو شاد ہون ہر بار مین تجہ گل سے مل جل کے
جبدن سے تیرے عشق کی لگی ہے کٹار -

### عذرا نگار

تب سے ہی مین بہی جینے سے تہی بیزار - ——— اے جان
خاک چہنوائی تیرے عشق نے اے جان مجکو - گرویا زلف کے سودے نے پریشان مجکو
گہر وزر سب کہو ہوئی ہون تجہپہ نثار

### ناظم

مین نے بہی تیرے ہجر مین سے دکہ ہزار - ——— اے جان
یہ بات سچ ہے جسے جس سے پیار ہوتا ہے - ہزار جان سے وہ اوسپہ نثار ہوتا ہے
بن بن پہرتا تہا یوسف و مجنون وار

### عذرا نگار

تہی مین بہی تیری مثل زلیخا خریدار - ——— اے جان
آہ مین جب سے تیری طالب دیدار ہوئی تب سے مین لاکہ بلاؤن مین گرفتار ہوئی
چہوڑا ہے مین نے تیرے لئے گہر بار

## ناظم

مین سنے ہی تیری خاطر تجا اپنا دیار ۔ اے جان
تیری زلفون کا ہوا جب سے کہ سودا مجکو ۔ ایک اندھیر جہان مین نظر آیا مجکو ۔
تیرے ملنے سے ٹہرا ہے یہ دلِ زار

## عذرا نگار

میرے بھی تن مین جان آئی ہے گلعذار ۔ اے جان
کیا کہون ہجر مین تجہ شوخ کے کیا کیا دیکھا ۔ جو نہ دیکہا تہا وہ آنکھون نے تماشا دیکھا
دلبر کو پاکر پایا ہے دل نے قرار

## ناظم

مین نے بہی پائی رشک چمن نوبہار ۔ اے جان
درد و غم رنج والم کہاے تیری فرقت مین ۔ باولی چاہ ہمکا سے مین تیری چاہت سے
دکہلائی جیسی ہمکو ہے حق نے بہار

## عذرا نگار

بر لاوے نظیر اب سب کی مرادین کردگار ۔ اے جان

(چمن آرا کا آواز باہر سے دینا دونون کا سُن لینا)

## نثر مقفّا

چمن آرا ۔ ارے اے اے شمشاد ارے او شمشاد اری دروازہ کہول اے نامراد
ناظم ۔ اگر میرے کانون سے سُن نے مین خطا نہ کی تو یہ آواز ہی چمن آرا کی تم بہی سنو سہی
چمن آرا ۔ تو یہ شمشاد یہ ابہی دروازہ کیون نہین کہلتا ہے ناشاد و نامراد
عذرا نگار ۔ ارے ہان بیشک بیشک وہ ہی آواز ہے شمشاد دیکہ تو یہ کیا راز ہے
(شمشاد کا جانا چمن آرا دلپسند کو لانا سب کا ملنا)

اُہو ہو وہ خود آگئین کہو حضور اچھی طرح آپ دونون رہین ۔

چمن آرا - اے میرے پیارے مہمانون مین تمہین مژدہ سناتی ہون کہ میری دعا مستجاب ہوئی اور مین اسمین کامیاب ہوئی اب میان اختر مع رحمدل و آزاد کے آتے ہونگے مگر تم یہ نہ کہنا کہ یہ ابھی آ ہیئن ہین دیکھو پھر کیا کیا دلگین ہوتی ہین -

(آزاد کا آنا سب کو خوش ہو جانا چمن آرا کا حال پوچھنا)

آزاد - حضور آداب بجا لاتا ہون اور کورنش کو جھکتا ہون -

چمن آرا - کیون میان آزاد مقدمہ کی کیسی رہی افتاد

آزاد - اجی صاحب یہ آپ نہ پوچھئے اگر مین نہ ہوتا وہ بیچارا جان سے مارا جاتا مگر مین نے ہی اُنکی جان بچائی ہے جب یہ صورت نظر آئی ہے -

چمن آرا - تو نے کیونکر جان بچای کونسی بات ہاتھ آئی -

آزاد - اجی جناب مین نے ایسی ایسی بحث کی اور ایسی ویسی نظیرین پیش کین کہ شاہنشاہ عادل اور شائلاک جاہل مات کھا گئے بلکہ بڑے بڑے وکیل بھی یہ فرمانے لگے کہ واہ میان آزاد تمنے خوب کیا اس کچہری کو آباد و شاد بامراد -

چمن آرا - اسمین کیا شک ہے آپ ایسے ہی انسان ہین اور یہ ہی آپ کی شوکت و شان ہے اچھا اے دلپسند تو ابھی جاکر منادی والے کے نام ایک پرچہ تحریر کر وہ سارے شہر مین یہ خبر کر دے کہ کل سب کو جشن عام ہے ہر اک کے واسطے دعوت طعام ہے جسکا جی چاہے جلسہ مین چلا آوے اور ناچ و رنگ ملاخطہ فرماوے -

دلپسند - بہت خوب حضور ابھی جاتی ہون اور آپ کا حکم بجا لاتی ہون -

(دلپسند کا جانا آزاد کا چمن آرا سے عرض کرنا)

آزاد - اجی حضور اگر ایسی مہربانی اور قدردانی آپ ہر ایک پر فرمائینگی آدمی مع بال بچون کو لیکر کھانا کھانے چلے آوینگے مجھے یہ کیا خبر تھی کہ آپ ایسی فیاضی کیجیے گا ورنہ مین بھی اپنے سب مردون کو چلا لاتا تاکہ

شب برات سے کے حلوا روٹی سے منٹ جاتا۔

اختر۔ بس چپ رہو زیادہ نہ بکو چلو تم بھی اسکے انتظام کی کوئی فکر کرو۔

# چوتھا ایکٹ ۔ دوسرا سین

## چاندنی چوک ۔ پردہ نمبر (۳)

(مشہور میان منادی والے کا آنا چند لوگون کا جمع ہو جانا)

### نمبر ۴۲ ۔ غزل ۔ دھن شہانہ ۔ تال چاچر

طرز۔ " دھن پرستے اُنکے گان کیسے کیسے۔ "

**مشہور میان**

ڈھنڈورا سنو اک نیا خاص و عام
خوشی جسکو سنکر کے ہو تم تمام

کہ ہے کل کی شب جشن جمشیدی وان
عجب لطف کی ہووے گی دھوم دھام

ملاحظہ کرین ناچ گانا سین
کرین پھر ہر اک وان تناول طعام

ہو مفلس گدا یا تونگر امیر
دیا ہو کوئی خاص عالی مقام

جمن آرا بانو کا ہے حکم یہ
ہر اک شخص آوے وہان لاکلام

(مشہور میان منادی والے کا جانا سبکا خوش ہو گانا)

### نمبر ۴۳ ۔ دادرا ۔ دھن اساوری ۔ تال کہروا

طرز۔ " یارو چلمن مین مارا نظارا۔ "

## سب لوگ

ہوئی ہے بے حد خوشی اس خبر سے اے یارو چلکے کرینگے نظارا ۔ ہوئی ہے بے حد
گانے سُنیں اور کہانے بہی کہائیں ۔ دیکہیں ہر ایک وان دل آرا ۔ اے یارو
مدت کے بعد بارے آج سے ہمارے ۔ چمکا نصیبوں کا تارا ۔ اے یارو چلکے
خود ہی وان جا کے سب کو چہڑا کے ۔ لائی یہان چمن آرا ۔ — اے یارو چلکے

(سب کا ہنسی خوشی چلا جانا)

# چوتہا ایکٹ ۔ تیسرا سین

## جشن گاہ عام ۔ پردہ نمبر (۱۱)

(سب کا مسندوں پر بیٹھے اور رامشگروں کا ناچتے گاتے
تماشائی لوگوں کا کہانا کہا کر ناچ میں آنا جانا)

## نمبر ۴۴ ۔ چتر رنگ ۔ دہن بہار زلہ ۔ تال پنجابی ٹہیکہ

طرز ۔ "گلشن جوبن پر ہے" ۔

### رامشگران

تن من سب رنگ ہر رہیں گا دسبہی توم تنانہ نہ نہ توم تنانہ نہ نہ توم تنانہ نہ نہ
تا دیم سُنا دیں گہوم گہوم جہوم جہوم روم جہوم ۔ —— گا دسبہی
تا چہیں ناچ سبہی جہوم جہوم جہوم روم جہوم ۔ گا دسبہی
ہر دہ کی تروٹ کر چتر رنگ کی سرگم کر محفل میں ہل کر گن میں گن دکہلا ۔

دل آرا ماہ پارہ تو نیارا ہے پیارا تو سارا جہبر وہ ہے۔ حسین و جوان لاثانی نورانی یہ سلطانی
وسے تمکو یزدان سکہ نت نت تمکو ہو دکہ غم نہ تم دیکہو۔ گہوم

## تشہر مقفٰی

ولپسند ۔ لاوجی لاؤ میری وہ انگوٹھی لاؤ نہین تو بہت تنگ کرون گی رنگ مین ابھی بہنگ کرون گی ۔

چمن آرا ۔ تم لوگون کو ہمیشہ لڑنا ہی رہتا ہے بیٹھے بیٹھے لڑنا شروع کردیا ۔ کیا معاملہ ہے ۔

آزاد ۔ حضور اصل بات تو یہ ہے کہ ولپسند نے مجھے چلتے وقت ایک نشانی کی انگوٹھی دی تھی وہ اب مجھسے مانگ رہی ہے اور وہ مین نے ایک وکیل کے محرر کو تحفہ مین دیدی ۔

ولپسند ۔ دیکھئے بیگم صاحب مین نے اپنی شادی کی نشانی کی انگوٹھی انکو دی تھی انہون نے میری قسم کہائی تھی کہ مین مرتے دم تک اسکو جُدا نکرون گا اب آپ فرماتے ہین کہ ایک محرر کو دیدی اجی مین جانتی ہون وہ انگوٹھی کسی طرحدار عورت کو دی ہے

آزاد ۔ حضور آپ کے قدمون کی قسم مین نے تو وہ انگوٹھی ایک وکیل کے نوجوان محرر کو دیدی ہے ۔

چمن آرا ۔ مگر واقعی آزاد تمنے بہت ہی غلطی کی کہ اپنی پیاری بی بی کی نشانی کی کچھ قدر نہین کی اور مین نے بھی حضور کو چلتے وقت ایک انگوٹھی بطور نشانی دی تھی مجھے کامل یقین ہے وہ جان سے زیادہ عزیز رکھتے ہون گے کبھی نہین کسی کو دیتے ہونگے ۔

آزاد ۔ اجی واہ صاحب بسم اللہ انہین صاحب نے کی ہے یہ بھی اپنی انگوٹھی ایک وکیل کے محنتانہ مین دے چکے ہین تب مین نے بھی پھر اوس کے

محرر کی محنت مین حوالے کی -

چمن آرا - تو بالکل غلط بکتا ہے کہین ایسا ہو سکتا ہے -

آزاد - بھلا مجھے جھوٹ بولنے سے کیا ملتا ہے -

چمن آرا - کیا کہون مجھے کیسے یقین ہو -

آزاد - اجی خود دریافت کرلو جھوٹ سچ کو تول لو -

چمن آرا - کیون جی جو انگوٹھی مین نے تمھین بطور نشانی کے دی تھی وہ کہان ہے

اختر - اب مین کیا آپ کو جواب دون بس یہ ہی کہنا کافی ہے کہ جب تک میرا بس چلا مین نے از حد حفاظت کی گر ایسی مجبوری آپڑی کہ وہ انگوٹھی مین نے ایک لایق وکیل کے محنتانہ مین دیدی جسے آپ نے میرے دوست کے مقدمہ کی پیروی کو روانہ کیا تھا جس کی وجہ سے رحمدل کی رہائی ہوئی آپکی تمام ملک مین بڑا ہی ہوئی -

رحمدل - ہان صاحب بیشک وہ انگوٹھی وکیل کو دی مین بھی اس کا شاہد ہون - تصدیق کرتا ہون -

آزاد - جی ہان ہون مین بھی اس مین رجسٹری کرتا ہون اور تسلی دیتا ہون -

## نمبر ۴۵ - کھٹا - دہن زلہ جھنجوٹی - تال کہروا

طرز - " ای جی لاؤ سنوریا مورے سیان - "

### چمن آرا

ابھی لاؤ سندر یا موری بلما یہ گھتیان مین نا جانون جی - ابھی
اے جی سیان ڈھٹائی نہ لاؤ ہوشنا وشاری بتیان دن رتیان ناہین
لاکھ کہو تم ایک نہ مانون صورتیا مورتیا سیرتیا کہو آئے - ابھی

آزاد - مین جو کہتا تھا وہ ہی پیش آیا آہا ہا سیان

چمن آرا - مین خود ہی جانتی تھی رنڈی کس شان کی تھی -

آزاد ۔ خوب ہے خوب ہے سیان یاد ہے کہان ۔

چمن آرا ۔ وہیان ہے سیان کہان وہ رشک ماہ ہے کہان ۔
انگوٹھی دکھاو نہ باتین بناو مورے سجنا ۔ یہ گھتیان

## نثر مقفےٰ

اختر ۔ آپ کے سر کی قسم آپ کے بہیجے ہوے وکیل کو وہ انگوٹھی دیدی ہے

چمن آرا ۔ کیا خوب نہ مین نے کوئی وکیل وہان بہیجا واہ یہ باتین بنانا چھوڑ دو مین قسم کھا کر کہتی ہون کہ وہ انگوٹھی تم نے ایک جوان عورت کو دی ہے جسے تم بہت ہی پیار کرتے ہو اور ہمارے سر پر جہوٹ بار بار ہاتھ دہرتے ہو ۔

اختر ۔ ہائین ہائین قسم تو نہ کھاؤ یہ کیا غضب کرتی ہو مین نے کسی عورت کو نہین وہ انگوٹھی دی نہ کسی سے وہان پیار و محبت تہا ۔

چمن آرا ۔ سنئے وہ انگوٹھی جس عورت کو تم نے دی ہے اوس نے ایک اور کو دی ہے جو کئی روز سے میرا مہمان ہے اور اوس انگوٹھی کی یہ تاثیر ہے کہ جسکے پاس وہ رہتی ہے مقناطیسی اثر دکھا دیتی ہے اپنا نظیر و ہمسر نہین رکھتی ہے مین جانتی ہون اور اوسے تمہارے پاس یہان بہیجتی ہون کہ تم اوس مرد کو دیکھ لو کہ یہی وکیل تو نہین تہا ۔

(چمن آرا کا جانا آزاد کا بات بنانا)

آزاد ۔ سیان شاید اوس وکیل سے انکی رشتہ داری تو نہین ہے یا محبت کی بیماری تو نہین ہے اگر ایسا ہوا تو بیشک دلپسند سے بھی اوس مجرم سے گزر ہر گز نہو ورنہ مین کہین کا بھی نہین رہونگا کیون دلپسند پیاری نیک عصمت بی بی بنی کہ بہت بہت زیادہ نیک عصمت بی بی یہ تیری نیک عصمتی کا تو مجھ قیامت تک بہروسہ ہے اور شاید تو ہی وہان میرے کام آگئی اوس وکیل

کے ساتھ کوئی مکر تو نہین ہے بول بیٹا بول دے زبان کھول دے

ارے توبہ توبہ سہ لقا۔

دلپسند۔ یہ تو مین بالکل نہین جانتے بندی کی کو بھی نہین پہچانتی ہے۔

آزاد۔ تو پھر تو کیا پہچانتی ہے۔

دلپسند۔ مین تو صرف یہ ہی جانتی ہون کہ ایک مسٹر عدار مرد ہے مردون مین فرد ہے وہ کئی روز سے ہماری سرکار کا مہمان ہے۔

آزاد۔ کیون میان اب رنج کرنے سے کیا فائدہ کوئی دوسری اور اچھی سی دیکھ بھال کی شادی کر لینا ہر گلی کوچہ مین شادی کی دوکانین کھلی ہین یہان نہین وہان سہی اپنے دل کا بہلانا کوئی بڑی بات نہین۔

رحمدل۔ تو واہیات کیون بکتا ہے ہر وقت دلگی سے کام رکھتا ہے چپ رہ

آزاد۔ جناب اگر دلگی نہین کرون تو اپنا پیٹ اور دلپسند کا پیٹ کیسے بہرون

گر دلگی نہین ہے تو جنت بھی خار ہے پڑہ رہنے کو تو گوشہ تربت بھی کم نہین

(چمن آرا کا بلباس وکیل بنکر آنا سب کا حیرت زدہ رہ جانا۔)

چمن آرا۔ کیون صاحب بی چمن آرا کہان ہین جسکے عشق مین ہم نالان ہین۔

آزاد۔ لاحول ولاقوۃ یہ کیا واہیات بات ہے یہ تو کوئی نئی گھات ہے

اختر۔ اُف اب تو جینا بیکار ہے اے وکیل تو نے مجھے بڑا دہوکہ دیا اب اس زندگی سے تو مرنا بہتر ہے۔

(اختر کا خنجر سے اپنے کو ہلاک کرنا چاہنا چمن آرا کا ہاتھ روکنا۔)

چمن آرا۔ ہائین پیارے شوہر یہ کیا کرتے ہو کیون بے موت مرتے ہو۔

اختر۔ کون پیاری چمن آرا آؤ ہر یکتا ہے زمانہ یون مجکو دہوکہ مین لانا انداز کرشمہ دکھانا۔

چمن آرا - اے پیارے اگر مین نا ہوتی تو تمہارے دوست رحمدل کی جان کون بچا کے لاتا کہان کا وکیل اور کہان کا محرر یہ منزی خود وکیل بنگر گئی اور اس اپنی ہمراز کو محرر بنا کرے گئی جب جج صاحب سے بحث کرکے ان کو رہا کرایا اور پہر خدا نے بعد مدت کے غنچۂ مقصد کہلایا -

رحمدل - مین آپ کا از حد ہی ممنون ہون خدا آپ کو ہمیشہ خوش وخرم رکہے -

آزاد - میان دیکہا آجکل زمانہ کہ جو کام مردون سے ہنو وے وہ عورتین کرتی ہین اور افلاطون سے بہی نہین ڈرتی ہین لو اب تو خوشی ہوجاؤ اور بسم اللہ کہکر اپنے اپنے ہاتہ ملاؤ -

رحمدل - اے بہائی ناظم آپ اپنا عذرا لگار سے ہاتہ ملاؤ اور بہائی اختر تم اپنا ہاتہ بی چمن آرا سے ملاؤ اور میان آزاد آپ بہی اپنی پری پیکر دلبند سے ہاتہ ملاؤ اور ہنسی خوشی کا گانا گاؤ -

( سب کا اپنے اپنے ہاتہ ملانا اور مبارکباد گانا )

## گیت سالگرہ جناب مہاراج کنوار دربار جہالاواڑ راجپوتانہ مالوہ -

## نمبر ۴۶ - مبارکباد - دہن ٹوری گنہ ہاری

## تال پنجابی ٹہیکہ

طرز - ما جہوم جہنا نہ جہوم جہنا نا بجہوا باجے - ما

## سب

سب گھڑی یوں ہی سگھڑی یوں ہی جم جم آوے منی خوشی ہر گنی گاوے
سال گرہ کی خوشی یہ مبارک ہو عمر خضر دے انہیں کرتار
دھوم مچی ہے ہر سو سال گرہ کی سب میں جگ جگ جیویں مہاراج کنوار
سبھی دربار خوش ہیں امیر امرا خوش ہیں خوش ہیں سبھی سردار
خوش ہو نظیر دل میں کیوں ہے ظہیر دل میں مہر رکھینگے سدا سری دربار

ہر خاص و عام کو واضح ہو کہ اس کتاب کا حق تالیف جناب مرزا نظیر بیگ صاحب

مؤلف کتاب ہذا نے اس مطبع الٰہی آگرہ کو ہمیشہ کے لئے دے دیا ہے

لہٰذا کوئی صاحب بغیر اجازت میری تحریر کے قصد چھاپنے یا چھپوانے کا نہ فرماویں بجائے

فائدے کے نقصان نہ اٹھائیں فقط۔

المشتہر

محمد محبوب خان و محمد حسین خان مالکان مطبع الٰہی محلہ کمبوہ ٹولہ آگرہ